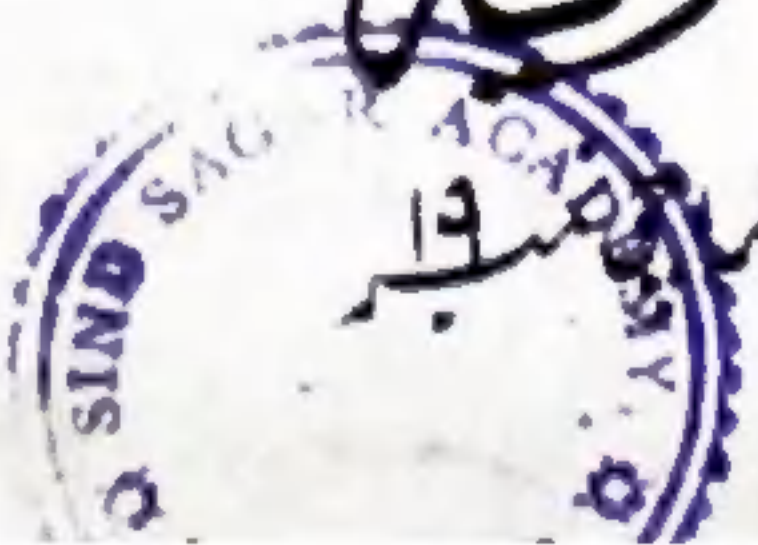


اسلامی معاشرت

مولوی وحید الدین سلیم پانی پتی

مکتبہ معاویہ

۱۱ بی ون ایریا، لیاقت آباد، کراچی



✓ ۲۹۷۹۰۹
نمبر ۸۸
۱۴۱۰۲

نام کتاب ————— اسدی معاشرت
مترجمہ ————— مولوی وحید الدین سلیم پانی پتی
مقدمہ ————— از پروفیسر محمد ایوب قادری
طبع اول ————— ۶ ستمبر ۱۹۷۰ء
تعداد ————— ایک ہزار
قیمت ————— دو روپے
قیمت خاص ایڈیشن مجلد ————— چار روپے
بہ اہتمام ————— ماسٹر انوار الحسن

مطبوعہ

جاوید سپر پریس سولہ جی

فہرست مضامین

مقدمہ : از پروفیسر محمد ایوب قادری ، اردو کالج ، کراچی
 دیباچہ مترجم : مولوی وحید الدین سلیم پانی پتی

۳۲	۱۹	ر. توکل علی اللہ	۱۹	محسن اخلاق
۴۳	۲۱	غور و فکر	۲۱	اعتدال
۴۳	۲۵	تواضع	۲۵	اتحاد و اتفاق ✓
۴۴	۲۶	✓ حیا و شرم ✓	۲۶	امانت
۴۵	۲۶	حلم و بردباری	۲۶	✓ امر بالمعروف
۴۶	۲۸	نیک گمان کرنا	۲۸	مظلوم کی حمایت
۴۶	۲۹	خوف خدا	۲۹	پرہیزگاری
۴۶	۳۱	رحم دلی	۳۱	عاقبت اندیشی

یتیم، یتیم اور یتیموں

کے حقوق

دنیا کی دولت

عیب پوشی ✓

شکر گزاری

سفارش و صبر

راست گوئی

ایمان و وعدہ

خاموشی —

رشتہ داروں سے سلوک

خطا معاف کرنا

دانش مندی و فراست

غیرت

قناعت

مدارات و دل جوئی

عزت کی حفاظت

مشورت

خیر خواہی

مسلمانوں کی مدد

انما الاعمال بالنیات ✓

اطمینان قلب

بداخت لاتی

بخل کی مذمت

بعض و حد

ہنسی اڑانا

لاچ اور بدگمانی

ظلم ✓

تعصب

ریا و نمود ✓

غصہ

غزو و تکبر ✓

گناہ کبیرہ

مکر و فریب ✓

حفظ لسان —

بیمب تعریف

شاعری

غیبت

مردوں کو برا کہنا

لعنت کرنا

جھوٹ اور لالچ یعنی باتیں کرنا

کسب حلال ✓

تجارت ✓

۱۰۵	تخت	۷۸	ایمان -
۱۰۵	✓ مہمانداری	۷۹	شُرک -
۱۰۶	صفائی و پاکیزگی	۷۹	آسان دین
۱۰۷	علم و علماء	۷۹	ایمان داری کی پہچان -
۱۱۲	مال غصب کرنا	۸۱	صفات مسلم ✓
۱۱۲	لباس اور گھر کی صفائی	۸۳	اخلاق مسلم ✓
۱۱۳	دراندنی عمر	۸۵	تمک بالقرآن
۱۱۳	نیک مسلمان	۹۰	لہو و بازی
۱۱۴	✓ اسلام میں نیک طریقے کا اجرا	۹۱	مسلم حکمران (۱۰۱)
۱۱۵	رضائے الہی	۹۳	رشوت
۱۱۶	ضمان فردوس	۹۳	فرض
۱۱۶	✗ رشتہ دار سے قطع تعلق نہیں	۹۵	سخاوت و فیاضی
	کرنا چاہئے۔	۹۷	نسرتہ
۱۱۶	✓ میاں دوی	۹۸	فقہ و افلاس
۱۱۷	آخرت کو ترجیح	۹۸	سوال کی مذمت
۱۱۷	قبول حق	۱۰۰	پاکیزگی
۱۱۷	شُرک کی مذمت	۱۰۰	دوست اور ہم نشین
۱۱۸	سردار قوم کا خیال	۱۰۲	✓ مسابقتیگی
۱۱۸	سفر کی اہمیت	۱۰۴	عیادت
۱۱۸	زکوٰۃ و خیرات	۱۰۴	سلام
۱۱۹	حسن اخلاق	۱۰۵	مصافحہ

۱۲۶	مدح صحابہؓ	۱۱۹	صدق مقالی و انصاف
۱۲۸	مناکحت	۱۱۹	جذبات پر قابو
۱۲۸	اولاد	۱۲۰	توبہ
۱۳۰	عورت کا انتخاب	۱۲۰	زنا کی مذمت
۱۳۰	* بیوی سے برتاؤ	۱۲۱	صدقات جاریہ
۱۳۱	* اولاد کی تربیت	۱۲۱	عجز و انکسار
۱۳۲	* والدین سے سلوک	۱۲۲	آخرت میں کسب کام نہیں دے گا
۱۳۳	والدین کی ناراضی	۱۲۲	قرض و خیانت
۱۳۳	نیک بیوی بچے اور دوست	۱۲۳	مہر
۱۳۵	آخرت کی خوبیاں	۱۲۳	رشتہ داروں سے فیاضی
۱۳۵	نیک دل حاکم	۱۲۵	نسب پر نکتہ چینی نہیں کرنی چاہئے
۱۳۶	علمائے سو	۱۲۵	آقا، ہمسایہ اور بیوی کے
۱۳۶	دنیا کی مذمت		صفات
		۱۲۶	اخلاق و مہمہ

۱۹۹۳

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

مقدمہ

پروفیسر محمد ایوب قادری، اردو کالج، کراچی



اسلام ایک مکمل ضابطہ حیات ہے۔ اس میں مبادی و معاد کی پوری پوری ہم آہنگی اور گنجائش ہے۔ انسان کی فلاح و بہبودی کے اصول، قواعد اور ضوابط نہایت واضح طور پر بیان کئے گئے ہیں اور حقوق اللہ کے ساتھ حقوق العباد پر خاص طور سے زور دیا گیا ہے۔ اور انسان کو عینی اخلاق کی تعلیم دی گئی ہے۔ رزائل اور برائیوں سے روکا گیا ہے۔ تاکہ ایک صالح معاشرہ وجود میں آسکے۔

قرآن کریم میں جا بجا اخلاق کو سنوارنے کی طرف اشارے کئے گئے ہیں اور حکم دیا گیا ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا اخلاق عالیہ تمام امت کے لئے نمونہ ہے۔ اور آپ کی زندگی سراسر پاک خلق عظیم ہے۔ خداوند تعالیٰ کا ارشاد

ہے "اِنَّكَ اَمْلٰی خَاقِ عَظِیْمٌ"۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اخلاق عالیہ کا نمونہ پیش کر کے دنیا میں ایک انقلاب عظیم برپا کر دیا اہل عرب جو اخلاق اعتبار سے تنزل کی آخری حدوں کو پہنچ چکے تھے اسلام کی دولت سے سرفراز ہو کر وہ دنیا کی قیادت و امامت کے مستحق ٹھہرے، اور دنیا نے ان کی اتباع و پیروی میں اپنی فلاح و بہبودی سمجھی۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات مبارکہ قرآن کریم کی عملی تفسیر ہے آپ کا بڑے سے بڑا دشمن آپ کے اخلاق کا شدا اور مداح نظر آتا ہے۔ غیر آپ کی دام محبت میں اس طرح اسیر ہوتے ہیں کہ غلامی کو آزادی پر ترجیح دیتے ہیں حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کے والد اور چچا جب ان کو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے جانا چاہتے ہیں تو وہ باپ کے ساتھ جانے سے صاف انکار کر دیتے ہیں صلی اللہ علیہ وسلم

(حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے گورے اور کالے، عربی اور عجمی، غریب اور امیر کا فرق مٹا کر ایک مستحکم معاشرہ بنایا۔ اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کا نمونہ وہ مقدس جماعت تھی جن کو صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین کہتے ہیں وہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ایسے متبع، پیرو اور سچے فدائی تھے کہ انہوں نے نہ صرف اپنے مقدس رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی قدم بہ قدم پیروی کی بلکہ اچھے قوال و احوال کی پوری پوری حفاظت کی اور دنیا کے سامنے احادیث نبوی کا ایک بڑا ذخیرہ پیش کر دیا۔ دنیا میں کوئی شخصیت ایسی نہیں ہے جس کے قاتل

وسایح اور اقوال و احوال اتنی تفصیل و وضاحت سے ایسی صحت اور قطعیت کے ساتھ موجود و محفوظ ہوں، حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیردی اور اتباع میں مسلمانوں کی دینی و دنیوی فلاح و نجات پوشیدہ ہے۔

آج دنیا کے لوگ اور خاص طور سے مسلم معاشرہ اخلاقی تنزل میں انتہا کو پہنچ چکا ہے۔ فواحش و منکرات کی گرم بازاری ہے۔ مذہب کی طرف سے بے پروائی ہے۔ اور ہر شعبہ حیات میں اسلامی معاشرت سے روگردانی ہے۔ آج مسلمانوں کی زندگی میں مغربی تہذیب و تمدن کا خاص اثر و نفوذ ہے اور ان کے طرز معاشرت میں مغربی تہذیب کی پوری پوری جھلک اور چھاپ نظر آتی ہے۔ ایک مثال پیش کی جاتی ہے۔ تصویر کشی کی اسلام میں خاص صورتوں کے سوا امتناع ہی ہے مگر آج مسلمانوں کی شادی کی تکمیل اس وقت تک نہیں ہوتی جب تک کہ دو لہا و لہن کی تصاویر اخبارات میں شائع نہ ہوں۔ علماء و اہل تقاریر میں غیر ضروری مباحث اور اخلاقی مسائل پر سارا زور صرف کرتے ہیں مگر ان سماجی برائیوں کی طرف ان کا خیال نہیں جاتا۔

آج اصلاح و اخلاق کی سخت ضرورت ہے اور نئی نسل کے لئے اخلاقی ادب بہم پہنچانا ایک ملی فریضہ ہے تاکہ وہ اپنے مذہب سے آگاہ ہوں اور اپنے املاق کو سنوارنے کی کوشش کریں۔ ہر مکتبہ معاویہ اسی ضرورت کے پیش نظر اردو زبان و ادب کے مشہور ادیب و استاد مولوی وحید الدین سلیم پانی پتی د ف ۱۹۲۸ء

یہ لہ ہمیں اپنے مخلص دوست جناب عبدالجبار صاحب صدیقی کے ذخیرہ کتب سے دستیاب ہوا جس کے لئے ہم ان کے شکرا گزار ہیں اور اس کی طباعت کی تحریک و ترغیب کا سہرا بھی ان ہی کے سر ہے اگر وہ اس سلسلے میں عملی کوشش نہ فرماتے تو شاید اس کی طباعت اتنی جلد نہ ہو سکتی۔ اللہ تعالیٰ ان کو اس کا اجر عطا فرمائے اور آئندہ اس قسم کے نیک امور کی انجام دہی کی مزید توفیق مرحمت فرمائے آمین

اس اوشن میں ہم نے ذیلی سرخیاں قائم کر دی ہیں اور احادیث پر نمبر شمار ڈال دیئے ہیں۔

محمد الیوب قادری

۱۵ فروری ۱۹۷۷ء

یکشنبہ

A/174/N

نارتھ ناظم آباد

کراچی نمبر ۳۳

دیباچہ مترجم

یہ بات دُنیا میں مسلم ہو چکی ہے کہ مسلمانوں کی شہرت روئے زمین پر محض فتوحات اور اُن کی شان و شوکت اور وسعتِ سلطنت اور دولت و ثروت کے سبب سے نہیں ہوئی۔ بلکہ اُن کی ناموری کا بڑا باعث یہ تھا کہ اس وقت دُنیا میں جس قدر قومیں موجود تھیں مسلمان اپنے شایستہ اخلاق اور پاکیزہ تمدن اور عمدہ تہذیب اور لطیف معاشرت کے لحاظ سے اُن سب سے سبقت لے گئے تھے۔ جہان بھر کی تاریخوں کو ٹٹول ڈالو۔ آخر کار ضرور اس نتیجہ پر پہنچو گے کہ ایسے عہدہ اور پاکیزہ اخلاق اور ایسی لطیف اور اعلیٰ معاشرت کے لوگ اُن سے پہلے اس دُنیا میں نمایاں نہیں ہوئے تھے اور نہ اب کوئی قوم روئے زمین پر ایسی موجود ہے جس کی شائستگی اور تہذیب کا درجہ اس قدر بلند ہو۔ کیونکہ جو قومیں اب اعلیٰ سے اعلیٰ تربیت یافتہ اور مہذب خیال کی جاتی ہیں اُن کی تہذیب

مسلمانوں کی گزشتہ تہذیب کا صرف ایک خاکہ ہے۔ مگر وہ خاکہ بھی مکمل نہیں ہے۔

ان باتوں پر خیال کرنے سے کس قدر حیرت ہوتی ہے کہ جو قوم اس قدر بلند درجہ تہذیب و شائستگی کا رکھتی تھی اور جس کی شرافت اور فضیلت دنیا میں تسلیم کی جاتی تھی اور جس کے سامنے دنیا کی تمام قومیں زانوئے ادب تہ کرتی تھیں اور جس کے حسن اخلاق اور حسن معاشرت کی کوئی نظیر نہ اُس سے پہلے دنیا میں موجود تھی۔ نہ اب موجود ہے آج اُسی قوم کو دنیا میں ذلیل ترین اقوام خیال کیا جاتا ہے اور ادبار اور تنزل کی گھٹا سب قوموں سے زیادہ اسی قوم کے مطلع پر چھائی ہوئی دکھائی دیتی ہے۔

اس معجزے کے حل کرنے کی کوشش بہت سے مصنفوں اور عالموں نے کی ہے مگر ہمارے نزدیک مسلمانوں کی ترقی اور تنزل کا راز یہ ہے کہ جناب سرور کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زبان عربی تھی اور جن مسلمانوں کو شراعت بیضا نے مخاطب کیا تھا اُن کی زبان بھی عربی تھی۔ پس جو ہدایت اور نصیحت کی بات آنحضرت کی زبان مبارک سے نکلتی تھی وہ فوراً مسلمانوں کے دل میں بیٹھ جاتی تھی اور وہ اُس پر عمل کرنا شروع کر دیتے تھے مگر جب مذہب اسلام مالکِ عجم میں پہونچا تو اُن ملکوں کے مسلمانوں کی زبانیں اور

محققین اور اسلام کے احکام عربی زبان میں تھے۔ یہ اختلاف مثل ایک خندق کے تھا اور یہ خندق اسلام اور مسلمانوں کے درمیان حائل تھی اور روز بروز وسیع ہوتی رہتی تھی۔ کیونکہ قرآن مجید کے سوا حدیث اور فقہ کی کتابیں بھی جن کی تصنیف و تالیف کا دائرہ روز بروز وسیع ہوتا جاتا تھا عربی زبان ہی میں لکھی جاتی تھیں۔ علماء کا گروہ بہ نسبت عام لوگوں کے محدود تھا اور صرف علماء ہی اس زبان کی گہرائیوں اور نزاکتوں پر مطلع ہو سکتے تھے۔ اسی سبب سے عام آدمیوں نے مذہب کا مدار صرف علماء کی زبان پر رکھا تھا اور جو کچھ وہ زبان سے سمجھتے تھے اس کو وہ بغیر نکتہ چینی اور تحقیق کے تسلیم کر لیتے تھے مگر رفتہ رفتہ علماء نفس پرست اور تن پرور ہو گئے اور تعصب اور حسد جاہ کی آگ ان کے سینوں میں بھڑک اٹھی اور ان میں اختلاف اور مخالفت کی ہوا اس زور سے چل پڑی کہ عام لوگ حیران اور ششدر رہ گئے۔ اب کوئی چارہ اس کے سوا نہ تھا کہ کچھ مسلمان ایک عالم کے طرف دار ہوں اور کچھ مسلمان دوسرے عالم کے۔ اس طرح مسلمانوں میں فرقہ بندی کی بنیاد پڑی اور وہ قوم جو پہلے ایک لفظ مسلمان کے نام سے مشہور تھی اب اس کے ٹکڑے ٹکڑے ہو گئے اور ہر ٹکڑے کا نام جدا رکھا گیا۔ کوئی سنی کے نام سے مشہور ہوا۔ کوئی شیعہ کے نام سے۔ و قس علی ہذا۔ اگر علماء نفس پرست اور تعصب پسند

نہ ہوتے تو یہ بات ممکن تھی کہ وہ قرآن و حدیث کو ہر مروج زبان میں منتقل کر لیتے اور اس طرح عام آدمی خدا اور رسول کی ہدایتوں اور نصیحتوں سے براہِ راست باخبر ہو جاتے اور ان پر عمل کرنے سے ویسے ہی مسلمان ہو جاتے جیسے کہ قرونِ اولیٰ کی تاریخوں میں مذکور ہیں۔ لیکن ایسا کرنے میں یہ اندیشہ تھا کہ علماء کی قلعی کھل جاتی اور ان کا بندھا بندھا یا طلسم ٹوٹ جاتا اور عام لوگوں کی نظروں میں ان کی وقعت قائم نہ رہ سکتی۔ کیونکہ جس کسوٹی پر علماء عام آدمیوں کے ایمان اور اسلام کو کس کر کھرا اور کھوٹا بتاتے تھے اُسی کسوٹی پر عام آدمی علماء کے ایمان اور اسلام کو کس کر دیکھتے۔

ہمارے زمانے میں بھی مشکل درپیش ہے کہ پیغمبر اسلام علیہ الصلوٰۃ والسلام کا کلام ہدایت نظامِ عربی زبان میں ہے اور عام لوگوں کی زبان اردو ہے۔ اُن کو مطلق خبر نہیں ہے کہ جناب سرورِ کائنات علیہ افضل التحیات نے مسلمانوں کو کیا تعلیم دی تھی جس کے سبب سے وہ تمام دُنیا کے باشندوں سے اخلاق اور معاشرت میں سبقت لے گئے۔ اگر علماء وہی گرو مسلمانوں کو بتاتے اور اُنھیں پر زور دیتے اور وہی باتیں زیادہ تر اُن کے کانوں میں ڈالتے تو خدا کی ذات سے یہ بات بعید نہ تھی کہ مسلمان اپنی کھوئی ہوئی تہذیب و شانِ استغی کو پھر پالیتے اور وہی روحانی اور اخلاقی برکتیں ان کو بھی حاصل ہو جاتیں جو گزشتہ مسلمانوں کو حاصل تھیں۔ رضی اللہ

عنہم اجمعین ورضوا عنہ۔ مگر افسوس اور سخت افسوس ہے کہ علماء کے وعظ کی رونق زیادہ ترحیض و نقاس کے مسئلوں یا اختلافی مسئلوں کے بیان کرنے پر ہے۔ حال میں شمس العلماء و مولانا حافظ نذیر احمد صاحب نے البتہ ایک بڑا اہم کام ہدایت عوام کا انجام دیا ہے اور وہ قرآن مجید کا با محاورہ ترجمہ ہے۔ خدا ان کی سعی مشکور کو قبول کرے اور عام مسلمانوں کو قرآن مجید کے پڑھنے اور اس کے مطالب سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ رہا احادیث کا ترجمہ۔ یہ بھی ایک بہت بڑا اہم کام ہے۔ مگر ابھی تک یہ کام پورا پورا انجام نہیں ہوا۔ ہم نے یہ مختصر رسالہ احادیث نبوی کا اس غرض سے ترتیب دیا ہے کہ اس سے مسلمانوں کو خاص کر وہ نصیحتیں معلوم ہو جائیں جو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حسن اخلاق اور حسن معاشرت کے باب میں اپنی زبان مبارک سے فرمائی ہیں اور جن پر عمل کرنے سے گزشتہ زمانہ کے مسلمان تہذیب اور شائستگی کے اس بلند مرتبہ پر پہنچ گئے تھے جس کا ہم نے ابھی ذکر کیا ہے۔ جو ہدایتیں ان احادیث شریفہ میں مندرج ہیں اگر ان کو مسلمانوں کی موجودہ حالت سے مقابلہ کیا جائے تو بہت صفائی اور وضاحت سے یہ بات معلوم ہو جائے گی کہ مسلمانوں میں اسلام کا صفت قالب باقی رہ گیا ہے اور روح نکل گئی ہے۔ نیز یہ بات بھی صاف طور

پر منکشف ہو جائے گی کہ گزشتہ مسلمانوں کی ترقی کا کیا سبب تھا اور موجودہ مسلمانوں کے تنزل کا کیا باعث ہے۔

ہم نے اس رسالہ میں حدیثوں کا عربی متن باقی نہیں رکھا ہے۔ صرف ان کا با محاورہ ترجمہ درج کیا ہے۔ کیونکہ جو لوگ عربی زبان میں مہارت رکھتے ہیں وہ ان حدیثوں کو کتب احادیث میں دیکھ کر سمجھ سکتے ہیں اور جو لوگ صرف اردو زبان سمجھتے ہیں ان کے لئے عربی عبارت کے درج کرنے سے کوئی فائدہ نہیں ہے۔ تاہم ہم نے ہر حدیث کا حوالہ اس کے آخر میں درج کر دیا ہے۔ تاکہ اس کے تلاش کرنے میں آسانی ہو۔ یہ تمام حدیثیں احادیث کی جامع کتاب کنز العمال سے لی گئی ہیں جو حال میں حیدر آباد دکن سے آٹھ جلدوں میں شائع ہوئی ہے۔ کنز العمال میں ہر حدیث کا حوالہ اس کے آخر میں اسی طرح دیا گیا ہے جس طرح کہ ہم نے لکھا ہے۔ چونکہ یہ تمام حوالے رموز و علامات کے طور پر ہیں اس لئے کنز العمال کے دیباچہ سے ہم ان تمام رموز کو اس موقع پر درج کرتے ہیں اور حدیث کی ان کتابوں کا نام لکھتے ہیں جن کو ان رموز سے تعبیر کیا گیا ہے۔

د = سنن ابی داؤد

ت = جامع ترمذی

ن = سنن نسائی

خ = صحیح بخاری

م = صحیح مسلم

ق = بخاری و مسلم

۵ = سنن ابن ماجہ

حم = مسند احمد بن حنبل

عم = ابنہ فی زوائدہ

ص = سعید ابن منصور فی السنن

ش = ابن ابی شیبہ

عب = عبدالرزاق فی جامعہ

ع = ابو یعلیٰ فی مسندہ

قط = دارقطنی فی السنن

فر = مسند الفردوس البیہقی

حل = ابو نعیم فی الحلیہ

ہب = البیہقی فی شعب الایمان

ہق = البیہقی فی السنن

عد = ابن عدی فی الکامل

ک = الحاکم فی المستدرک

خد = البخاری فی الادب

تخ = البخاری فی التاریخ

حب = ابن حبان فی الصصح

طب = الطبرانی فی الکبیر

طس = الطبرانی فی الاوسط

طص = الطبرانی فی الصغیر

عق = العقیلی فی الضعفاء

خط = الخطیب فی تاریخہ

ض = الضیاء المقدسی فی المختارہ

ط = ابوداؤد الطیالسی

ز = البزار

بز = البزار

کر = ابن عساکر

ہم کو اُمید ہے کہ مسلمانانِ ان مقدس ہدایتوں اور نصیحتوں پر عمل کریں گے

اور اپنے اخلاق اور معاشرت کو پاکیزہ بنا کر اپنی کھوئی ہوئی تہذیب اور شائستگی کو

کو از سر نو حاصل کریں گے۔ واللہ التوفیق وهو المستعان وعلیہ التکلیف
(روح الدین سلیم)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حسن اخلاق | ۱۔ مسلمانوں میں سب سے زیادہ کامل ایمان اُس شخص کا ہے جس کے اخلاق عمدہ ہیں۔ (حم حب وک عن ابی ہریرہ)

۲۔ عمدہ اخلاق گناہوں کو اس طرح پگھلا دیتے ہیں جس طرح پانی برف کو پگھلا دیتا ہے۔ اور بُرے اخلاق انسان کے اعمال کو اس طرح بگاڑ دیتے ہیں جس طرح سرکہ شہد کو بگاڑ دیتا ہے۔ (طب عن ابن عباس)

۳۔ عمدہ اخلاق گناہوں کو اس طرح پگھلا دیتے ہیں جس طرح سورج کی دھوپ یخ کو پگھلا دیتی ہے۔ (عد عن ابن عباس)

۴۔ خدا کو اپنے بندوں میں سب سے زیادہ عزیز ہے جس کے اخلاق پاکیزہ ہیں۔ (طب عن اسامہ بن شریک)

■ ہر آدمی اپنے عمدہ اخلاق سے اُس آدمی کے درجہ کو پہنچ جاتا ہے جو رات بھر عبادت کرتا اور دن بھر روزہ رکھتا ہے (حب عن عائشہ)

۶۔ میزان میں جو چیز سب سے زیادہ بھاری ہوگی وہ حُسنِ اخلاق ہے

اور جس میں حُسنِ اخلاق ہو اس کا درجہ روزہ داروں اور نماز پڑھنے والوں کے برابر ہے۔ (ت عن ابی الدرداء)

۷۔ نیکی حُسنِ اخلاق ہے اور گناہ وہ چیز ہے جو تمہارے دل میں کھٹکے اور تم اس بات کو گوارا نہ کرو کہ لوگ اس پر مطلع ہو جائیں (خدمت عن النواں بن سمعان)

۸۔ اے مسلمانو! تم میں سب سے اچھے وہ ہیں جن کے اخلاق اچھے ہوں اور جو تواضع اور فروتنی سے جھکے جاتے ہیں اور تم میں سب سے برے وہ لوگ ہیں جو بد زبان اور بدگو اور دریدہ ذہن ہوں (ہب عن ابن عباس)

۹۔ ایمان لانے کے بعد دانائی کی سب سے بڑی بات یہ ہے کہ لوگ آپس میں دوستی اور محبت رکھیں (طس عن علی)

۱۰۔ اے مسلمانو! قیامت کے دن تم میں سے وہ شخص مجھ سے زیادہ قریب ہوگا جس کے اخلاق اچھے ہوں (ابن النجار عن علی)

۱۱۔ مسلمانوں میں سب سے زیادہ کامل ایمان وہ لوگ رکھتے ہیں جن کے اخلاق پاکیزہ ہیں اور فروتنی اور تواضع سے جھکے رہتے ہیں اور جو لوگوں سے ملتے ہیں اور لوگ ان سے ملتے ہیں۔ جو لوگوں سے نہیں ملتے اور لوگ ان سے نہیں ملتے ان میں کوئی بھلائی نہیں (طس عن ابن سعید)

(۱۲) بنی آدم کی نیک بختی اس میں ہے کہ اُن کے اخلاق اچھے ہوں اور اُن کی بد بختی اس میں ہے کہ اُن کے اخلاق بُرے ہوں (الخیر اُطی فی مکارم الاخلاق عن سعد)۔
 ۱۳۔ کسی انسان کا ایمان کامل نہیں ہوتا جب تک کہ اُس کے اخلاق اچھے نہ ہوں اور جب تک کہ وہ اپنے غصہ کو دباتا نہ ہو اور جب تک کہ لوگوں کے واسطے وہی بات نہ چاہتا ہو، جو اپنے لئے چاہتا ہے کیونکہ اکثر آدمی بہشت میں داخل ہو گئے ہیں اور اُن کا کوئی نیک عمل اس کے سوا نہیں تھا کہ وہ مسلمانوں کی بھلائی دل سے چاہتے تھے۔ (عدو ابن شاہین والدری عن انس)

(۱۴) دوزخ کی آگ اس شخص پر حرام ہے جس کے اخلاق پاکیزہ ہیں اور جو نرم دل اور نرم زبان اور میل جول رکھنے والا ہے (ابن النجار عن ابی ہریرہ)۔
 ۱۵۔ اعتدال یعنی ہر کام کو بغیر افراط اور تفریط کے کرنا نبوت کا پچیسواں حصہ ہے (حم و عن ابن عباس)

اعتدال

۱۶۔ دولت میں میانہ روی کیا ہی عمدہ بات ہے۔ افلاس میں میانہ روی کیا ہی عمدہ بات ہے۔ (البزاز عن حذیفہ)
 ۱۷۔ لوگو! میانہ روی اختیار کرو۔ میانہ روی اختیار کرو۔ میانہ روی اختیار کرو کیونکہ اللہ نہیں تھکتا ہے اور تم تھک جاتے ہو (حب عن جابر)
 ۱۸۔ لوگو! وہی کام کرو جن کو کرنے کی تم طاقت رکھتے ہو۔ کیونکہ خدا نہیں تھکتا اور تم تھک جاتے ہو اور خدا کے نزدیک وہی عمل سب سے زیادہ مقبول

ہے جو ہمیشہ جاری رہے اگرچہ تھوڑا ہو۔ (ق عن عائشہ)

۱۹۔ مسلمانو! لوگوں کو اسلام کی دعوت دو اور ان کو رغبت دلاؤ اور نفرت نہ دلاؤ اور ان کو آسان باتوں کی ہدایت کرو اور سختی کے احکام جاری نہ کرو (م عن ابی موسیٰ)

۲۰۔ مسلمانو! جب تم لوگوں سے پروردگار عالم کا ذکر کرو تو ایسی باتیں نہ بیان کرو جن سے وہ خوف زدہ ہو جائیں اور ان کو شاق گزریں۔ (طس عد ہب عن المقدم بن معدیکرب)

۲۱۔ مسلمانو! لوگوں کو ایسے کاموں پر مجبور نہ کرو جن کی وہ طاقت نہیں رکھتے۔ کیونکہ عمل وہی اچھا ہے جو ہمیشہ جاری رہے۔ اگرچہ تھوڑا ہو (ہ عن ابی ہریرہ)

۲۲۔ مسلمانو! خدا کی قسم میں تم سب سے زیادہ خدا سے ڈرنے والا ہوں۔ تاہم میں کبھی روزہ رکھتا ہوں اور کبھی نہیں رکھتا۔ کبھی نماز پڑھتا ہوں اور کبھی سو جاتا ہوں اور عورتوں سے مباشرت بھی کرتا ہوں۔ پس جو کوئی میرے طریقہ سے پھر جائے وہ میری امت میں نہیں ہے (خ عن انس)

۲۳۔ اے عثمانؓ! کیا تم میرے طریقہ کو پسند نہیں کرتے ہو میں تو کبھی سو جاتا ہوں اور کبھی نماز پڑھتا ہوں۔ کبھی روزہ رکھتا ہوں اور کبھی افطار کر دیتا ہوں اور عورتوں کے ساتھ مباشرت بھی کرتا ہوں۔ پس اے عثمانؓ! تم خدا سے ڈرو۔ تمہارے گھر والوں کا حق بھی تمہاری گردن پر ہے

اور تمہارے مہمانوں کا حق بھی تمہارے ذمے ہے اور خود تمہارے نفس کا حق بھی تم پر ہے۔ پس بھی روزہ رکھا کرو اور کبھی نہ رکھا کرو۔ کبھی نماز پڑھا کرو اور کبھی سو جایا کرو۔ (وعن عائشہ)

۲۴۔ کاموں میں کام وہی اچھا ہے جس میں نہ افراط ہو۔ نہ تفریط ہو۔ یعنی درمیانی ہو۔ (ہب عن عمر بن الخطاب)

۲۵۔ خدا اس اُمت کے لئے آسانی چاہتا ہے اور سختی نہیں چاہتا۔ (طب عن مجن بن الادریج)

۲۶۔ خدا نرمی کو پسند کرتا ہے اور نرمی پر جو ثواب عطا کرتا ہے وہ سختی پر کبھی عطا نہیں کرتا۔ (خود عن عبداللہ بن مغفل) (حب عن ابی ہریرہ) (حمم عن علی) (طب عن ابی امامہ) (البزار عن انس)

۲۷۔ خدا ہر ایک کام میں نرمی کو پسند کرتا ہے۔ (رخ عن عائشہ)

۲۸۔ مسلمانو! خدا نے جن باتوں کی تم کو اجازت دی ہے اُن کے کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ اُن کو بے تکلف کرتے رہو۔ (صم عن جابر)

۲۹۔ خدا جس طرح اپنے قطعی احکام پر باز پرس کرتا ہے اسی طرح وہ ان باتوں پر بھی باز پرس کرے گا جن کی اجازت اُس نے دے رکھی ہے۔ خدا نے مجھ کو ابراہیمؑ کا دین دے کر دُنیا میں بھیجا ہے جو دینوں میں سب سے زیادہ آسان ہے اور جس میں سخت گیری بالکل نہیں ہے۔ (ابن عساکر عن علی)

۳۰۔ مسلمانو! تم دنیا میں آسان باتوں کی ہدایت کرنے کے لئے پیدا کئے گئے ہو۔ سخت باتوں پر مجبور کرنے کے لئے پیدا نہیں کئے گئے
(مت عن ابی ہریرہ)

۳۱۔ مسلمانو! تم اپنے نفسوں پر سختی نہ کرو۔ اگر ایسا کرو گے تو خدا بھی تمہارے ساتھ سختی سے پیش آئے گا۔ چنانچہ جن لوگوں نے اپنے نفسوں پر سختی کی تھی اُن کے ساتھ خدا نے بھی سختی کا برتاؤ کیا ہے۔ دیکھو ایسے لوگ گرجاؤں اور خانقاہوں میں پائے جاتے ہیں۔ خداوند عالم فرماتا ہے کہ "ان لوگوں نے رہبانیت کو اپنی طرف سے ایجاد کیا ہے۔ ہم نے ہرگز ایسا حکم نہیں دیا۔"
(دع عن انس)

۳۲۔ مسلمانو! تم اپنے دلوں کو وقتاً فوقتاً تازہ کیا کرو۔ (دفعی مراسیلہ عن ابن شہاب مرسلًا)

۳۳۔ مسلمانو! میانہ روی اختیار کرو۔ کیونکہ جس کام میں میانہ روی ہوتی ہے وہ کام سنور جاتا ہے اور جس کام میں میانہ روی نہیں ہوتی وہ بگڑ جاتا ہے (م عن عائشہ)

۳۴۔ جو شخص دنیا میں میانہ روی کا طریقہ اختیار کرتا ہے وہ کبھی مفلس نہیں ہوتا۔ (حم عن ابن مسعود)

۳۵۔ میانہ روی نصف روزی ہے اور حسن اخلاق نصف دین ہے۔

(خط عن انس)

۳۶۔ میانہ روی نصف روزی ہے اور لوگوں سے میل جول کرنا نصف

عقل ہے اور اچھی طرح سوال کرنا نصف علم ہے (طب فی مکارم الاخلاق

ہب عن ابن عمر)

۳۷۔ جو آدمی میانہ روی اختیار کرتا ہے۔ خدا اس کو غنی کر دیتا ہے اور

جو فضول خرچی کرتا ہے خدا اس کو مفلس بنا دیتا ہے اور جو فروتنی کرتا ہے۔

خدا اس کے درجہ کو بلند کرتا ہے اور جو غرور کرتا ہے خدا اس کو پست کر دیتا

ہے۔ (البزار عن طلحہ)

۳۸۔ خرچوں میں میانہ روی اختیار کرنا بعض قسم کے بیوپاروں سے

اچھا ہے۔ (قطبی الافراد والا سماعی فی معجمہ طب ہب عن جابر)

۳۹۔ مال و دولت کے بجا اڑانے سے کنارہ کرو اور میانہ روی

اختیار کرو۔ کیونکہ جس قوم نے میانہ روی اختیار کی وہ کبھی مفلس نہیں ہوتی

(الدیلمی عن ابی امامہ)

۴۰۔ مسلمانو! تم پر لازم ہے کہ استقامت اختیار کرو۔ اس سے تم

ضرور کامیاب ہو گے۔ (ص عن ثوبان)

۴۱۔ میں تم کو وہ بات بتاتا ہوں جس کا درجہ نماز

اور روزہ اور صدقہ سے زیادہ بلند ہے۔ وہ آپس

اتحاد و اتفاق

میں اتفاق رکھنا ہے اور آپس میں نفاق رکھنا برباد کرنے والا ہے (حم تہ
وعن ابی الدرداء)

۴۲۔ مسلمانو! خدا سے ڈرو اور آپس میں صلح رکھو۔ کیونکہ قیامت کے
دن خداوند عالم مسلمانوں کے درمیان خود صلح کرائے گا۔ (عک عن انس)
۴۳۔ اے ابویوب! میں تم کو ایسی بھلائی کی بات بتاتا ہوں جس سے
اللہ اور اس کا رسول راضی ہوتا ہے۔ وہ یہ ہے کہ تم لوگوں کے درمیان
صلح کراؤ جب کہ ان میں تکرار ہو اور ان کو پاس پاس لے آؤ جب کہ وہ دور
دور ہوئے جاتے ہوں۔ (طوطب عن ابی یوب)

۴۴۔ امانت میں خیانت نہ کرنا غنی ہو جانا ہے۔ (القضاعی
عن انس)

امانت

۴۵۔ امانت میں ایمان داری کرنا روزی کو کھینچ لانا ہے اور امانت
میں خیانت کرنا افلاس کو لاکھڑا کرتا ہے۔ (فرعن جابر) (القضاعی عن علی)
۴۶۔ سب سے پہلے جو چیز لوگوں کے درمیان سے اٹھالی جائے گی
وہ امانت داری ہے اور سب سے پیچھے جو چیز ان کے درمیان باقی رہ جائیگی
وہ نماز ہے اور بہت سے نمازی ایسے ہیں جن کی خدا کے نزدیک کوئی وقعت
نہیں ہے۔ (ہب عن عمر)

۴۷۔ جس میں امانت نہیں ان میں ایمان بھی نہیں۔ (طس عن ابن عمر)

۳۸۔ جب تک میری اُمت مال امانت کو مالِ غنیمت نہیں سمجھے گی اور زکوٰۃ دینے کو تاوان خیال نہیں کرے گی اُس وقت تک وہ اپنی فطرت پر ہے گی۔ (ص عن ثوبان)

۳۹۔ سب سے بڑا جہاد یہ ہے کہ ظالم حکمران کے سامنے انصاف کی بات کہی جائے۔ (خط عن ابی سعید)

امر بالمعروف

۵۰۔ قسم ہے اللہ کی جس کے ہاتھ میں محمدؐ کی جان ہے کہ اگر تم لوگوں کو اچھی باتوں کی ہدایت کرتے رہو اور بُری باتوں سے روکتے رہو تو اس میں تمہاری خیر ہے ورنہ خدا تم پر عذاب نازل کرے گا۔ اور اس وقت اگر تم دعا کرو گے تو تمہاری دعا قبول نہیں ہوگی۔ (حم ت عن حذیفہ)

۵۱۔ ہر ایک نبی جو مجھ سے پہلے کسی اُمت پر بھیجا گیا ہے اُس کے آس پاس اس کے حواری اور اصحاب ہوتے تھے جو اُس کے طریق پر چلتے اور اُس کے حکموں کو مانتے تھے۔ پھر انھیں میں سے کچھ لوگ ایسے ہوئے کہ جو کہتے تھے وہ کرتے نہ تھے اور جو کرتے تھے وہ کہتے نہ تھے۔ اگر ایسی حالت میری اُمت کو پیش آئے تو جو شخص ایسے لوگوں کو ہاتھ سے منع کرے گا وہ مومن ہوگا اور جو شخص زبان سے منع کرے گا وہ بھی مومن ہوگا اور جو شخص دل سے اُن کو بُرا جانے گا وہ بھی مومن ہوگا۔ مگر جو یہ بھی نہ کرے گا اس کے دل میں رائی کے دانہ کے برابر بھی ایمان نہیں ہوگا۔ (حم م عن ابن مسعود)

۵۲۔ لوگو! پروردگار عالم فرماتا ہے کہ تم لوگوں کو اچھی باتوں کی ہدایت کرو

اور بُری باتوں سے باز رکھو۔ اس سے پہلے کہ تم مجھ کو پکارو گے اور میں جواب نہ دوں گا اور تم مجھ سے مانگو گے اور میں اپنا ہاتھ روک لوں گا اور تم مجھ سے معافی کی درخواست کرو گے اور میں معاف نہیں کروں گا۔ (الدیلمی عن عائشہؓ)

۵۳۔ ”دنیا میں ایسے لوگ بھی ہیں جو نہ تو پیغمبر ہیں۔ نہ شہید ہیں مگر قیامت

کے دن پیغمبر اور شہید اُن کے مرتبے دیکھ کر رشک کریں گے اور وہ نوزانی منبروں پر ممتاز حالت میں بیٹھے ہوں گے۔ یہ وہ لوگ ہیں جو بندوں کے دل میں خدا کی محبت پیدا کرتے ہیں اور خدا کے دل میں اُن کی محبت ڈالتے ہیں۔ اور دنیا میں نصیحت کرتے پھرتے ہیں“ جب یہ الفاظ رسولِ خدا (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمائے تو لوگوں نے پوچھا کہ وہ خدا کے بندوں کی محبت خدا کے دل میں کیونکر ڈالتے ہیں۔ جناب سرورِ کائنات نے فرمایا کہ ”وہ لوگوں کو ان باتوں سے منع کرتے ہیں جن کو خدا ناپسند کرتا ہے۔ پھر جب لوگ اُن کا کہا مان لیتے ہیں اور اُن کے کہنے پر عمل کرتے ہیں تو خدا اُن سے محبت کرتا ہے۔ (ہب و ابو سعید النفاش فی معجمہ وابن النجار عن انس)

۵۴۔ مسلمانو! اپنی قوم کے نادانوں کے ہاتھ

تھام لیا کرو اس سے پہلے کہ اُن پر عذاب الہی

مظلوم کی حمایت

نازل ہو۔ (ابن النجار عن ابی بکر)

۵۵۔ جب لوگ کسی ظالم کو ظلم کرتے دیکھ پائیں اور اس کا ہاتھ نہ پکڑیں تو عجب نہیں ہے کہ عذاب الہی ظالم کے ساتھ اُن کو بھی لپیٹ لے۔ (روت
ہ ق عن ابی بکرہ)

۵۶۔ جو آدمی مظلوم کے ساتھ اس غرض سے جاتا ہے کہ اس کے حق کو ثابت اور مضبوط کرے خدا اس کے قدموں کو اس دن مضبوط رکھے گا جبکہ لوگوں کے قدم ڈگمگاتے ہوں گے۔ (ابوالشیخ والونعیم عن ابن عمر)

۵۷۔ خدا اس شخص پر آفرین کرتا ہے جو پھر تیلہ اور
یہ ہیزگاری ہوشیار ہو اور اُس شخص کو ملامت کرتا ہے جو سُست
اور عاجز ہو۔ (طب عن عوف بن مالک)

۵۸۔ ہر آدمی جو پرہیزگار ہے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی آل ہے۔
(طس عن انس)۔

۵۹۔ خدا کے نزدیک سب سے زیادہ اُس آدمی کی عزت ہے۔ جو
سب سے زیادہ پرہیزگار ہو۔ (ق عن ابی ہریرہ)

۶۰۔ تم جہاں کہیں ہو خدا سے ڈرتے رہو اور نیکیوں سے بدیوں کو
مٹاتے رہو اور لوگوں کے ساتھ حسنِ اخلاق سے پیش آتے رہو۔ (حم ت ن
ک ہب عن ابی ذر) (حم ت ہب عن معاذ) (ابن عساکر عن انس)

۶۱۔ دیکھو! تم عرب اور عجم کے کسی باشندے سے بہتر نہیں ہو۔ ہاں

پرہیزگاری اور تقویٰ میں سبقت لے جاسکتے ہو۔ (حم عن ابی ذر)

۶۲۔ سب سے اچھے آدمی میرے نزدیک وہ لوگ ہیں جو خدا سے ڈرتے رہتے ہوں۔ گو کہ وہ کوئی ہوں اور کہیں ہوں۔ (حم عن معاذ)

۶۳۔ دنیا کی بڑائی دولت مندی میں ہے اور آخرت کی بڑائی پرہیزگاری میں ہے اور اے مسلمان مرد اور عورتو! تمہارے حسب پاکیزہ اخلاق ہیں اور تمہارے نسب شایستہ اعمال ہیں (الربیع عن عمر)

۶۴۔ لوگو! تمہارا پروردگار ایک ہے اور تمہارا باپ بھی ایک ہے۔ عرب کے کسی باشندے کو عجم کے کسی باشندے پر اور عجم کے کسی باشندے کو عرب کے کسی باشندے پر اور کسی گورے آدمی کو کسی کالے آدمی پر اور کسی کالے آدمی کو کسی گورے آدمی پر پرہیزگاری کے سوا کوئی فضیلت نہیں ہے۔ خدا کے نزدیک تم میں سب سے زیادہ اسی آدمی کی وقعت ہے جو تم میں سب سے زیادہ پرہیزگار ہو۔ ہوشیار ہو کہ میں نے خدا کا پیغام تم کو پہنچا دیا ہے۔ جو لوگ یہاں موجود ہیں ان کا فرض ہے کہ یہ پیغام ان لوگوں کے کانوں تک پہنچا دیں جو یہاں موجود نہیں ہیں۔ (مہب عن جابر)

۶۵۔ لوگ خیال کرتے ہیں کہ میرے نزدیک سب سے زیادہ عزیز

میرے اہل بیت ہیں۔ حالانکہ ایسا نہیں ہے۔ میرے عزیز اور دوست وہ لوگ ہیں جو پرہیزگار ہوں۔ گو کہ وہ کوئی ہوں اور کہیں ہوں۔ (طہ عن معاذ)

۶۶۔ اے قوم قریش کے لوگو! میرے دوست اور عزیز تم میں سے وہ لوگ ہیں جو پرہیزگار ہوں۔ پس اگر تم خدا سے ڈرتے ہو تو تم میرے دوست ہو اور اگر تمہارے سوا اور لوگ خدا سے ڈرتے ہوں تو بس وہی میرے دوست اور عزیز ہیں۔ حکومت بھی تمہارے درمیان اُسی وقت تک ہے جب تک کہ تم انصاف پرستی اور راست بازی پر قائم رہو۔ مگر جب تم انصاف سے پھر جاؤ اور راست بازی سے گریز کرو تو خدا تم کو اس طرح پھیل ڈالے گا۔ جس طرح لوگ لکڑی کو پھیل ڈالتے ہیں (الدیلمی عن ابی سعید)

۶۷۔ خدا نے سو رحمتیں پیدا کی ہیں۔ ہر رحمت اتنی وسیع ہے جتنی کہ آسمان اور زمین کے درمیان وسعت ہے۔ ایک رحمت تو دنیا کے تمام رہنے والوں میں تقسیم کی گئی ہے اور یہ اسی رحمت کی برکت ہے کہ ماں اپنی اولاد پر مہربان ہوتی ہے اور پرندے اور وحشی جانور ایک جگہ پانی پیتے ہیں اور لوگ ایک دوسرے کے ساتھ ہمدردی کرتے ہیں۔ باقی بنائوں رحمتیں قیامت کے دن اُن لوگوں کو عطا کی جائیں گی۔ جو پرہیزگار ہیں اور خدا سے ڈرتے رہتے ہیں۔ پھر وہ ایک رحمت بھی جو دنیا میں تقسیم کی گئی تھی۔ انہیں کو مل جائے گی۔ (ک عن ابی ہریرہ)

۶۸۔ ہر کام میں دیر کرنا اچھا ہوگا۔ مگر آخرت عاقبت اندیشی کے کام میں دیر کرنا اچھا نہیں ہے (و کہ ہشتمین)

۶۹۔ کام میں دیر کرنا خدا کی طرف سے اور جلدی کرنا شیطان کی طرف سے ہے۔ (زہب عن انس)

۷۰۔ جب تم کسی کام کا ارادہ کرو تو اس کے انجام کو خوب سوچو۔ پھر اگر انجام اچھا ہو تو اس کو کر گزرو اور اگر انجام بُرا ہو تو اس سے باز رہو۔

(ابن المبارک فی الزہد عن ابی جعفر عبداللہ بن مسور الباشمی)

۷۱۔ جو دیر کرتا ہے وہ اکثر سیدھے رستے پر چل نکلتا ہے اور جو جلدی کرتا ہے وہ اکثر خطا پاتا ہے۔ (طیب عن عقبہ بن عامر)

۷۲۔ میری امت میں سے ستر ہزار آدمی اس طرح توکل علی اللہ جنت میں داخل ہوں گے کہ ان سے حساب نہیں

لیا جائے گا۔ یہ وہ لوگ ہیں جو نہ منتروں کو مانتے ہیں۔ نہ پرندوں کی آوازوں اور ان کے دائیں بائیں اڑنے سے شکون لیتے ہیں۔ نہ نظر بند کے قائل ہیں۔ بلکہ خدا ہی پر بھروسہ رکھتے ہیں۔ (رح عن ابن عباس) رحم م عن عمران بن حصین، (رح عن ابی ہریرہ)

۷۳۔ جو لوگ اس بات سے خوش ہوں کہ وہ سب سے زیادہ

زبردست اور طاقت ور ہیں ان کو چاہئے کہ بس خدا ہی پر بھروسہ کریں۔ (ابن ابی الدنیا فی التوکل عن ابن عباس)

۷۴۔ پہلے اونٹ کا گھٹنا باندھ دو۔ پھر خدا پر توکل کرو (ت عن انس)

۷۵۔ مسلمانو! ہر چیز میں غور و فکر کیا کرو۔ مگر خدا کی ذات
غور و فکر میں غور و فکر نہ کرنا۔ (ابوالشیخ فی العظمتہ عن انس)

۷۶۔ مسلمانو! مخلوق پر گہری نظر ڈالو۔ مگر خالق کی نسبت الجھن میں
 نہ پڑو۔ ورنہ ہلاک ہو جاؤ گے۔ (ابوالشیخ عن ابی ذر)

۷۷۔ مسلمانو! خدا کی نعمتوں پر غور کیا کرو۔ مگر خدا کی ہستی پر غور نہ کرنا۔
 (ابوالشیخ طس عدہب عن ابن عمر)

۷۸۔ مسلمانو! اپنے دلوں کو سوچنے کا عادی کرو اور جہاں تک ہو سکے
 غور و فکر کرتے رہو اور عبرت حاصل کیا کرو۔ (فرعن المحکم بن عمر)

۷۹۔ گھڑی بھر غور و فکر کرنا ساٹھ برس عبادت کرنے سے بہتر ہے
 (ابوالشیخ فی العظمتہ عن ابی ہریرہ)

۸۰۔ جس درجہ کے آدمی ہوں ان کے ساتھ اُسی درجہ کے موافق
تواضع پیش آیا کرو۔ (م د عن عائشہ)

۸۱۔ تواضع سے جھکنا انسان کو اونچا کرتا ہے اور معاف کرنا عزت
 بڑھاتا ہے اور خیرات دینا مال و دولت میں ترقی پیدا کرتا ہے۔ (ابن ابی
 الدنیا فی الغضب عن محمد بن عمیر العبدی)

۸۲۔ خدا نے مجھ پر اس مضمون کی وحی نازل کی ہے کہ اے مسلمانو! ایک
 دوسرے سے جھک کر ملو۔ یہاں تک کہ کوئی کسی پر فخر نہ کر سکے اور کوئی کسی

پر زیادتی نہ کرنے پائے۔ (م م وہ عن عیاض حماد)

۸۳۔ چھوٹوں سے جھک کر ملو تاکہ تم خدا کے نزدیک بڑے ہو۔
(عن ابن عمر)

۸۴۔ اے عائشہ! فروتنی کپا کر کیونکہ خدا تواضع کرنے والوں کو پسند کرتا ہے اور غرور کرنے والوں کو ناپسند کرتا ہے۔ (ابو ایسیخ عن عائشہ)

۸۵۔ جو شخص تواضع کرتا ہے خدا اُس کے مرتبہ کو بلند کرتا ہے۔ پس وہ اپنی نگاہ میں چھوٹا ہوتا ہے۔ مگر لوگوں کی نظر میں بڑا ہوتا ہے اور جو شخص غرور کرتا ہے خدا اُس کو پست کر دیتا ہے۔ پس وہ اپنی نگاہ میں بڑا ہوتا ہے۔ مگر لوگوں کی نظروں میں چھوٹا اور حقیر ہوتا ہے۔ (ابو نعیم عن عمر)

۸۶۔ پروردگارِ عالم فرماتا ہے کہ جو آدمی میرا لحاظ کر کے نرماتا اور میری خاطر جھک جاتا ہے اور زمین پر تکبر نہیں کرتا ہے۔ میں اُس کے مرتبہ کو بلند کرتا ہوں یہاں تک کہ اُس کو علیین میں جگہ دیتا ہوں (ابو نعیم عن ابی ہریرہ)

۸۷۔ مسلمانو! خدا سے پوری پوری شرم کرو اور جو

حیا و شرم

خدا سے پوری پوری شرم کرتا ہے اس کو چاہئے کہ

اپنے سر کی اور جو کچھ سر میں ہے اس کی حفاظت کرے اور اپنے پیٹ کی اور جو کچھ پیٹ میں ہے اس کی حفاظت کرے اور مرنے کے وقت کو

اور زمین کے اندر گل مٹ جانے کے وقت کو یاد رکھے اور اس میں تو ذرا شک نہیں ہے کہ جو آخرت کا طالب ہے وہ اس حقیر دنیا کی زمینوں اور آرائشوں کو ترک کر دیتا ہے۔ یہ ہے خدا سے پوری پوری شرم کرنا۔ (حم ت ک ہب عن ابن مسعود)

۸۸۔ حیا اور ایمان دونوں ہمقرین ہیں۔ اگر ان میں سے ایک نعمت جائے تو دوسری نعمت بھی سلب ہو جاتی ہے۔ (ہب عن ابن عباس)

۸۹۔ حیا کے دس حصے ہیں۔ نو حصے عورتوں میں ہے اور ایک حصہ مردوں میں۔ (فرعن ابن عمر)

۹۰۔ جو آدمی لوگوں سے نہیں شرماتا وہ خدا سے بھی نہیں شرماتا۔ (طب عن انس)

۹۱۔ گزشتہ پیغیروں کا یادگار مقولہ یہ ہے کہ اگر تو نہیں شرماتا تو جو چاہے کر۔ (طس عن ابی الطفیل، حم عن حذیفہ)

۹۲۔ جو آدمی خدا سے ظاہر میں نہیں شرماتا ہے وہ پردہ میں بھی نہیں شرمائے گا۔ (ابوالنعیم فی المعرفة عن محمد بن ابی الجہم)

۹۳۔ مسلمانو! تم میں دو خصلتیں ہیں جن کو خدا پسند **حاکم و بر باری** کرتا ہے۔ بر دباری اور دیر کرنا۔ (مت عن ابن عباس)

۹۴۔ حلیم آدمی کا درجہ نبی کے قریب قریب ہوتا ہے۔ (خط عن انس)

۹۵۔ خدا سے زیادہ کون بر دبار ہو سکتا ہے کہ لوگ اس کو اولاد والا بتاتے ہیں اور اس کے شریک ٹھیراتے ہیں پھر بھی وہ لوگوں کو تندرستی اور روزی دیتا ہے۔ (ق عن ابی موسیٰ)

۹۶۔ کسی آدمی کو اتنی ایذا نہیں دی گئی جتنی ایذا مجھے دی گئی ہے۔ (حل و ابن عساکر عن جابر)

۹۷۔ جو آدمی غصے کو پی جاتا ہے اور غصہ کرنے پر قادر ہوتا ہے خدا اس کے دل کو ایمان سے بھر دیتا ہے۔ (وعن درمب)

۹۸۔ مسلمانو! اگر نادانی کی بات کسی احمق آدمی سے سُنو تو اس کو قبول کر لو اور اگر نادانی کی بات کسی عاقل آدمی سے سُنو تو اس کو معاف کر دو۔ (الطی عن علی)

۹۹۔ نیک گمان کرنا عبادت میں داخل ہے۔ (دو نیک گمان کرنا ک عن ابی ہریرہ)

۱۰۰۔ سب سے بڑا گناہ خدا کی نسبت بدگمانی کرنا ہے۔ (فر عن ابن عمر)
 ۱۰۱۔ اگر مسلمانوں کو معلوم ہو جائے کہ خدا کے پاس عذاب دینے کے کیسے کیسے سامان ہیں تو جنت میں جانے کی امید کسی کو نہ رہے اور اگر کافروں کو معلوم ہو جائے کہ خدا کی رحمتیں کس قدر وسیع ہیں تو جنت میں جانے سے کوئی ناامید نہ ہو۔ (ت عن ابی ہریرہ)

۱۰۲۔ بدکار آدمی جو خدا کی رحمت کی امید رکھتا ہے بہ نسبت اُس شخص کے جو عبادت کرتا اور خدا کی رحمت سے ناامید ہوتا ہے خدا سے زیادہ قریب ہوتا ہے۔ (الحکیم والشیرازی فی الالقباب عن ابن مسعود)

۱۰۳۔ انا کی سب سے بڑی بات خدا سے ڈرنا ہے۔ (الحکیم)

خوف خدا

و ابن لال عن ابن مسعود

۱۰۴۔ جب خدا کے خوف سے انسان کے بدن پر رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں تو اس کے گناہ اس طرح جھڑ جاتے ہیں جس طرح درختوں کے پتے موسم خزاں میں جھڑ جایا کرتے ہیں۔ (سمو یہ طب عن العباس)

۱۰۵۔ جو آدمی خدا سے ڈرتا ہے اس سے ہر ایک چیز خوف کھاتی ہے۔ مگر جو آدمی خدا سے نہیں ڈرتا اس کو ہر چیز ڈراؤنی معلوم ہوتی ہے۔ (الحکیم عن واکہ)

۱۰۶۔ جو آدمی زمین والوں پر رحم نہیں کرتا آسمان والا یعنی خدا پر رحم دلی بھی اُس پر رحم نہیں کرتا۔ (طب عن جریر)

رحم دلی

۱۰۷۔ جو رحم نہیں کرے گا اُس پر رحم نہیں کیا جائے گا۔ جو معاف نہیں کرے گا۔ وہ معاف نہیں کیا جائے گا۔ (طب عن جریر)

۱۰۸۔ وہ انسان کیا ہی بد نصیب ہے جس کے دل میں خدا نے انسانوں پر رحم کرنے کی عادت نہیں پیدا کی۔ (الدولابی فی الکئی والنعیم فی المعرفة و ابن عساکر عن عمرو بن حبیب)

۱۰۹۔ جو آدمی چھوٹوں پر رحم نہیں کرتا اور بڑوں کا حق نہیں پہچانتا وہ ہماری امت میں نہیں۔ (خود عن ابن عمر)

۱۱۰۔ میں اور وہ شخص جو کسی یتیم، بوڑھوں اور ذمیوں کے حقوق

یتیم کی پرورش کرتا ہے۔ جنت میں اس طرح قریب قریب ہوں گے۔ (دست مبارک کی دو انگلیاں ملا کر اشارہ کیا) رحم عن سہل بن سعد
۱۱۱۔ مسلمانوں کے مکانوں میں سے وہ مکان سب سے اچھا ہے جس میں کسی یتیم بچے کی پرورش ہو رہی ہو اور وہ مکان سب سے بُرا ہے جس میں کسی یتیم کو تکلیف دی جاتی ہو۔ (خود عن ابی ہریرہ)

۱۱۲۔ جو آدمی کسی یتیم لڑکے یا لڑکی کے ساتھ نیکی یا بھلائی سے پیش آتا ہے میں یا وہ دونوں جنت میں پاس پاس ہوں گے جس طرح میرے ہاتھ کی یہ دو انگلیاں قریب قریب ہیں۔ (دست مبارک کی دو انگلیاں ملا کر اشارہ کیا)۔
(الحکیم عن انس)

۱۱۳۔ جو شخص اپنے یا کسی اور کے یتیم بچے کو پرورش کرتا ہے۔ یہاں تک کہ وہ بالغ ہو جائے اس کو خدا بہشت میں ضرور داخل کرتا ہے۔ (طس عن عدی بن حاتم)
۱۱۴۔ کیا تم پسند کرتے ہو کہ تمہارا دل نرمائے۔ اگر یہ بات ہے تو یتیموں پر رحم کرو اور ان کے سر پر ہاتھ پھیرو اور ان کو کھانا کھلاؤ۔ (طس عن ابی الدرداء)

۱۱۵۔ جنت میں ایک مکان ہے جس کو دار الفرح کہتے ہیں۔ اس مکان میں ان لوگوں کے سوا کوئی داخل نہیں ہو سکتا جو مسلمان یتیم بچوں کو خوش کرتے اور ان کا جی بہلاتے ہیں۔ (حمزہ بن یوسف السنی فی معجمہ وابن النجار عن عقبہ بن عامر)۔

۱۱۶۔ وہ دسترخوان بہت بڑی برکت کا ہے جس پر کوئی یتیم بیٹھ کر کھانا کھائے۔ (الدیلمی عن انس)

۱۱۷۔ میں قیامت کے دن یتیموں اور ذمیوں کے حقوق کی نسبت ان لوگوں سے جھگڑوں گا جنہوں نے ان حقوق کو ضائع کیا ہے۔ (الدیلمی عن ابن عمر)

۱۱۸۔ جو آدمی کسی یتیم کے مال کا محافظ ہو اس کو چاہئے کہ وہ اس مال کو تجارت کے ذریعہ سے بڑھاتا رہے۔ (عقد عن ابن عمر)

۱۱۹۔ میری امت کے بوڑھوں کی تعظیم کرنا میری تعظیم کرنا ہے۔ (خط فی الجامع عن انس)۔

۱۲۰۔ درہم اور دینار دو کئے زمین پر خدا کی مہر ہیں۔ جو آدمی یہ مہر اپنے پاس رکھتا ہے اس کی حاجتیں پوری ہوتی ہیں۔ (طس عن ابی ہریرہ)

دنیا کی دولت

۱۲۱۔ مسلمانو! تم میں اچھے وہ لوگ ہیں جو آخرت کو دنیا کے لئے اور دنیا کو آخرت کے لئے ترک نہیں کرتے اور اپنا بوجھ لوگوں پر نہیں ڈالتے۔ (ک عن انس)

۱۲۲۔ دنیا کی دولت ایک خوش نما اور لذیذ چیز ہے۔ جو آدمی اس کو جائز طور سے حاصل کرتا ہے خدا اس کو برکت دیتا ہے۔ (حم طب ہب عن معاویہ)

۱۲۳۔ دنیا یعنی دنیا کی دولت کو ہر امت کہو۔ کیونکہ ایماندار آدمی اسی کے ذریعہ سے بھلائی حاصل کرتا اور بُرائی سے بچتا ہے۔ (الدیلمی وابن النجار عن ابن مسعود)

۱۲۴۔ جو آدمی دولت کو پسند نہیں کرتا اس میں کوئی خوبی نہیں ہے۔ کیونکہ اسی کے وسیلہ سے رشتہ داروں کے حق پورے کئے جلتے ہیں اور امانت ادا کی جاتی ہے اور اسی کی برکت سے آدمی دنیا کے لوگوں سے بے نیاز ہوتا ہے۔ (ابن المبارک وابن لال کفی تاریخہ حب عن انس)

۱۲۵۔ جو مسلمان اپنے مسلمان بھائی کے عیب چھپاتا ہے قیامت کے دن خدا اس کے عیب چھپاتا ہے اور جو مسلمان اپنے مسلمان بھائی کی پردہ دری دیتا میں کرتا ہے قیامت کے دن خدا اس کو رسوا کرے گا۔ (عن ابن عباس)

۱۲۶۔ جو مسلمان اپنے مسلمان بھائی کے عیب چھپاتا ہے وہ گویا اس لڑکی کو زندہ کرتا ہے جو جیتے جی زمین میں گاڑ دی گئی ہو۔ (ہب عن ابی ہریرہ)

۱۲۷۔ جب خدا کسی قوم کی بھلائی چاہتا ہے تو ان کی شکرگزاری عمر بڑھاتا اور ان کو شکر کرنے کی توفیق عطا کرتا ہے۔

(فرعن ابی ہریرہ)

۱۲۸۔ مسلمانو! اگر تم میں کوئی ایسے آدمی کو دیکھے جو ظاہری شکل و صورت

اور دولت کے لحاظ سے اس سے بالاتر ہو تو اس کو لازم ہے کہ ایسے آدمی پر بھی ایک نظر ڈالے جو ان باتوں کے لحاظ سے اُس سے کم درجہ کا ہے۔ رحم

ق عن ابی ہریرہ)

۱۲۹۔ مسلمانو! اپنے سے ادنیٰ لوگوں کی طرف دیکھا کرو۔ اپنے سے

اعلیٰ لوگوں کی طرف نہ دیکھا کرو۔ تاکہ تم خدا کی نعمتوں کو جو تم کو دی گئی ہیں حقارت

کی نظر سے نہ دیکھو۔ (حم ہب عن ابی ہریرہ)

۱۳۰۔ قیامت کے دن سب سے پہلے جس نعمت کی نسبت سوال

کیا جائے گا وہ یہ ہوگا کہ اے میرے بندے! کیا میں نے تیرے جسم کو

تندرستی عطا نہیں کی تھی اور کیا میں نے تجھ کو ٹھنڈا پانی نہیں پلایا تھا۔

(دست عن ابی ہریرہ)

۱۳۱۔ جو آدمیوں کا شکر نہیں کرتا وہ خدا کا بھی شکر نہیں کرتا۔ رحم

و حب عن ابی ہریرہ)

۱۳۲۔ دو نعمتیں ایسی ہیں جو بہت سے آدمیوں کو نہیں ملی ہیں اور وہ اس

لحاظ سے لٹے اور نقصان میں ہیں۔ ایک تندرستی اور دوسرے بے فکری

(رخ تہ عن ابی عباس)

سفارش و صبر ۱۳۳۔ مسلمانو! باہم ایک دوسرے کی سفارش کیا کرو۔ اس کا اجر خدا سے پاؤ گے۔ (ابن عساکر عن معاویہ)

۱۳۴۔ سب سے بڑی سفارش وہ ہے جو دو آدمیوں کے درمیان شادی کے باب میں کی جائے۔ (رہ عن ابی رہم)

۱۳۵۔ سب سے عمدہ سفارش وہ ہے جس سے تم کسی قیدی کو چھڑاؤ۔ یا کسی کو قتل ہونے سے بچاؤ۔ یا اپنے کسی بھائی کو نفع پہنچاؤ۔ یا اس کی تکلیف کو رفع کرو۔ (طبہب عن سمہ)

۱۳۶۔ صبر کرنا نصف ایمان ہے۔ (حلہب عن ابن مسعود)

راست گوئی ۱۳۷۔ مسلمانو! سچ بولنا اختیار کرو۔ کیونکہ یہ بہشت کا ایک دروازہ ہے اور جھوٹ بولنے سے کنارہ

کرو۔ کیونکہ یہ دوزخ کا ایک دروازہ ہے۔ (خط عن ابی بکر)

۱۳۸۔ مسلمانو! سچائی اختیار کرو۔ اگرچہ اس کے اختیار کرنے میں

ہلاکت کا اندیشہ ہو۔ کیونکہ درحقیقت نجات اسی میں ہے اور جھوٹ سے

ہمیشہ پرہیز کرو۔ اگرچہ اس میں نجات ہو۔ کیونکہ درحقیقت اسی میں

ہلاکت ہے۔ (ہناد عن مجمع بن یحییٰ)

۱۳۹۔ وعدہ ایک طرح کا قرض ہے۔ کیجئے ہے اُس کی

ایقلے وعدہ جو وعدہ کرے۔ پھر اُس وعدہ کے خلاف کرے (ابن

(عسا کر عن علی)

۱۴۰۔ جو مسلمان اپنے مسلمان بھائی سے وعدہ کرے اور اپنے دل میں یہ نیت رکھتا ہو کہ اس کو پورا کرے گا۔ پھر وقت پر اس کو پورا نہ کر سکے تو اس کے ذمے کوئی گناہ نہیں ہے۔ (دلت عن زید بن ارقم)

۱۴۱۔ خاموشی عالم کی زینت ہے اور جاہل کی پردہ پوشی
خاموشی ہے۔ (ابو ایسیخ عن محرز بن زہیر)

۱۴۲۔ خدا اس پر رحم کرے جو اپنی زبان کو مسلمانوں کی بدگوئی سے روکتا ہے۔ میری شفاعت نہ طعن کرنیوالوں کے لئے ہے نہ طعن کرنے والوں کے واسطے۔ (الدیلمی عن عائشہ)

۱۴۳۔ جو آدمی بہت بولتا ہے اس کی زبان اکثر پھسل جاتی ہے اور جس کی زبان اکثر پھسل جاتی ہے وہ اکثر جھوٹ بولتا ہے اور جو اکثر جھوٹ بولتا ہے اس کے گناہ بڑھ جاتے ہیں اور جس کے گناہ زیادہ ہو جاتے ہیں اس کا انجام دوزخ کے سوا نہیں ہے (العسکری فی المثال عن ابن عمر)

۱۴۴۔ مسلمانو! زبان سے مت بولو۔ مگر سچائی کے لئے اور باتھمت کھولو۔ مگر بھلائی کے لئے۔ (طب عن ابی امامہ)

۱۴۵۔ قریبی رشتہ داروں کے
رشتہ داروں سے سلوک ساتھ بھلائی سے پیش آنا عمر کو

دراز کرتا ہے اور چھپا کر خیرات کرنا خدا کے غصہ کو فرو کرتا ہے۔ (الفضاعی عن ابن مسعود)۔

۱۴۶۔ مسلمانو! خدا سے ڈرو اور اپنے قریبی رشتہ داروں سے سلوک کرتے

رہو۔ (ابن عساکر عن ابن مسعود)

۱۴۷۔ خدا کو نیک عمل پسند ہیں ان میں سے اول خدا پر ایمان لانا ہے پھر

قریبی رشتہ داروں سے نیکی کا برتاؤ کرنا پھر لوگوں کو نیکی کرنے اور برائی سے بچنے کی ہدایت کرنا اور جو عمل خدا کو ناپسند ہیں ان میں سے اول خدا کے ساتھ شرک کرنا ہے۔ پھر قریبی رشتہ داروں سے قطع تعلق کرنا ہے۔ (ع عن رجل من ختم)

۱۴۸۔ رشتہ داروں کے ساتھ فیاضی سے پیش آنا مال کو بڑھاتا ہے۔ گھر

والوں میں محبت پیدا کرتا اور زندگی دراز کر دیتا ہے۔ (طس عن عمرو بن سہل)

۱۴۹۔ جو آدمی قریبی رشتہ داروں سے قطع تعلق کرتا ہے۔ بہشت میں داخل

نہیں ہوگا۔ (طب عن جابر بن مطعم) (الخرائطی فی مکارم الاخلاق عن ابی سعید)

۱۵۰۔ گوشہ نشینی میں سلامتی ہے (عن ابی موسیٰ)

۱۵۱۔ قیامت کے دن ایک پکارنے والا

خطا معاف کرنا پکارے گا۔ کہاں ہیں وہ لوگ جو لوگوں کی

خطائیں معاف کر دیا کرتے تھے۔ وہ اپنے پروردگار کے حضور میں آئیں اور اپنا انعام لے جائیں۔ کیونکہ ہر مسلمان جس کی یہ عادت تھی بہشت میں داخل ہونے کا

حق دار ہے۔ (ابو شیخ فی الثواب عن ابن عباس)

۱۵۲۔ میں نے معراج کی شب بہشت میں بڑے بڑے عالیشان محل دیکھے میں نے جبریل سے پوچھا کہ یہ محل کس کے لئے ہیں۔ اس نے کہا۔ یہ اُن کے لئے ہیں جو اپنے غصہ کو پی جاتے ہیں اور لوگوں کی خطاؤں سے درگزر کرتے ہیں (ابن لال والد یحییٰ عن انس)

۱۵۳۔ جو آدمی چاہتا ہے کہ قیامت کے دن اس کے درجے بلند ہوں اُس کو چاہیئے کہ وہ اُس آدمی سے درگزر کرے جس نے اُس پر ظلم کیا ہو اور اُس کو دے جس نے اُس کو نہ دیا اور اُس کے ساتھ رشتہ جوڑے جس نے اس سے رشتہ توڑا ہو اور اس کے ساتھ تحمل کرے جس نے اس کو برا کہا ہو۔ (الخطیب وابن عساکر ابی ہریرہ)

۱۵۴۔ جو آدمی کسی مسلمان کی لغزش سے درگزر کرتا ہے خدا قیامت کے دن اس کی خطاؤں سے درگزر کرے گا۔ (حب بن عن ابی ہریرہ)

۱۵۵۔ مسلمانو! اگر کوئی گالی کھا کر۔ یا مار کھا کر چپ ہو جائے اور صبر کرے خدا اس کی عزت بڑھاتا ہے۔ پس اے مسلمانو! معاف کرو۔ معاف کرو۔ خدا تمہاری خطا معاف کر لیگا۔ (ابن البخار عن عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ)

۱۵۶۔ مسلمانو! کیا تم اس بات سے عاجز ہو کہ ابو ضمضم جیسے ہو جاؤ۔ جو ہر روز صبح کو بستر سے اٹھ کر کہتا ہے۔ اے خدا میں نے اپنا نفس اور اپنی عزت تجھ پر قربان کر دی ہے۔ پھر اگر کوئی گالی دیتا ہے تو وہ اُلٹ کر گالی نہیں دیتا

اور اگر کوئی اُس کو مارتا ہے تو وہ مار کا بدلہ نہیں لیتا اور اگر کوئی اُس کو ستاتا ہے تو وہ ستانے والے کو کچھ نہیں کہتا۔ (ابن اسمعیل فی عمل یوم ولیلہ والدریعی عن انس)

۱۵۷۔ جو مسلمان اپنے مسلمان بھائی کے پاس جائے اور کسی خطا پر عذر کرے اس کو چاہیے کہ اس عذر کو قبول کرے۔ گو کہ وہ عذر جھوٹا ہو۔ اگر ایسا نہ کرے گا تو قیامت کے دن حوض کوثر کے کنارے پر اُس کو جگہ نہیں ملے گی۔ (ابوالشیخ عن عائشہ)

۱۵۸۔ آدمی کا مذہب اس کی عقل | دانشمندی و فراست ہے اور جس میں عقل نہیں اس

کا مذہب بھی نہیں۔ (ابوالشیخ فی الثواب وابن النجار عن جابر)

۱۵۹۔ خدا نے جس کو عقل دی ہے وہی کامیاب ہوگا۔ (تخ طب مہب عن قرہ ابن ہیرہ)

۱۶۰۔ خدا اس مسلمان سے جس میں عقل نہیں ہے دشمنی رکھتا ہے۔

(عق عن ابی ہریرہ)

۱۶۱۔ میں خدا کی نسبت اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ جب کوئی عقلمند

آدمی لغزش کرتا ہے تو وہ اُس کو تھام کر اٹھا لیتا ہے۔ اگر پھر پھسل کر گرنے لگے تو اس کو پھر تھام کر اٹھا لیتا ہے۔ یہاں تک کہ آخر کار اُس کو بہشت میں داخل کرتا ہے۔ (طس عن ابن عباس)

۱۶۲۔ اس میں شک نہیں کہ لوگ اپنی اپنی عقل کے موافق درجے حاصل کریں گے (الحکیم عن انس)

۱۶۳۔ بہت سے لوگ نیکی اور بھلائی کے کام کرتے ہیں مگر ان کو ان کی عقلوں کے موافق انعام دیا جاتا ہے۔ (ابو اسحاق عن معاویہ بن قرہ عن ابیہ)

۱۶۴۔ خدا نے اپنے بندوں میں کم و بیش عقل رکھی ہے مثلاً دو آدمیوں کی نیکیاں اور نمازیں اور روزے تو برابر ہوتے ہیں مگر ان دونوں میں عقل کے کم اور زیادہ ہونے سے اتنا بڑا فرق ہوتا ہے جتنا کہ ایک ذرہ اور پہاڑ میں ہے۔ (الحکیم عن طاؤس)

۱۶۵۔ مسجد میں دو آدمی نماز پڑھنے جاتے ہیں۔ جب وہ لوٹ کر آتے ہیں تو ان میں سے ایک کی نماز دوسرے کی نماز سے اعلیٰ درجہ کی ہوتی ہے کیونکہ اس کی عقل دوسرے سے زیادہ ہے اور دوسرے کی نماز خدا کے نزدیک ذرہ برابر وقعت نہیں رکھتی۔ (طہ و ابن عساکر عن ابی ایوب)

۱۶۶۔ جب خدا نے عقل کو پیدا کیا تو اس سے فرمایا کہ آگے آ۔ وہ آگے بڑھی۔ پھر اس نے فرمایا کہ پیچھے ہٹ۔ وہ پیچھے ہٹ گئی۔ خدا نے فرمایا کہ مجھے اپنے جلال کی قسم ہے تیری خلقت عجیب بنائی

گئی ہے۔ میں تجھی سے۔ لوں گا اور تجھی سے ددں گا اور تجھی پر ثواب اور عذاب کا دار و مدار رکھوں گا۔ (طب عن ابی امامہ)

۱۶۷۔ مسلمانو! تم کسی کے اسلام پر تعجب نہ کرنا جب تک

یہ بات نہ جان لو کہ اس کی عقل کیسی ہے۔ (الحکیم عن ابن عمر)

۱۶۸۔ اے علیؑ! جب لوگ نیکوں سے خدا کا تقرب حاصل

کرنا چاہیں تو تم عقل کے ذریعہ سے تقرب حاصل کرنا۔ کیونکہ

اس ذریعہ سے دنیا میں لوگوں کے نزدیک اور آخرت میں

خدا کے نزدیک تمہارا مرتبہ اوروں سے بالاتر ہو جائے گا۔ (حل

ز عن عمر)

۱۶۹۔ جنت کے سو درجے ہیں۔ ننانوے درجے عقل

والوں کے لئے ہیں اور ایک درجہ اوروں کے لئے۔ (حل عن عمر)

۱۷۰۔ غیرت ایمان کی علامت ہے اور بے

غیرتی نفاق کی نشانی ہے۔ (ہقی عن زید بن

غیر

اسلم)

۱۷۱۔ خدا سے زیادہ کون غیرت مند ہو گا جس نے تمام

ظاہری اور باطنی بدکاریوں کو حرام کر دیا ہے۔ (حمق ت عن

ابن مسعود)

۱۴۲۔ خدا اپنے ان بندوں کو پسند کرتا ہے جو غیرت مند ہوں۔

(طس عن علی)۔

۱۴۳۔ قناعت ایک ایسی دولت ہے جو

قناعت

کبھی تمام نہیں ہوتی۔ (القضاعی عن انس)

۱۴۴۔ مسلمانوں! خدا تم میں سے اُن مسلمانوں کو زیادہ دوست

رکھتا ہے جو اوروں کی نسبت کم کھاتا ہے اور جس کا بدن ہلکا پھلکا

ہو۔ (فرعن ابن عباس)

۱۴۵۔ خدا اپنے بندوں کو جو کچھ دیتا ہے اُس میں اُن کی

آزمائش کرتا ہے۔ اگر وہ اپنی قسمت پر راضی ہو جائیں تو اُن کی

روزی میں برکت عطا کرتا ہے اور اگر راضی نہ ہوں تو اُن کی

روزی کو وسیع نہیں کرتا۔ (رحمہ وا بن قانع ہب عن رجل من نبی سلیم)

۱۴۶۔ جو مسلمان ہو اور خدا کی دین پر راضی ہو وہ ضرور کامیاب ہوتا

ہے۔ (رحمہ ماتہ عن ابن عمر)

۱۴۷۔ تھوڑی سی دولت جس کا تم شکریہ ادا کر سکو بہت سی دولت

سے اچھی ہے جس کی سمائی تم میں نہ ہو۔ (البغوری والبادردی دا بن قانع

وا بن شاہن عن ابی امامہ عن ثعلبہ بن حاطب)

۱۴۸۔ تھوڑی سی روزی جو کافی ہو اس روزی سے بہتر ہے

جو بہت ہو اور خدا کی یاد سے غافل کر دے۔ (ع ذوالفقار عن
ابی سعید)

۱۷۹۔ جو آدمی تھوڑی سی روزی پر راضی ہو جاتا ہے خدا
اُس کے تھوڑے سے عمل پر راضی ہو جاتا ہے۔ (ہب عن علی)
۱۸۰۔ سب سے اچھا مسلمان وہ ہے جو قانع ہو اور سب
سے بُرا مسلمان وہ ہے جو طامع ہو۔ (الدیلمی عن ابی ہریرہ)

۱۸۱۔ میری امت میں سب سے بُرے وہ لوگ ہیں کہ جب
کھانے پر آئیں تو اُن کا پیٹ نہ بھرے اور جب جمع کرنے پر
آئیں تو اُن کا جی نہ بھرے۔ یہ وہ لوگ ہیں جو سب سے پہلے
دوزخ میں ڈالے جائیں گے (تمام فی جز من حدیث عن علی)
۱۸۲۔ جس مسلمان کے پاس مال کم ہو اور اہل و عیال زیادہ
ہوں اور عبادت اچھی طرح کرتا ہو اور مسلمانوں کی غیبت نہ کرتا
ہو قیامت کے دن وہ اور میں دونوں قریب قریب ہوں گے
(ع والخطیب وابن عساکر عن ابی سعید)

۱۸۳۔ جو آدمی لوگوں کی نسبت نیک گمان زیادہ کرتا ہے
وہ بار بار ندامت اٹھاتا ہے۔ (کر عن ابن عباس)
۱۸۴۔ غنی وہ نہیں ہے جس کے پاس بہت سی دولت ہو بلکہ

غنی ہونا دل سے تعلق رکھتا ہے۔ (حمق تہ عن ابی ہریرہ)
 ۱۸۵۔ مسلمانو! جہاں تک ہو سکے لوگوں سے بے نیاز رہا کرو۔ (البنار
 طبیب عن ابن عباس)

مَدَارَاتُ وَدِجُوئی

۱۸۶۔ خدانے جس طرح مجھ کو یہ حکم دیا ہے کہ میں لوگوں
 کو فرائض کی ہدایت کروں اس طرح یہ حکم بھی دیا ہے کہ میں
 لوگوں کی دِجُوئی کرتا رہوں (فرعن عائشہ)
 ۱۸۷۔ میں لوگوں کی دِجُوئی کے لئے بھیجا گیا ہوں۔ (ہب عن جابر)
 ۱۸۸۔ لوگوں کی مدارات کرنا بھی صدقہ میں داخل ہے۔ (حب طب
 عن جابر)۔

۱۸۹۔ جو آدمی مرتے دم تک لوگوں کی مدارات کرتا رہتا ہے
 وہ مرنے کے بعد شہید ہوتا ہے۔ (الدیلمی عن جابر)

۱۹۰۔ مسلمانو! اپنی عزت کی
 حفاظت اپنے مال سے کرو

عِزَّتُ کی حَفَاطَتُ

(عدو ابن عساکر عن عائشہ)

۱۹۱۔ مسلمان جس چیز سے اپنی عزت کو بچاتا ہے وہ اُس کے لئے

بمنزلہ صدقہ کے ہے۔ (طعن جابر)

۱۹۲۔ مسلمانو! یہ بات جو انمردی کی ہے اگر تم میں سے کوئی بات کرتا ہو تو دوسرا اپنے بھائی کی خاطر خاموش رہے اور ہم سفر ہونے کی خوبی یہ ہے کہ اگر ایک مسافر کی جوتی کا تسمہ ٹوٹ جائے تو دوسرا اپنے بھائی کی خاطر ٹھیر جائے۔ (خط عن انس)

۱۹۳۔ جو مسلمان کسی کام کا ارادہ کرے اس کو لازم ہے کہ اپنے مسلمان بھائی سے اس کام میں مشورہ کر لے۔ اس صورت میں خدا اس کو راہِ صواب ہدایت کرے گا۔ (طعن عن ابن عباس)

مشورۃ

۱۹۴۔ مسلمانو! عقلمندوں سے رائے لیا کرو۔ تاکہ تم ہدایت پاؤ اور ان کی نافرمانی نہ کیا کرو۔ کیونکہ اس صورت میں تم کو ندامت اٹھانی ہوگی (خط فی اتفق والمتفرق عن ابی ہریرہ)

۱۹۵۔ جس کسی سے مشورہ لیا جاتا ہے اس کو امین ہونا چاہیے (حدیث عن ابی ہریرہ) اک ت عن ام سلمہ (وہ عن ابن مسعود)

۱۹۶۔ آدمی کی رائے اس وقت تک ٹھیک رہتی ہے جب تک وہ صلاح لینے والے کا خیر خواہ رہے۔ مگر جب وہ صلاح لینے والے کے ساتھ بے ایمانی کرنی چاہتا ہے تو خدا اس کی عقل کو سلب کر لیتا ہے اور اس صورت میں اس

کی رائے ٹھیک نہیں رہتی۔ (ابن عساکر عن ابن عباس)

۱۹۷۔ ہوشیاری کی بات یہ ہے کہ تم صاحب رائے آدمی سے مشورہ لیا کرو اور

اُس کی بات مان لیا کرو۔ (دونی مر اسیلہ ق عن خالد بن معدان)

۱۹۸۔ جو مسلمان کسی مسلمان سے مشورہ لے اور وہ مسلمان اپنے بھائی کو

ٹھیک رائے نہ بتائے تو وہ خیانت کرنے والا سمجھا جائے گا۔ ابن جریر عن ابی ہریرہ

۱۹۹۔ دین خیر خواہی کا نام ہے۔ (تخ عن ثوبان)۔

خیر خواہی (البزار عن ابن عمر)۔

۲۰۰۔ دین اللہ اور اُس کے رسول اور مسلمان حکمرانوں اور عام مسلمانوں کی

خیر خواہی کا نام ہے۔ (حمم و ن عن تمیم الداری) (ت ن عن ابی ہریرہ) (حم

عن ابن عباس)

۲۰۱۔ اگر کوئی مسلمان اپنے کسی مسلمان بھائی کی خیر خواہی کی بات دل میں

رکھتا ہو تو اس کو چاہیے کہ وہ بات اس کو بتا دے۔ (عد عن ابی ہریرہ)

۲۰۲۔ مسلمانو! اپنے مسلمان بھائیوں کی

مسلمانوں کی مدد مدد کیا کرو چاہے وہ ظالم ہوں اور چاہے

مظلوم ہوں۔ ظالموں کی مدد تو یہ ہے کہ اُن کو ظلم کرنے سے باز رکھو اور

مظلوموں کی مدد یہ ہے کہ اُن کی حمایت کرو۔ (الدارعی و ابن عساکر عن جابر)

۲۰۳۔ خدا اس آدمی پر لعنت کرتا ہے جو مظلوم کو دیکھے اور اُس کی مدد

نہ کرے۔ (فرعن ابن عباس)

۲۰۴۔ اگر کوئی مسلمان اپنے مسلمان بھائی کی مدد کرنے میں ایک دن

صرف کر ڈالے تو یہ بات اس سے بہتر ہے کہ وہ ایک مہینے تک اعتکاف میں بیٹھا رہے۔ (ابن زنجویہ عن انس)

۲۰۵۔ اگر میں اپنے مسلمان بھائی کی کسی کام میں مدد کروں تو یہ

بات مجھے بہ نسبت اس بات کے زیادہ اچھی معلوم ہوتی ہے کہ میں ایک مہینے تک روزے رکھا کروں اور کعبہ کی مسجد میں اعتکاف کروں۔ (ابوالغلام النرسی فی قضاء الحوائج عن ابن عمر)

۲۰۶۔ جو مسلمان اپنے مسلمان بھائی کو ذلیل سمجھے اور اس کی مدد نہ

کرے باوجود اس کے کہ وہ اس کی مدد کرنے کی قدرت رکھتا ہو قیامت کے دن خدا اس کو تمام حاضرین کے سامنے ذلیل کرے گا۔ (حم عن سہل بن حنیف)

۲۰۷۔ اگر کسی مسلمان کے سامنے کسی اور مسلمان کی غیبت کی جائے

اور وہ مسلمان اس کی مدد نہ کرے یعنی غیبت کر نیوالے کو بدگوئی سے نہ روکے تو خدا اس کو دنیا اور آخرت میں ذلیل کرے گا۔ (ابن ابی الدنیانی ذم الغیب عن انس)

۲۰۸۔ جو مسلمان اپنے مسلمان بھائی کی بے عزتی کرنے سے باز رہے

قیامت کے دن خدا اُس کو فزولت کی پہنچ سے محض نظر رکھے گا۔ (حمم طب عن اسماء بنت یزید)

۲۰۹۔ جو مسلمان اپنے مسلمان بھائی کی نصیحت کمتے سے باز رہے تو خدا

اس کو فزولت کی آگ سے ضرور بچائے گا۔ (حمم طب عن اسماء بنت یزید)

۲۱۰۔ جو مسلمان اپنے مسلمان بھائی کی پیٹھ پیچھے مردہ کو بے خدا دیکھتا

و آخرت میں اُس کی مدد کرے گا۔ (دعویٰ و الفداء عن انس)

۲۱۱۔ خدا اس بات کو پسند کرتا ہے کہ دوزخ مندوں اور عیسیت مندوں

کی مدد کی جائے۔ (راوی عمار عن ابن ہریرہ)

۲۱۲۔ ایمان دار آدمی کی نیت

انما الاعمال بالنیات اس کے عمل سے بہتر ہوتی ہے

(ذہب عن انس)

۲۱۳۔ اس میں کچھ شک نہیں کہ تمام آدمی اپنی اپنی نیتوں پر مشغول ہوں

گئے۔ (دعویٰ و الفداء)

۲۱۴۔ سچی نیت عرش سے وابستہ ہے جب انسان اپنی نیت کو درست

کرتا ہے تو وہ نیت عرشِ اعلیٰ کے پایہ کو حرکت میں لاتی ہے اور خدا اُس کے

گناہوں کو معاف کر دیتا ہے۔ (خطبہ عن ابن عباس)

۲۱۵۔ مسلمانو! خدا تمہاری صورتوں پر نظر ڈالتا ہے۔ نہ تمہارے حب

و نسب پر اور نہ تمہاری دولت پر بلکہ وہ تمہارے دلوں کو دیکھتا ہے اور
تمہارے کاموں پر نظر ڈالتا ہے۔ پھر جس کسی کا دل نیک ہوتا ہے خدا اُس
پر مہربان ہوتا ہے۔ (الحکیم عن یحییٰ بن ابی کثیر)

۲۱۶۔ اگرچہ کوئی آدمی دن بھر روزے رکھتا اور رات بھر
نماز پڑھتا ہو۔ تاہم وہ اپنی نیت کے موافق محسوس ہوگا۔ یعنی یا تو وہ
روزہ میں ڈالا جائے گا۔ یا جنت میں داخل کیا جائے گا۔ (الدیلمی عن
ابن عمر)

۲۱۷۔ نیکی وہ ہے جس سے انسان
کی رُوح میں سکون اور دل میں
اطمینانِ قلب
اطمینان پیدا ہو اور گناہ وہ ہے جس سے انسان کی رُوح کو سکون
ہوتا ہو۔ نہ دل میں اطمینان پیدا ہوتا ہو۔ (حم عن ابی ثعلبہ)

۲۱۸۔ حلال اور حرام کو خدا نے اپنی کتاب مقدس میں صاف
صاف بیان کر دیا ہے اور جس بات کی نسبت خدا کی کتاب خاموش ہے
اُس پر کوئی باز پرس نہیں ہو سکتی (تہک عن سلمان)

۲۱۹۔ مسلمانو! جب تمہارے دل میں کوئی بات کھٹکتی ہو تو اُس
کو چھوڑ دو۔ (حم حبک ص عن ابی امامہ)

۲۲۰۔ قیامت کے دن خدا کے بندوں میں سب سے اچھے وہ لوگ

ہیں جو اپنے اقرار کو پورا کرتے ہیں۔ (حمق عن عائشہ)

۲۲۱۔ مسلمانو! اگر تم یہ بات سنو کہ کوئی پہاڑ اپنی جگہ سے ٹل گیا تو اس کو سچ جاننا لیکن اگر یہ بات

بداخلاقی

سنو کہ کوئی آدمی اپنی جبلت سے باز آگیا تو اس پر یقین نہ کرنا کیونکہ وہ ایک دن اپنی جبلت کی طرف ضرور رجوع کرے گا۔ (حمق عن ابی الدرداء)

۲۲۲۔ جن لوگوں کے اخلاق بُرے ہوں وہ جنت میں کبھی داخل

نہ ہوں گے۔ (تہ عن ابی بکر) استغفر اللہ

۲۲۳۔ انسان کی بدبختی اس میں ہے کہ وہ بداخلاقی ہو۔ (الخراطی

وابن عساکر عن جابر)

۲۲۴۔ فضول خرچی کے یہ معنی ہیں کہ جس چیز کو تمہارا جی چاہے

کھانے لگو۔ (تہ عن انس)

۲۲۵۔ کسی مسلمان کو لازم نہیں ہے کہ وہ اپنے نفس کو ذلیل

کرے۔ لوگوں نے پوچھا کہ یا رسول اللہ! نفس کے ذلیل کرنے سے کیا مراد ہے

آپ نے فرمایا کہ اس سے اپنے تئیں ایسی محنت میں ڈالنا مراد ہے جسکے

تخل کرنے کی طاقت نہ ہو۔ (تہ عن جندب عن خدیفہ عن ابی سعید)

(طب عن ابن عمر)

۲۲۶۔ وہ گناہ جس کے کرنے والے کو خدا دُنیا میں بھی نزا دیتا

ہے اور آخر میں بھی حاکموں سے بغاوت کرنا اور رشتہ داروں سے قطع تعلق کرنا ہے۔ (حم خدت ہک حب عن ابی بکر)

۲۲۷۔ دو عاتین ایماندار آدمی میں جمع

نہیں ہو سکتیں۔ ایک کنجوسی۔ دوسرے

بخل کی مذمت

بداخلاقی۔ دخت عن ابی سعید

۲۲۸۔ بخیل آدمی جنت میں داخل نہیں ہوگا۔ (خط فی کتاب النجلاء

عن ابن عمر)

۲۲۹۔ سخی آدمی کا کھانا دوا ہے اور بخیل آدمی کا کھانا بیماری ہے۔

(خط فی کتاب النجلاء وابن القاسم الجری فی فوائدہ عن ابن عمر)

۲۳۰۔ سردار قوم کبھی بخیل نہیں ہو سکتا۔ (خط فی کتاب النجلاء عن انس)

۲۳۱۔ جو آدمی زکوٰۃ ادا کرتا ہے۔ مہمانوں کی خاطر کرتا ہے اور

مصیبت کے وقت لوگوں کی خبر لیتا ہے وہ بخیل اور کنجوسی سے پاک ہے

(مہنا و طب عن خالد بن زید بن حارثہ)

۲۳۲۔ شیطان نبی آدم کو بغاوت پر اکساتا ہے۔ حالانکہ بغاوت

اور حسد ایسے گناہ ہیں جو خدا کے نزدیک شرک کے برابر ہیں۔ (ک فی تاریخہ

والدیبی عن علی)

۲۳۳۔ مسلمانو! بغض و عداوت سے کنارہ کرو۔ کیونکہ یہ برباد کرنے

والی خصلت ہے۔ (الخراطی فی مبادی الاخلاق عن ابی ہریرہ)

۲۳۴۔ خدا نے عدن کے باغ کو اپنے ہاتھ سے آراستہ کیا۔ پھر فرشتوں نے اُس میں نہریں نکالیں اور درختوں کو اُن کے کناروں پر لگایا جو پھلوں سے لد کر جھومنے لگے۔ جب خدا نے اُس باغ کی سرسبزی اور تروتازگی پر نظر کی تو کہا کہ مجھے اپنی عزت اور جلال کی قسم ہے کہ کوئی بخیل اس باغ میں داخل نہ ہو سکیگا۔ (ابن الجار والخطیب فی کتاب التجلاد عن ابن عباس)

۲۳۵۔ مسلمانو! بخل سے جہاں تک امکان ہو بچو۔ کیونکہ جب یہ کسی قوم کو فریب دیتا ہے تو اُس قوم کے لوگ زکوٰۃ نہیں دیتے۔ قریبی رشتہ داروں کا حق ادا نہیں کرتے اور آپس میں خونریزی کرنے لگتے ہیں۔ (ابن جریر عن ابی ہریرہ)

۲۳۶۔ بخل اور ایمان کسی انسان کے دلیں جمع نہیں ہو سکتے۔ (ش وہنادتک ہب عن ابی ہریرہ)

۲۳۷۔ کسی مسلمان کو نہیں چاہیئے کہ وہ بخیل اور بزدل ہو (مہناد

والخطیب فی کتاب التجلاد عن ابی جعفر)

۲۳۸۔ خوشامد اور حسد مسلمان کے

اخلاق نہیں ہو سکتے۔ (ہب عن معا)

بَغْضٌ وَعَدَاوَةٌ

۲۳۹۔ اے مسلمانو! (حالانکہ تم زبان سے مسلمان ہو مگر دل میں ایمان کی روشنی نہیں ہے) مسلمانوں کی بُرائی مت کرو اور ان کے عیبوں کی تلاش میں نہ رہا کرو۔ کیونکہ جو مسلمان اپنے مسلمان بھائی کے عیبوں کو ٹوٹتا رہتا ہے خدا اس کی پردہ دری کرتا ہے اور اس کے عیبوں کو مشہور کرتا ہے۔ اگرچہ وہ اپنے گھر میں چھپ کر بیٹھا ہو۔
(طب عن عبداللہ بن بریدہ عن ابیہ)

۲۴۰۔ لوگوں سے تعریف کی خواہش رکھنا انسان کو اندھا اور بہرہ کر دیتا ہے۔ (فرعن ابن عباس)

۲۴۱۔ حرص وہ ہے جو اپنی روزی ناجائز طریقہ سے تلاش کرتا ہے۔ (طب عن داؤد)

۲۴۲۔ حسد نیکیوں کو اس طرح کھا جاتا ہے جس طرح آگ لکڑیوں کو جھسم کر ڈالتی ہے۔ (دہ عن انس)

۲۴۳۔ حسد ایمان کو اس طرح لگاڑ دیتا ہے جس طرح ایلو اشہد کو لگاڑ دیتا ہے۔ (فرعن معاویہ بن حیدہ)

۲۴۴۔ مسلمانو! تمہارے درمیان بھی آہستہ آہستہ وہی بیماری پھیل گئی ہے جو تم سے پہلے لوگوں میں تھی اور اس سے میری مراد بغض و حسد ہے۔ یہ بیماری مونڈ دینے والی ہے۔ سر کے بالوں کو نہیں

بلکہ دین و ایمان کو۔ (رحمت والفیاء عن الزیر بن العوام)

۲۲۵۔ آدمی اسی وقت تک اچھے رہتے ہیں جب تک کہ وہ آپس

میں حسد نہ کریں۔ (طب عن حمزہ بن ثعلبہ)

۲۲۶۔ حاکم کار رعیت کے ساتھ تجارت کرنا بہت بڑی خیانت

ہے۔ (طب عن رجل)

۲۲۷۔ ایماندار آدمی خیانت اور جھوٹ کا مرتکب کبھی نہیں ہوتا۔

(مہب عن ابن عمر)

۲۲۸۔ شرک میری اُمت میں اس طرح آہستہ آہستہ اپنا اثر کرے گا۔

جس طرح اندھیری رات میں چوٹی پھسلوان اور صاف پتھر پر چلتی ہے۔

(الحکیم عن ابن عباس)

۲۲۹۔ جو مسلمان اپنے مسلمان بھائی کی شکایت حاکم سے کرے خدا

اس کے نیک اعمال کو ملیا میٹ کر دیتا ہے اور اس سے کوئی تکلیف

پہنچ جائے تو خدا اس کو دوزخ میں ڈال دے گا۔ (ابو نعیم عن ابن

عباس)

۲۵۰۔ اپنے بھائی کی ہنسی نہ اڑاؤ۔ کیونکہ شاید

ہنسی اڑانا خدا اس پر رحم کرے اور وہی بلا تمپر نازل ہو

جائے۔ (ت عن وائل)

۲۵۱۔ مسلمانو! بہت نہ ہنسنا کرو۔ کیونکہ بہت ہنسنے سے انسان کا دل مرجاتا ہے۔ (ہ عن ابی ہریرہ)

۲۵۲ قہقہہ کے ساتھ ہنسنا شیطان کی طرف سے ہے اور مسکرانا خدا کی طرف سے۔ (طس عن ابی ہریرہ)

۲۵۳۔ دلازمی عمر کی تمنا میری امت پر خدا کی رحمت ہے۔ کیونکہ اگر یہ نہ ہوتی تو نہ کوئی ماں اپنے بچے کو دودھ پلاتی نہ کوئی زمین پر درخت لگاتا (خط عن انس)۔

۲۵۴۔ وہ صاف پتھر کی چٹان جس پر **لاپچ اور بدگمانی** ظالموں کے قدم نہیں ٹھیرتے اور کھیل جاتے

ہیں لاپچ ہے۔ (ابن قانع وابن المبارک عن سہیل بن حسان الکلابی)۔

۲۵۵۔ لاپچ عالموں کے دلوں سے دانائی کو باہر نکال دیتا ہے۔ (فی نسخۃ سمعان عن انس)

۲۵۶۔ جو مسلمان اپنے مسلمان بھائی کی نسبت بدگمانی کرتا ہے وہ

اپنے پروردگار کے ساتھ بدی کرتا ہے۔ کیونکہ خدا فرماتا ہے کہ اے مسلمانو!

گمان کرنے سے بہت بچا کرو۔ (ابن النجار عن عائشہ)

۲۵۷۔ ظالم لوگ اور ان کے مددگار دوزخ کی آگ میں **ظالم** ڈالے جائیں گے۔ (فرک عن حذیفہ)

۲۵۸۔ جو مسلمان ظالم کے ساتھ چلتا ہے۔ حالانکہ وہ
کہ یہ آدمی ظالم ہے وہ اسلام کے دائرہ سے خارج ہو جاتا ہے۔ (طب
والضیاء عن جابر)

۲۵۹۔ مسلمانو! مظلوم کی دعا سے بچو۔ کیونکہ وہ دعا بادلوں
سے آدنیٰ گزر جاتی ہے اور خدا اُس سے کہتا ہے کہ مجھے اپنی عزت
اور جلال کی قسم ہے کہ میں تیری حمایت کروں گا۔ اگرچہ وہ حمایت
کچھ دنوں کے بعد ہو۔ (طب والضیاء عن خزیمہ بن ثابت)

۲۶۰۔ مسلمانو! مظلوم کی دعا سے بچتے رہو۔ کیونکہ وہ آگ کی
چنگاری کی طرح آسمان کو چڑھ جاتی ہے۔ (ک عن ابن عمر)

۲۶۱۔ مسلمانو! مظلوم کی دعا سے بچتے رہو۔ اگرچہ وہ مظلوم
کافر ہو۔ کیونکہ اُس وقت اُس کے اور خدا کے درمیان کوئی حجاب
حائل نہیں رہتا۔ (حم عن الضیاء عن انس)

۲۶۲۔ مسلمانو! ظلم کرنے سے کنارہ کرو۔ کیونکہ ظلم قیامت
کے دن گھٹا ٹوپ اندھیرے کی شکل میں نمودار ہو گا۔ (حم طب ہنب
عن ابن عمر)

۲۶۳۔ کبھتی ہے اُس کی جو کسی مسلمان پر ہاتھ دراز کرے اور اُس
کو نقصان پہنچائے۔ (حل عن ابی ہریرہ)

۲۶۴۔ تعصب کے معنی یہ ہیں کہ تم ظلم و ستم میں اپنی قوم کی مدد کرو۔ (ہقی عن وائلہ)

تعصب

۲۶۵۔ جو آدمی لوگوں کو تعصب پر آمادہ کرتا ہے اور تعصب کی بنیاد پر جنگ کرتا ہے اور تعصب ہی کی حالت میں مرجاتا ہے وہ ہماری امت میں نہیں ہے (دع عن جیر بن مطعم)

۲۶۶۔ قیامت کے دن سب سے زیادہ

ریا و نمودار وہ آدمی پشیمانی اور ندامت اٹھائیگا جس

نے اوروں کی دنیا کے لئے اپنی آخرت بیچ ڈالی۔ (تج عن ابی امام)

۲۶۷۔ میری امت میں سب سے برے وہ لوگ ہیں جو

اپنی دینداری پر پھولے نہ سماتے اور دکھاوے کے کام کرتے ہیں۔

داؤالشیخ عن عبدالرحمن بن ثابت ابن ثوبان عن ابیہ عن جدہ،

۲۶۸۔ جو آدمی کوئی بیک عمل کرے۔ پھر اس پر اپنی تعریف

کرے اس کی نیکی ملیا میٹ ہو جاتی ہے۔ (داؤالنعیم عن عبدالغفور الانصاری

عن عبدالعزیز عن ابیہ)

۲۶۹۔ جو آدمی مر گیا اور دنیا کے بکھڑوں سے خچوٹ گیا وہ مردہ

نہیں ہے۔ مردہ وہ ہے جو جیتے جی مر گیا ہو۔ (الدیلمی عن انس)

۲۷۰۔ لوگ ہلاک نہیں ہوں گے جب تک کہ اپنی طرف سے غدر

نہ کریں۔ (حم وعن رجل)

۲۷۱۔ غصہ شیطان کی طرف سے ہے اور شیطان آگ کے

غصہ

شعلہ سے پیدا کیا گیا ہے (ابن عساکر عن معاویہ)

۲۷۲۔ مسلمانوں! اگر تم میں سے کسی کو غصہ آئے تو اس کو لازم ہے کہ خاموش

ہو جائے۔ (حم عن ابن عباس)

۲۷۳۔ وہ آدمی بہت بڑا پہلوان ہے جس کو غصہ آئے چہرہ سادہ رنگ سرخ

ہو جائے اور بدن کے رونگٹے کھڑے ہو جائیں پھر بھی وہ اپنے غصہ کو بچھا پاؤ

ڈالے۔ (حم ق عن ابی ہریرہ)

۲۷۴۔ وہ آدمی طاقتور نہیں ہے جو لوگوں کو دباتا اور مغلوب کرتا

ہو۔ بلکہ وہ آدمی طاقتور ہے جو اپنے نفس کو دبا سکا اور مغلوب کر سکا ہو (ابن

النجار عن ابی ہریرہ)

۲۷۵۔ خدا فرماتا ہے کہ عظمت و بزرگی میری چادر ہے۔

غزوہ تکبر

جو آدمی میری اس چادر کو چھینا چاہے میں اس کو ملاک

کروں گا۔ (ک عن ابی ہریرہ)

۲۷۶۔ جو آدمی اپنے تئیں بڑا جانتا ہے اور اگر ٹکڑا چلتا ہے جب وہ خدا کے

سامنے جائے گا تو اس کو غضبناک پائے گا۔ (حم عن ابن عمر)

۲۷۷۔ جو شخص ناز اور تمکنت سے زمین پر دامن کھینچتا پھرتا ہے قیامت

کے دن خدا اس کی طرف نظر اٹھا کر نہیں دیکھے گا۔ (ممن عن ابن عمر)

۲۷۸۔ دو سے زمین پر جو شخص مرے گا اور اس کے دل میں رانی

کے دانہ کے برابر غرور ہو اس کو خدا دوزخ میں ڈال دے گا۔ ایک شخص

نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ میں اپنی تلوار کا قبضہ خوبصورت رکھنا چاہتا

ہوں۔ اپنے لباس کو صاف اور بے داغ رکھتا ہوں۔ اور اپنی جوتیاں اور

انکے تسمے بھی خوبصورت رکھنے پسند کرتا ہوں۔ کیا یہ غرور کی باتیں ہیں فرمایا

کہ نہیں۔ یہ غرور نہیں ہے۔ غرور اس کو کہتے ہیں کہ آدمی اگر ٹمکڑ کے ساتھ

چلے اور جب غریبوں کو دیکھے تو ان پر حقارت کی نظر ڈالے اور ان کو سلام

نہ کرے۔ جو آدمی اپنے کپڑوں میں پیوند آپ لگا لیتا ہے اور اپنی جوتی آپ

سی لیتا ہے اور غلام اگر بیمار ہو جائے تو اس کی مزاج پرسی کرتا ہے اور

اپنی بکری کا دودھ آپ دودھ لیتا ہے وہ غرور سے پاک ہے۔ (ابن صبری

فی امالیہ عن ابن عباس)

۲۷۹۔ جو آدمی اپنا بوجھ آپ اٹھا لیتا ہے وہ بکری سے بری ہے۔

(ابن لال عن ابی امامہ، ابو نعیم عن جابر)

۲۸۰۔ جو شخص پانچ وقت کی نماز پڑھتا ہے اور

ساتھ کبیرہ گناہوں سے بچتا ہے اس کو خوش خبری

دے گا کہ وہ جنت کے جس دروازہ سے چاہے گا اس میں داخل ہو جائے گا کبیرہ

گناہ یہ ہیں۔ (داؤد)، والدین کی نافرمانی۔ (دوم)، خدا کے ساتھ شرک کرنا۔
 (سوم)، کسی کو جان سے مار ڈالنا۔ (چہارم)، پاک دامن عورتوں پر زنا کی
 تہمت لگانا۔ (پنجم)، یتیموں کا مال کھانا۔ (ششم)، میدان جنگ سے بھاگ
 نکلنا۔ (ہفتم)، سود کھانا۔ (طب عن ابن عمر)

۲۸۱۔ مکر و فریب اور خیانت کا انجام و وزخ
مکر و فریب ہے۔ (دنی مر اسیدہ عن الحسن)، جو شخص کسی مسلمان

کو تکلیف پہنچائے۔ یا اس کے ساتھ مکر و فریب کرے وہ ملعون ہے۔
 (نات عن ابی بکر)

۲۸۲۔ جو آدمی کسی عورت کو اُس کے شوہر کے برخلاف اور کسی
 غلام کو اُس کے آقا کے برخلاف بھڑکائے وہ ہماری اُمت میں نہیں ہے
 (حمق عن ابی ہریرہ)

۲۸۳۔ جو آدمی ہمارے ساتھ بے ایمانی سے پیش آئے وہ
 ہماری اُمت میں نہیں ہے۔ (طب حل عن ابن مسعود)

۲۸۴۔ جنت میں نہ کوئی مکار آدمی داخل ہوگا۔ نہ بخیل اور نہ
 لوگوں پر احسان جتانے والا۔ (ت عن ابی بکر)

۲۸۵۔ مسلمانوں! نفسانی خواہش سے بچو۔ کیونکہ وہ اندھا اور بہرا کر
 دیتی ہے۔ (السجری فی الایاتہ عن ابن عباس)

۲۸۶۔ جب آدمی صبح کو خواب کے بستر سے

حفظ لسان اٹھتا ہے تو اس کے تمام اعضا اس کی زبان

سے کہتے ہیں کہ اے زبان خدا سے خوف کر۔ کیونکہ ہم سب تیرے ساتھ وابستہ ہیں۔ اگر تو سیدھی رہی تو ہم بھی سیدھے رہیں گے اور اگر تو ٹیڑھی ہوگئی تو ہم میں بھی کجی آجائے گی۔ (ت دا بن خزیمہ ب عن ابی سعید)

۲۸۷۔ انسان کے اکثر گناہ زبان سے تعلق رکھتے ہیں۔ (طب مہب

عن ابن مسعود)

۲۸۸۔ مسلمانوں میں اچھا وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے مسلمان

محفوظ رہیں۔ (م عن ابن عمر)

۲۸۹۔ انسان کا گناہ اس سے زیادہ کیا ہو سکتا ہے کہ جو کچھ سننے

زبان سے بے تحاشہ کہہ ڈالے۔ (دک عن ابی ہریرہ)

۲۹۰۔ میری امت میں سے وہ لوگ تباہ ہوں گے جو کہتے ہیں

کہ فلاں آدمی جنت میں جائے گا اور فلاں آدمی دوزخ میں ڈالا جائے گا
(تح عن جعفر العبدی)

۲۹۱۔ میری امت میں سے برے وہ لوگ ہیں جو امیر گھرانے

میں پیدا ہوئے ہیں اور امیری ہی کی حالت میں پرورش پاتے رہتے ہیں
اور طرح طرح کے خوش ذائقہ کھانے کھاتے، رنگارنگ پوشاکیں پہنتے

اور طرح طرح کے جانوروں پر سوار ہوتے ہیں اور چرب زبانی کیساتھ باتیں کرتے ہیں۔ (مک عن عبداللہ بن جعفر)

۲۹۲۔ مسلمانو! اس سے بڑھ کر گناہ کون سا ہوگا کہ تم آپس میں جھگڑے اور تکرار کرتے رہو۔ (ت عن ابن عباس)

۲۹۳۔ آدمیوں میں سب سے برے قیامت کے دن وہ لوگ ہوں گے جو دور رخے ہیں اور کبھی کچھ کہتے ہیں اور کبھی کچھ کہتے ہیں۔ (ت عن ابی ہریرہ)

۲۹۴۔ خدا اونچی آواز سے بولنے والے کو پسند نہیں کرتا بلکہ پست آواز سے بولنے والے کو پسند کرتا ہے۔ (مہب عن ابی امامہ)

۲۹۵۔ مسلمانو! جو بات میں بیان کروں اُس کو سیکھ لیا کرو اور جو بات بیان نہ کروں اُس کو نہ پوچھا کرو۔ کیونکہ تم سے پہلے بہت سے لوگ اسی سبب ہلاک ہوئے ہیں کہ وہ پیغمبروں سے بہت سے سوال کیا کرتے تھے۔ (ت عن ابی ہریرہ)

۲۹۶۔ خدا کے نزدیک سب سے زیادہ جھوٹا

بیجا تعریف وہ شخص ہے جو اپنا تعلق اپنے باپ سے جدا کرے اور اپنی ماں کو بدکار ٹھہرائے یا شاعر ہو کر کسی شخص کی ہجو کرے اور اس شخص کے ساتھ اس کے سارے گھر والوں کی ہجو کر ڈالے (وہ حق عن عائشہ)

۲۹۷۔ وہ لوگ جو لوگوں کی تعریف حد سے زیادہ کرتے ہیں ان

کے منہ پر خاک ڈالو۔ (مت عن ابی ہریرہ تم عد حل عن ابن عمر)

۲۹۸۔ اگر کسی بدکار آدمی کی تعریف کی جاتی ہے تو خدا غضبناک ہوتا

ہے اور عرش کا پتھر لگتا ہے۔ (ابن ابی الدنیا فی ذم الغضب ع رب عن

اس) (عد عن بریدہ)

۲۹۹۔ مسلمانو! میری تعریف حد سے زیادہ نہ کرو جس طرح عیسائیوں

نے ابن مریم کی تعریف کی ہے کیونکہ میں خدا کا بندہ ہوں اور اس۔ تم میری

نسبت اتنا ہی کہہ سکتے ہو کہ محمد خدا کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔ (ح

عن ابن عمر)

۳۰۰۔ اشعار مثل عام کلام کے ہیں۔ جو ان میں

اچھے ہیں وہ اچھے ہیں اور جو برے ہیں وہ

برے ہیں۔ (قط فی الاقرا عن عائشہ) (خ فی الادب طس و ابن الجوزی فی الوہیات

عن ابن عمر) (اشافعی ق عن عروہ)

۳۰۱۔ بعض بیان جادو ہوتے ہیں اور بعض اشعار حکمت آمیز

ہوا کرتے ہیں۔ (حمہ عن ابن عباس)

۳۰۲۔ مسلمانو! تم جانتے ہو کہ غیبت کس کا

نام ہے۔ جب تم پیٹھ پیچھے اپنے مسلمان بھائی کا ذکر

برائی کے ساتھ کرتے ہو تو اگر وہ برائی اس میں ہے تو یہ غیبت ہے اور اگر وہ برائی اس میں نہیں ہے تو یہ تہمت ہے۔ (حم دت عن ابی ہریرہ)

۳۰۳۔ مسلمانوں! غیبت کرنے سے بچو۔ کیونکہ غیبت زناست بھی بڑا گناہ ہے۔ جو آدمی زنا کرے۔ پھر توبہ کر لے خدا اس کی توبہ کو قبول کرتا ہے مگر غیبت کو قبول لے گا گناہ معاف نہیں ہوتا جب تک کہ وہ شخص معاف نہ کر دے جن کی غیبت کی گئی ہے۔ (ابن ابی الدنیا فی ذم الغیبتہ و ابوالکشیخ فی التوضیح عن جابر و ابی سعید)۔

۳۰۴۔ مسلمانو! جب تم کسی آدمی کے عیب بیان کرنا چاہو تو پہلے اپنے عیبوں کو دیکھ لیا کرو۔ (الرافعی فی تاریخ قزوین عن ابن عباس)

۳۰۵۔ قیامت کے دن بعض انسان اپنے نامہ اعمال میں ایسی نیکیاں لکھی ہونی دیکھیں گے جو ان سے ظہور میں نہیں آئیں وہ حیران ہو کر پوچھیں گے کہ اے پروردگار! یہ نیکیاں تو ہم نے نہیں کیں۔ پھر ہمارے نامہ اعمال میں کیونکر لکھی گئیں۔ ان سے کہا جائے گا کہ یہ ان لوگوں کی نیکیاں ملیں جو تمہاری غیبت کرتے تھے اور تم نہیں جانتے تھے۔

(ابوالمعرقۃ عن شعیب بن سعد البلوی)

۳۰۶۔ جنت میں داخل ہونا ہر ایک یہودہ گواہی پر حرام ہے۔ (ابن ابی الدنیا فی الصمت حل عن ابن عمر)

۳۰۷۔ مردوں کو بُرا کہنے والا ہلاکت
مردوں کو بُرا کہنا کے قریب ہوتا ہے۔ (طب عن

ابن عمر)

۳۰۸۔ مسلمان کو گالی دینے والا فاسق ہے اور اُس سے لڑنے
 والا کافر ہے اور اُس کا مال لینا اسی طرح حرام ہے جس طرح اُس کا
 خون بہانا حرام ہے۔ (طب عن ابن مسعود)

۳۰۹۔ ان لوگوں کا کیا حال ہو گا جو مردوں کو بُرا کہ کر زندوں کو
 تکلیف پہنچاتے ہیں (ابن سعد عن ہشام بن یحییٰ المنخرومی عن شیخ لہ)
 ۳۱۰۔ مسلمانو! مردوں کو بُرا مت کہو۔ کیونکہ جو کچھ انھوں نے کیا اُس
 کا بدلہ وہ پا چکے ہیں۔ (ابن النجار عن عائشہ)

۳۱۱۔ مسلمان پر لعنت کرنا ایسی ہی بات ہے
لعنت کرنا جیسے کہ اس کو جان سے مار ڈالنا۔ (طب

عن ثابت بن الضحاک الانصاری)

۳۱۲۔ جو آدمی اپنے والدین پر لعنت کرے وہ ملعون ہے۔ (بخاری)

فی مساوی الاخلاق عن ابی ہریرہ)

۳۱۳۔ کبھتی ہے اس

جھوٹ اور لائیں باتیں کرنا آدمی کی جو جھوٹ

بولکر لوگوں کو ہنسنا چاہیے (حم ت د ک عن معاویہ بن حیدرہ)
۳۱۳۔ جھوٹ بولنا دوزی کو کم کرتا ہے۔ (الخراطی فی مساوی لاخلاق

عن ابی ہریرہ)

۳۱۵۔ مسلمانوں! لوگوں کو جھوٹ بولنا نہ سکھاؤ۔ حضرت یعقوب علیہ السلام

نے اپنے بیٹوں سے کہا تھا کہ ایسا نہ ہو کہ یوسف علیہ السلام کو کوئی بھیڑیا کھا
جائے۔ جب یوسف علیہ السلام کے بھائی ان کو اندھے کنوئیں میں ڈال کر

واپس آئے اور حضرت یعقوب علیہ السلام نے یوسف علیہ السلام کا حال
پوچھا تو انہوں نے یہی جواب دیا کہ یوسف علیہ السلام کو بھیڑیا کھا گیا۔ والد

یلہمی عن ابن عمر)

۳۱۶۔ جو لوگ کلمہ "لا الہ الا اللہ" کے قائل ہیں ان کو کسی گناہ پر کافر

نہ کہو۔ کیونکہ جو آدمی ایسے لوگوں کو کافر بناتا ہے وہ خود کفر کے قریب ہوتا ہے۔

(طب عن ابن عمر)

۳۱۷۔ میری امت مذہب اسلام پر قائم رہے گی جب تک کہ نجوم

ان کو گمراہ نہ کرے (الشیرازی فی الالتاب عن العباس بن عبد المطلب)

۳۱۸۔ مسلمان ہونے کی خوبی یہ ہے کہ آدمی ایسی باتیں نہ کرے جو

لا یعنی اور یہودہ ہوں۔ (تہ عن ابی ہریرہ)

۳۱۹۔ مسلمانوں! نہ اپنے مسلمان بھائیوں سے جھگڑا کرو۔ نہ ان سے

ہنسی اور دل لگی کی باتیں کرو۔ نہ ایسا وعدہ کرو جو جھوٹا ہو۔ (ت عن ابن عباس)

۳۲۰۔ بُت پرستی اور شراب خوری کے بعد حسین بات سے خدائے مجھکو منع کیا ہے وہ لوگوں سے جھگڑا کرنا ہے۔ (طب عن ابی الدرداء) (طب جل عن معاذ بن جبل) (قش عن ام سلمہ)

۳۲۱۔ انسان خالص ایمان کا مزا نہیں پاتا جب تک کہ وہ ٹھٹھول کرنے۔ جھوٹ بولنے اور باوجود حق دار ہونے کے جھگڑا کرنے کو ترک نہ کرے۔ (ع عن عمر)

۳۲۲۔ اس میں شک نہیں کہ میں بھی تمہاری طرح انسان ہوں اور ظرافت کی باتیں کرتا ہوں۔ (ابن عساکر عن ابی جعفر الحطی)

۳۲۳۔ مسلمانوں! مجھکو میرے درجہ سے زیادہ نہ بڑھانا۔ کیونکہ خدائے اس سے پہلے کہ مجھکو رسول بنائے اپنا بندہ بنایا ہے۔ (ک عن الحسن بن علی)

۳۲۴۔ چغاور بہشت میں داخل نہیں ہوگا۔ (طحم خم دت ن طب عن خلیفہ)

۳۲۵۔ خدا اس بندے کو پسند کرتا ہے جو

کسب حلال ایمان دار ہو اور کسی گنہگار سے روزی نکاتا ہو۔
(الحکیم طب ہب عن ابن عمر)

۳۲۶۔ خدا اس بات کو پسند کرتا ہے کہ اپنے بندہ کو حلال روزی کی تلاش میں محنت کرتا اور تکلیف اٹھاتا دیکھے۔ (فرعن علی)
 ۳۲۷۔ فرائض کے بعد ہر مسلمان پر حلال روزی کا تلاش کرنا فرض ہے۔ (عن ابن مسعود)

۳۲۸۔ حلال روزی کا تلاش کرنا بھی جہاد ہے۔ (القضای عن ابن عباس)

۳۲۹۔ خدا اس انسان پر رحم کرے جو جائز طریقہ سے روزی کماتا اور اعتدال کے ساتھ خرچ کرتا اور افلاس اور حاجت مندی کے زمانہ کے لئے کچھ نہ کچھ بچا لیتا ہے۔ (ابن النجار عن عائشہ)

۳۳۰۔ جو انسان حلال روزی سے شرماتا ہے اس کو خدا حرام میں مبتلا کرتا ہے۔ (ابن عساکر عن انس)

۳۳۱۔ امانت دار اور سچ بولنے والا سوداگر قیامت کے دن پیڑوں اور صدیقیوں اور شہیدوں کے ساتھ محشور ہوگا۔ (تک عن ابی سعید)
 ۳۳۲۔ سچ بولنے والا سوداگر قیامت کے دن عرش کے سایہ میں ہوگا

(الاصہبانی فی الترغیب فرعن انس)

۳۳۳۔ راست گو سوداگر جنت کے دروازہ سے محروم نہیں پھرے

معا۔ (ابن النجار عن ابن عباس)

۳۳۴۔ سب سے افضل عمل انسان کا اپنے ہاتھ سے روزی کمانا ہے
 (دہب عن علی)

۳۳۵۔ حلال روزی کا تلاش کرنا خدا کے راستے میں بہادروں
 کے ساتھ جنگ کرنے کے مانند ہے اور جو شخص حلال روزی کے لئے محنت
 کرتا اور رات کو تھک کر سو جاتا ہے خدا اس سے راضی ہو جاتا ہے۔ (دہب
 عن اسکن)

۳۳۶۔ جو آدمی اپنے بوڑھے والدین کے لئے روزی کماتا اور دوڑ
 دھوپ میں رہتا ہے وہ خدا کے راستے میں ہے اور جو آدمی اپنے چھوٹے
 بچوں کی پرورش کے لئے محنت کرتا ہے وہ بھی خدا کے راستے میں ہے
 اور جو آدمی اپنی ذات کے لئے محنت کرتا ہے۔ تاکہ لوگوں سے سوال نہ کرنا
 پڑے وہ بھی خدا کے راستے میں ہے۔ (رق عن انس)

۳۳۷۔ جو شخص اس بات کی پروا نہیں کرتا کہ اُس کی روزی جائز
 طریقہ سے حاصل ہوتی ہے۔ یا ناجائز طریقہ سے خدا اس کو دوزخ میں
 ڈال دے گا اور اس بات کی پروا نہیں کرے گا کہ وہ کس راستے سے دوزخ
 میں داخل ہوا۔ (الدیلمی عن ابن عمر)

۳۳۸۔ جو آدمی چوری کے مال میں سے کھاتا ہے اور یہ بات
 جانتا ہے کہ وہ چوری کا مال ہے وہ چور کے گناہ میں شریک ہے۔ (طی

عن میمونہ بنت سعد

۳۲۱۔ جو آدمی اپنے جسم کی پرورش ناجائز مال سے کرتا ہے وہ بہشت میں داخل نہ ہوگا۔ (عبد بن حمید ع ابی بکر)

۳۔ بزدل اور پست بہت سوداگر روزی سے محروم رہتا ہے اور ہوشیار اور پھرتیلا سوداگر کامیاب ہوتا ہے۔ (القضاعی عن انس)

۳۲۱۔ سلمانو! روئے زمین کے پوشیدہ مقامات میں روزی کی تلاش کیا کرو۔ (ع طبہب عن عائشہ)

۳۲۲۔ جو شخص کسی کام میں کامیاب ہو اس کو لازم ہے کہ اس کام کو نہ چھوڑے۔ (مہب عن انس)

۳۲۳۔ اے سوداگر و! تم کو جو اشیاء کے تولنے سے واسطہ پڑتا ہے اس میں دنیا کی بہت سی قومیں جو تم سے پہلے ہو گزری ہیں ہلاک ہو چکی ہیں (ق عن ابن عباس)

۳۲۴۔ سب سے عمدہ پیشہ سوداگروں کا ہے کہ اگر وہ بولتے ہیں

تجارت تو بھڑٹ نہیں بولتے اور اگر ان کے پاس امانت رکھوائی جائے

تو خیانت نہیں کرتے اور جب وعدہ کرتے تو اس وعدہ کے خلاف کبھی نہیں کرتے اور جب کوئی چیز خریدتے ہیں تو اس کی بحد تعریف نہیں کرتے اور جب کوئی چیز فروخت کرتے ہیں تو اس کے ادا کرنے میں دیر نہیں لگاتے اور اگر ان کا مسترض کسی کے ذمے ہو تو مقرض

پر سختی نہیں کرتے۔ (الحکیم مہب عن معاذ)

۳۱۵۔ رزق کے دس حصوں میں سے نو حصے تجارت میں ہیں اور

ایک حصہ موشیوں کے کام میں ہے (عن نعیم بن عبد الرحمن الازدی دیکھی

ابن جابر الطائی)

۳۱۶۔ نیک مردوں کا ہنر سینا اور نیک عورتوں کا ہنر کاتبنا

ہے۔ (تمام خط و ابن لال و ابن عسا کر عن سہل بن سعد)

۳۱۷۔ کوئی انسان ایمان دار نہیں ہے جب تک

ایمان کہ وہ لوگوں کے لئے وہی بھلائی نہ چاہے جو اپنے لئے

چاہتا ہے۔ (الخزاعی فی مکارم الاخلاق عن انس)

۳۱۸۔ کوئی انسان ایمان دار نہیں ہے جب تک کہ اس کا دل

اور زبان ایک نہ ہو اور جب تک کہ اس کا قول اس کے فعل کے موافق نہ

ہو۔ (ابن النجار عن انس)

۳۱۹۔ خالص ایمان اس شخص میں ہے جو خدا ہی کے لئے دوستی

کرتا اور خدا ہی کے لئے دشمنی کرتا ہے اور جب کوئی آدمی ایسا کرتا ہے

تو وہ خدا کی دوستی کا حق دار ہو جاتا ہے۔ کیونکہ خدا فرماتا ہے کہ میرے

بندوں میں سے وہ لوگ میرے دوست ہیں جن کا ذکر میرے ذکر کے ساتھ

ہوتا ہے اور ان کے ذکر کے ساتھ میرا ذکر ہوتا ہے۔ (رحم عن ابن عمرو بن

۳۵۰۔ جو انسان اس بات کو مان لیتا ہے کہ خدا

شُرک

کے سوا کوئی قابل نہیں ہے کہ اُس کی عبادت کی جائے

اور اسی عقیدہ پر مہر جاتا ہے وہ ضرور جنت میں داخل ہوتا ہے۔ گو کہ اُس نے زنا کیا ہو۔ گو کہ اُس نے چوری کی ہو۔ (رحمق عن ابی ذر)

۳۵۱۔ جس طرح شرک کے عقیدہ کے ساتھ کسی کی کا عمل میں لانا مفید نہیں ہو سکتا اسی طرح توحید کے عقیدہ کے ساتھ کوئی گناہ کرنا نقصان نہیں پہنچا سکتا (خط عن ابن عمر)

۳۵۲۔ خدا کو سارے دنیوں میں وہ دین

اَسَان دین

پسند ہے جو اَسَان ہو۔ (طس عن ابی ہریرہ)

رحمخ فی الادب طب عن ابن عباس (ن عن عمر بن عبد العزیز عن ابیہ عن

جدہ)

۳۵۳۔ ہر ایک آدمی جس کام کے لئے پیدا کیا گیا ہے وہی کام کرنا

اُس کو اَسَان ہے۔ (رحمق وعن عمران) (ت عن عمر) (حم عن ابی بکر)

۳۵۴۔ ایمان دار آدمی کے اخلاق

ایمان دار کی پہچان

یہ ہیں دینداری کی باتوں میں سخت

ہوتا ہے۔ جب لوگوں کے ساتھ معاملہ کرنے میں ترمی کا برتاؤ کرتا ہے

تو ترمی کے ساتھ ہر شیا بھی رہتا ہے۔ خدا کی وحدانیت پر ایمان لاتا اور

اس پر یقین رکھتا ہے علم کے حاصل کرنے میں حریص ہوتا ہے۔ اگر وہ کسی
 کے ساتھ دشمنی کرے تو مہربان دشمن ہوتا ہے۔ اگر اُس کو علم ہو تو علم
 کے ساتھ اُس میں علم بھی ہوتا ہے۔ اگر وہ دولت مند ہو تو خرچ کرنے میں
 میانہ روی اختیار کرتا ہے۔ اگر وہ فاقہ سے ہو تو صبر کرتا ہے۔ لالچ سے
 دور رہتا ہے۔ حلال روزی کی تلاش کرتا ہے نیکی کا کام استقلال کے
 ساتھ کرتا ہے۔ ہدایت کی باتیں حاصل کرنے میں چوکنا اور پُختہ ہوتا ہے
 نفسانی جذبات سے کبھی نہیں دبتا۔ مصیبت زدوں پر مہربان ہوتا ہے۔ اگر
 کوئی آدمی اُس سے کینہ رکھتا ہو تو اُس پر ظلم نہیں کرتا۔ اگر وہ کسی کے ساتھ
 دوستی رکھتا ہو تو اُس دوست کی خاطر گناہ میں مبتلا نہیں ہوتا۔ اگر کوئی آدمی
 اُس کے پاس امانت رکھوائے تو وہ امانت میں خیانت نہیں کرتا نہ وہ حسد
 کرتا ہے۔ نہ کسی پر طعن کرتا ہے۔ نہ لعنت کرتا ہے۔ وہ حق بات کا فوراً اقرار کرتا
 ہے اگرچہ کوئی آدمی اُس پر گواہی نہ دے۔ وہ لوگوں کے بُرے نام و کسر
 اُن کو نہیں پکارتا۔ نماز و عجز و نیاز کے ساتھ پڑھتا ہے۔ جب مصیبتیں پیش
 آئیں تو اُن سے نجات پانے میں جلدی کرتا ہے۔ جب آسودگی اور فراغت
 کا زمانہ ہو تو وہ سنجیدہ اور متین رہتا ہے جو کچھ خدا اُس کو دیتا ہے اُس پر قانع
 اور شکر گزار ہوتا ہے۔ جو چیز اُس کی نہیں ہے اس کا دعویٰ نہیں کرتا غفہ
 میں اپنے آپ سے باہر نہیں ہوتا۔ نیکی کے کاموں میں فیاضی سے کام لیتا ہے

اور نخل کبھی نہیں کرتا۔ لوگوں سے اس لئے ملتا ہے کہ جو بات وہ نہیں جانتا اس کو جان جائے۔ لوگوں سے گفتگو اس لئے کرتا ہے کہ جو بات حق ہو اس کی سمجھ میں آجائے۔ اگر کوئی اس کو ستاتا ہے تو وہ صبر کرتا ہے۔ یہاں تک کہ خدا اس کی مدد کرے۔ (الحکیم عن جندب بن عبد اللہ)

۳۵۵۔ ایک مسلمان دوسرے مسلمان کے

لئے بمنزلہ آئینہ کے ہے۔ (طس والفیاء)

صفات مسلم

(عن انس)

۳۵۶۔ مسلمان مثل ایک مضبوط عمارت کے ہیں جس کا ایک حصہ دوسرے

حصہ کو تھامتا اور سنبھالتا ہے۔ (ق ت ن عن ابی موسیٰ)

۳۵۷۔ مسلمان اس حالت میں رہتا ہے کہ اس کی پیشانی محنت اور خفاکشی

کے سبب سے عرق آلودہ ہوتی ہے۔ (حم ت ن ہک عن بریدہ)

۳۵۸۔ مسلمان غیرت مند ہوتا ہے اور اللہ سب سے زیادہ غیرت مند

ہے۔ (حم عن ابی ہریرہ)

۳۵۹۔ وہ مسلمان جو لوگوں سے ملتا اور ان کی ایذا رسانی پر صبر کرتا ہے

اس مسلمان سے بہتر ہے جو لوگوں سے میل جول نہیں رکھتا اور ان کی ایذا رسانی

پر صبر نہیں کرتا۔ (حم خدہ عن ابن عمر)

۳۶۰۔ مسلمان وہ ہے جو ہوشیار اور دانا اور ہر حالت میں احتیاط

کریوالا ہو۔ (انقضائی عن انس)

۳۶۱۔ مسلمان اپنی ذات سے سراپا فائدہ ہوتا ہے۔ جب تم اُس کیساتھ چلو تو وہ تمکو نفع پہنچاتا ہے۔ اگر تم اُس سے مشورہ کرو تو اس حالت میں بھی وہ تمکو نفع پہنچاتا ہے۔ اگر کسی معاملہ میں تم اُس کے ساتھ شرکت کرو تو بھی وہ تمکو نفع پہنچاتا ہے۔ غرض کہ اُس کی ہر ایک بات فائدہ رسانی کی ہوتی ہے۔ (عن ابن عمر)

۳۶۲۔ مسلمان مثل اُس اونٹ کے جلد رام ہو جانے والے ہوتے ہیں جس کی ناک میں نکیل ہوتی ہے۔ اگر اس نکیل کو پکڑ کر کھینچا جائے تو وہ گھٹنچا آتلے اور اگر اُس کو پتھر کی چٹان پر بٹھا دیا جائے تو وہ بیٹھ جاتا ہے۔ (ابن المبارک عن مکحول مرسلًا) (ہب عن ابن عمر)

۳۶۳۔ تمام مسلمان مثل شخص واحد کے ہیں کہ اگر اُس کے سر میں درد ہو تو اسے تو تمام بدن میں درد ہوتا ہے اور اگر اُس کی آنکھ میں تکلیف ہوتی ہے تو سارا بدن تکلیف زدہ ہوتا ہے۔ (حمم عن النعمان بن بشیر)

۳۶۴۔ مسلمان وہ ہے جس کو برائی کی بات بُری اور بھلائی کی بات اچھی معلوم ہوتی ہو۔ (طیب عن ابی موسیٰ)

۳۶۵۔ ایمان دار آدمی کی تعریف اگر اُس کے سامنے کی جاتی ہے تو اُس کے دل میں نورِ ایمان کو ترقی ہوتی ہے۔ (طیب عن اسامہ بن زید)

۳۶۶۔ بلند ہمت مسلمان وہ ہے جو اپنی دنیا اور اپنی آخرت کے کاموں میں برابر کوشش کرتا ہے۔ (دع عن انس)

۳۶۷۔ مسلمانوں میں اعلیٰ درجہ کا وہ ہے جو آسانی کے ساتھ بچتا اور آسانی کے ساتھ خریدتا اور ہر معاملہ کو آسانی کے ساتھ چکا دیتا ہے۔ (طس عن ابی سعید)

۳۶۸۔ تم مسلمان کو اس کام میں جو اس سے ہو سکتا ہو کوشش کرنے والا اور اس کام جو اس سے نہیں ہو سکتا افسوس کرنا لا پائے گے۔ (حم فی الزہد)

عن عبید بن عمیر (مسلماً)

۳۶۹۔ خدا کو مسلمان آدمی سے زیادہ کوئی چیز عزیز نہیں ہے۔ (طس)

عن ابن عمر

۳۷۰۔ یہ بات قیامت تک نہیں ہو سکتی کہ کوئی آدمی مسلمان ہو اور اس کا ہمسایہ اس سے تکلیف پاتا ہو۔ (فر عن علی)

۳۷۱۔ مسلمان آدمی ایک سوراخ سے دو دفعہ کاٹا نہیں جاتا۔ (حم ق)

وہ عن ابی ہریرہ (حم عن ابن عمر)

۳۷۲۔ مسلمان کی مثال شہد کی مکھی جیسی ہے کہ وہ اچھی چیز نگلتی اور اچھی چیز اگلتی ہے۔ (طب مہب عن ابی ذرین)

۳۷۳۔ مسلمان کی مثال کُندن جیسی ہے۔ اگر تم اس کو تپاؤ تو سُرُخ ہو جاتا ہے اور اگر تو کو تو کھوٹ ڈرا نہیں نکلتا۔ (مہب عن ابن عمر)

۳۷۴۔ مسلمان سب آپس میں بھائی بھائی ہیں ان میں سے ایک دوسرے پر تقویٰ اور پرہیزگاری کے سوا کوئی فضیلت نہیں ہے۔ (طب عن حبیب بن خراش)

۳۷۵۔ مسلمان وہ ہے جس کا نفس اس کے ہاتھ سے تکلیف میں ہو اور لوگ اُس سے آرام میں ہوں۔ (ابو نعیم عن انس)

۳۷۶۔ مسلمان وہ ہیں جو ایک دوسرے کے خیر خواہ ہوں اور ایک دوسرے سے محبت رکھتے ہوں۔ اگرچہ وہ ایک دوسرے سے دور ہوں اور دور رہتے ہوں۔ (عبد الرزاق الجلی فی الاربعین عن انس) (الدیلمی عن علی)

۳۷۷۔ دو مسلمانوں کی مثال دو ہاتھوں جیسی ہے کہ اگر ایک ہاتھ مٹا ہوتا ہے تو دوسرا ہاتھ اُس کو صاف کر دیتا ہے۔ (ابن شاہین عن دینار عن انس)

۳۷۸۔ مسلمان کے اخلاق یہ ہیں کہ وہ

اخلاق مسلم

جب سُننے تو اچھی طرح کان لگا کر سُننے اور جب ملے تو خندہ پیشانی ہو کر ملے اور جب وعدہ کرے تو اُس کو پورا کرے۔ (الدیلمی عن انس)

۳۷۹۔ مسلمان معاملہ میں اس قدر نرم ہوتا ہے کہ تم اس کو بیوقوف

خیال کرو گے۔ (مہب دالشفی فی الشقیات والدیلمی عن ابی ہریرہ)

۳۸۰۔ جس وقت میری اُمت بگڑ جائے اگر اُس وقت کوئی آدمی میرے طریقہ پر قائم رہے تو اُس کو شہید کی برابر ثواب ملے گا۔ (ک فی تاریخ عن محمد بن عجلان عن ابیہ)

۸۱۔ میری اُمت میں عنقریب ایک فتنہ **تمسک بالقرآن** برپا ہوگا۔ لوگوں نے پوچھا کہ یا رسول اللہ ہم اُس فتنہ سے کیونکر نجات حاصل کریں۔ فرمایا کہ تم اس فتنہ سے قرآن کے ذریعہ سے نجات حاصل کرو گے۔ قرآن میں ان امتوں کا حال ہے جو تم سے پہلے گزر چکی ہیں اور ان کا بھی حال ہے جو پیچھے آنے والے ہیں۔ اور ان معاملات کا فیصلہ ہے جو تم کو پیش آتے ہیں۔ قرآن حق اور باطل کو جدا کرنے والا ہے وہ منہی اور دل لگی کی کتاب نہیں ہے۔ وہ مغرور ہے جو اس کو چھوڑ دیتا ہے۔ مسلمانو! قرآن خدا کی مضبوطی ہے۔ وہ دانائی کی باتوں کا مجموعہ ہے وہ نجات کا سیدھا راستہ ہے۔ یہی چیز ہے جس میں لوگوں کے خیالات کے موافق ہیر پھیر نہیں ہو سکتا۔ اُس کے مطالعہ سے عالموں کا جی نہیں بھرتا لوگوں کی زبانیں اُس کو مشکوک نہیں کر سکتیں۔ یہی کتاب ہے جو بار بار پڑھنے سے پُرانی نہیں ہوتی اور اُس کے عجائبات ختم نہیں ہوتے۔ جو آدمی اس کتاب کے موافق کہتا ہے وہ سچ کہتا ہے اور جو آدمی اس کے موافق فیصلہ کرتا ہے وہ انصاف پر ہے اور جو آدمی اس پر عمل کرتا ہے اُس کو ثواب

دیا جاتا ہے اور جو آدمی کو اس پر عمل کرنے کی ہدایت کرتا ہے وہ ان کو سیدھے
راستے پر چلاتا ہے۔ (ت عن علی)

۳۸۲۔ مسلمانو! تم کو بشارت ہو کہ قرآن کا ایک سرا خدا کے ہاتھ میں
ہے اور ایک سرا تمہارے ہاتھوں میں ہے۔ پس لازم ہے کہ تم اس رستی کو
مضبوط پکڑو۔ کیونکہ اگر تم ایسا کرو گے تو نہ ہلاک ہو گے۔ نہ کبھی گمراہ ہو گے۔ (ط
عن جیر)

۳۸۳۔ مسلمانو! پس میں اختلاف نہ کرو۔ کیونکہ تم سے پہلے جن
امتوں میں اختلاف پیدا ہوا وہ ہلاک ہو گئیں۔ (رخ عن ابن مسعود)
۳۸۴۔ مسلمانو! خدا کی کتاب کی پیروی کرو اور جو چیز اس میں حلال ہے
حلال جانو اور جو چیز اس میں حرام ہے اسکو حرام جانو۔ (ط عن عوف
بن مالک)

۳۸۵۔ مسلمانو! میری باتوں کو خدا کی کتاب سے ملایا کرو۔ اگر وہ خدا کی
کتاب سے مطابق ہوں تو ان باتوں کا کہنے والا میں ہوں۔ (ط عن ثوبان)
۳۸۶۔ جو شرط خدا کی کتاب میں نہیں ہے وہ باطل ہے۔ (البزار
ط عن ابن عباس)

۳۸۷۔ مسلمانو! جس چیز کو خدا نے حلال کیا ہے اسی کو میں نے حلال
کیا ہے اور جس چیز کو خدا نے حرام کیا ہے اسی کو میں نے حرام کیا ہے۔ (ابن

سعد عن عائشہ

۳۸۸۔ مسلمانو! قرآن پر عمل کرو۔ اُس میں جو چیز حلال ہے اس کو حلال جانو اور چیز حرام کی گئی ہے اُس کو حرام جانو۔ اُسی کی پیروی کرو اور اُس کی کسی بات کا انکار نہ کرو اور جس بات میں شبہ پیدا ہو اُس کا فیصلہ خدا پر اور ان عالم لوگوں پر چھوڑ دو جو میرے بعد آنے والے ہیں تاکہ وہ تم کو بتائیں اور توریت اور انجیل اور زبور اور ان تمام صحیفوں پر ایمان لاؤ جو خدا کی طرف سے پیغمبروں پر نازل ہو چکے ہیں۔ (محمد بن نصر طب کق کر عن معقل بن بسار)

۳۸۹۔ مسلمانو! خدا نے جو فرض مقرر کئے ہیں اُن کو نہ بھولو اور جو حدیں اس نے باندھ دی ہیں اُن سے آگے نہ بڑھو اور جن باتوں کو اُس نے حرام کر دیا ہے ان کے پاس نہ جاؤ اور بہت سی باتیں ایسی ہیں جن کو خدا نے تم پر رحم کر کے اور جان بوجھ کر چھوڑ دیا ہے اور اُن کا کوئی ذکر نہیں کیا اُن میں خواہ مخواہ کرید نہ کرو۔ (طب حلق عن ابی ثعلبہ الخثنی)

۳۹۰۔ مسلمانو! قرآن کے سوا میری کوئی بات نہ لکھا کرو اور جو کوئی

لکھ لے اس کو لازم ہے کہ اُس کو مٹا دیا کرے۔ (بزر عن ابی ہریرہ)

۳۹۱۔ میرے بعد عنقریب وہ لوگ آنے والے ہیں جو میری بات

کو تم سے بیان کریں گے۔ مسلمانو! تم کو چاہیے کہ اُن باتوں کا مقابلہ قرآن

سے کرو۔ جو موافق ہو اس کو مان لینا اور جو موافق نہ ہو اس کو چھوڑ دینا
(ابن عساکر عن علی)

۳۹۲۔ جو مسلمان مسلمانوں کی عام جماعت سے ایک بالشت جدا ہو وہ اسلام سے جدا ہو جاتا ہے۔ (ن عن خذیفہ)

۳۹۳۔ مسلمانوں! جن باتوں کی نسبت میں نے بتایا ہے کہ وہ خدا کی طرف سے ہیں ان میں کوئی شک و شبہ نہیں ہے۔ (البنی عن ابی ہریرہ)
۳۹۴۔ مسلمانو! اہل قبلہ میں سے کسی کو کافر نہ کہو۔ اگرچہ ان سے گناہ کبیرہ بھی صادر ہوں۔ (طس عن عائشہ)

۳۹۵۔ خدا فرماتا ہے کہ اے ابن آدم جب تو میرے پاس آنے کے لئے اٹھ کھڑا ہو گا تو میں تیری طرف چل پڑوں گا اور جب تو میری طرف چل پڑے گا تو میں تیرے پاس دوڑ کر آؤں گا۔ (رحم عن رحیل)

۳۹۶۔ اندھا وہ نہیں ہے جس کو آنکھوں سے دکھائی نہ دیتا ہو بلکہ اندھا وہ ہے جس کا دل بینا نہ ہو۔ (الحکیم ہب عن عبداللہ بن جراد)

۳۹۷۔ مجھے اس پروردگار کی قسم ہے جس کے قبضہ قدرت میں میری

جان ہے کہ اگر تم اپنے گھروں میں اسی حالت میں رہتے ہو جس حالت میں کہ میرے پاس ہوتے ہو تو فرشتے تم سے ہاتھ ملاتے اور تم پر اپنے بازوؤں کا سایہ کرتے مگر اے حنظلہ! کوئی گھڑی کیسی ہوتی ہے اور کوئی گھڑی کیسی۔ رحم

تہ عن حنظلہ الاسدی)

۳۹۸۔ جب تک انسان کا دل درست ہوتا ہے اُس کا جسم بھی درست رہتا ہے اور جب یہ بگڑ جاتا ہے تو وہ بھی بگڑ جاتا ہے۔ (ابن اسنی والوالنعم

فی الطب عن ابی ہریرہ)

۳۹۹۔ مسلمانو! اگر تم میں سے کوئی چاہتا ہے کہ خدا سے باتیں کرے تو اس کو لازم ہے کہ قرآن پڑھے۔ (خط فر عن النس)

۴۰۰۔ مسلمانو! قرآن پر نظر ڈالنے سے اپنی آنکھوں کو عبادت کا حصہ دیا کرو اور اُس میں غور و فکر کیا کرو اور اُس کے عجیب قصوں سے نصیحت حاصل کیا کرو۔ (الحکیم حب عن ابی سعید)

۴۰۱۔ مسلمانو! قرآن پڑھا کرو اور اس پر عمل کیا کرو۔ (حمع طب ہب عن عبدالرحمن بن شبل)

۴۰۲۔ خدا اس اپنی کتاب سے بعض لوگوں کو بلند درجہ پر پہنچائے گا اور بعض کو پست کر ڈالے گا۔ (مہ عن عمر)

۴۰۳۔ قرآن خدا کا دسترخوان ہے۔ مسلمانو! اس دسترخوان سے جو نعمتیں تم اٹھا سکو اٹھا لو۔ (ک عن ابن مسعود)

۴۰۴۔ مسلمانو! قرآن کو مضبوط پکڑو اور اُس کو اپنا پیشوا اور ہادی بناؤ کیونکہ یہ پروردگارِ عالم کا کلام ہے جو اُس کے پاس سے آیا ہے اور اُسی کے

پاس چلا جائے گا۔ جو آیتیں اس میں متشابہ ہیں ان پر ایمان لاؤ اور جو مثالیں اس میں بیان کی گئی ہیں ان سے نصیحت پکڑو۔ (ابن شاہین فی السنۃ وابن مردویہ عن علیؑ)

۴۰۵۔ مسلمانو! قرآن سے برکت حاصل کرو۔ کیونکہ وہ خدا کا کلام ہے

(طب عن الحکیم بن عمر)

۴۰۶۔ جو آدمی قرآن سیکھے اور لوگوں کو سکھائے اور اس پر عمل کرے میں اس کو جنت میں بھیج کر لے جاؤں گا۔ (کر عن ابراہیم بن ہدیہ عن انس)

۴۰۷۔ اے معاذ! اگر تم چاہتے ہو کہ نیکیوں کی طرح زندگی بسر کرو اور اور شہیدوں کی طرح مرجاد اور قیامت کے دن نجات پاؤ اور خوف کے دن بے خوف ہو اور اندھیروں کے دن روشنی میں رہو اور گرمی کے دن سایہ میں کھڑے ہو اور پیاس کے دن سیراب ہو اور ہلکا ہونے کے دن بھاری بھر کم رہو اور گمراہی کے دن ہدایت پر ہو تو قرآن کا مطالعہ کیا کرو۔ (الدیلمی عن غصیف بن الحارث)

۴۰۸۔ مسلمانو! قرآن کے بہت سے پہلو ہیں۔ تم کو لازم ہے کہ اس کے معنے ہمیشہ اچھے پہلو پر لیا کرو۔ (ابو نعیم عن ابن عباس)

۴۰۹۔ مسلمانو! کبھی کبھی لہو و بازی بھی کیا کرو۔

لہو و بازی

کیونکہ میں اس بات کو برا جانتا ہوں کہ تمہارے

دین میں سختی اور روکھاپن ہو۔ (دہب عن المطلب بن عبد اللہ)

۴۱۰۔ اے بنی ارفدہ! تم کبھی کبھی لہو و بازی بھی کیا کرو۔ تاکہ یہودی

اور عیسائی اس بات کو معلوم کریں کہ ہمارے دین میں آسانی ہے۔ (ابو عبیدہ
فی الغریب الخراطی فی اعتلال القلوب عن الشیعی)

۴۱۱۔ وہ بات جس میں خدا کا ذکر نہ ہو لہو و لعب میں داخل ہے مگر چار
باتیں لہو و لعب نہیں ہیں۔ ایک تو مرد کا اپنی عورت کے ساتھ لہو و بازی کرنا۔
دوسرے گھوڑے کا سدھانا۔ تیسرے دونشانوں کے درمیان دوڑنا۔ چوتھے
تیرنے کا فن سیکھنا۔ (عن جابر بن عبد اللہ و جابر بن عمیر)

۴۱۲۔ مسلمان مرد کے لئے لہو و بازی کا عمدہ مشغلہ تیرنا ہے۔ اور مسلمان
عورت کے لئے کانا۔ (عب عن ابن عباس)

۴۱۳۔ مسلمانوں! تمہارے لہو و لعب میں فرشتے حاضر نہیں ہوتے مگر
تیر اندازی اور گھڑ دوڑ کے وقت ضرور حاضر ہوتے ہیں۔ (طب عن ابن عمر)

۴۱۴۔ بادشاہ روئے زمین پر خدا
مسلم حکمران
کا سایہ ہوتا ہے۔ جو اس کو بزرگ
جانے خدا اس کو بزرگی دیتا ہے اور جو اس کی اہانت کرے خدا اس کو ذلیل
کرتا ہے۔ (طب مہب عن ابی بکر)

۴۱۵۔ بادشاہ روئے زمین پر خدا کا سایہ ہوتا ہے۔ خدا کے بندے
جو مظلوم ہوں اس سایہ میں پناہ لیتے ہیں۔ اگر وہ انصاف کرے تو اس کو
ثواب دیا جاتا ہے اور رعیت پر اس کا شکریہ ادا کرنا واجب ہوتا ہے

اور اگر وہ ظلم کرے۔ یا خدا کی امانت میں خیانت کرے تو بارگناہ اُس پر ہے اور رعیت کو صبر کرنا لازم ہے۔ (الحکیم والبنزیر ہب عن ابن عمر، ۴۱۶۔ بادشاہ روئے زمین پر خدا کا سایہ ہوتا ہے۔ جو آدمی اُس کے ساتھ بیوفائی کرے وہ گمراہ ہوتا ہے اور جو آدمی اُس کی خیر خواہی کرے وہ ہدایت پاتا ہے۔ (ہب عن انس)

۴۱۷۔ مسلمانو! اپنے حکمرانوں کو برا نہ کہو اور خدا سے ان کی بھلائی کی دعا مانگا کرو۔ کیونکہ اُن کی بھلائی میں تمہاری بھلائی ہے۔ (طبیعی امام) ۴۱۸۔ جب خدا کسی قوم کی بھلائی چاہتا ہے تو حکیم اور دانشمند لوگوں کو ان پر حکمراں کرتا ہے اور عالموں کے ہاتھ میں ان کے معاملات کے فیصلہ کرنے کی باگ سپرد کرتا ہے اور ان میں سے فیاض آدمیوں کو دولت مند بناتا ہے اور جب خدا کو کسی قوم کی تباہی منظور ہوتی ہے تو بیوقوفوں اور نادانوں کو اُن پر حاکم بناتا ہے اور جاہلوں کے ہاتھ میں اُن کے معاملات کے فیصلہ کرنے کی باگ سپرد کرتا ہے اور ان میں سے بخیل آدمیوں کو دولت مند بناتا ہے۔
دفعہ عن مہران

۴۱۹۔ مسلمانو! تم میں سے ہر ایک سے اُس کی رعیت کی نسبت سوال کیا جائے گا جو آدمی لوگوں پر حکومت کرتا ہے وہ ان کا داعی ہے اور لوگ اس کی رعیت ہیں۔ پس حاکم سے اُس کی رعیت کی نسبت باز پرس کی

جائے گی۔ ہر آدمی اپنے گھر والوں کا راعی ہے اور گھر والے اس کی رعیت ہیں۔ پس ہر آدمی سے اس کے گھر والوں کی نسبت باز پرس کی جائے گی۔ ہر عورت اپنے خاوند کے گھر پر راعی ہے اور خاوند کا گھر اس کی رعیت ہے۔ پس ہر عورت سے اس کے خاوند کے گھر کی نسبت باز پرس کی جائے گی۔ ہر نوکر اپنے آقا کے مال و اسباب پر راعی ہے اور آقا کا مال و اسباب اس کی رعیت ہے۔ پس ہر نوکر سے اس کے آقا کے مال و اسباب کی نسبت باز پرس کی جائے گی۔
(حمق دت عن ابن عمر)

۴۲۰۔ رشوت دینے والا اور لینے والا دونوں دوزخ کی آگ میں جھونکے جائیں گے۔ (طب ص عن ابن عمر)

۴۲۱۔ رشوت دینے والے اور رشوت لینے والے پر خدا لعنت کرتا ہے۔ (حمق دت عن ابن عمر)

۴۲۲۔ جو آدمی اس بات سے خوش ہوتا ہے کہ قیامت کے عذاب سے محفوظ رہے اس کو لازم ہے کہ اپنے مقروض کو جسکو اس کا قرض ادا کرنا مشکل ہے مہلت دے۔ یا اس کو اپنا قرضہ معاف کر دے (ہ دین ابی الدینا فی قضاء الحوائج ق عن ابی الیسر)

۴۲۳۔ جو آدمی لوگوں سے روپیہ بطور قرض کے لیتا ہے اور اس کو ادا کرنے کا ارادہ رکھتا ہے خدا اس کو قرض ادا کرنے کی توفیق عطا کرے گا۔ اور

جو ادا کرنے کا ارادہ نہیں رکھتا خدا اس کو تباہ کر لیگا۔ (حمخہ عن ابی ہریرہ)
۴۲۲۔ مسلمانو! تم میں سے اچھے وہ لوگ ہیں جو قرض لیکر اس کو اچھی
طرح سے ادا کر دیتے ہیں۔ (دن عن ابی ہریرہ)

۴۲۵۔ جو آدمی قرض لیتا ہے اور اس کو ادا کرنے کا ارادہ رکھتا ہے
قیامت کے دن خدا اس کی طرف سے اس قرض کو ادا کر دے گا اور جو آدمی
قرض لیکر اس کو ادا نہیں کرنا چاہتا اور اسی حالت میں مر جاتا ہے قیامت کے
دن خدا اس سے فرمائے گا کہ اے میرے بندے تو نے شاید خیال کیا تھا کہ
میں اپنے بندہ کا حق تجھ سے نہیں لوں گا۔ پھر مقروض کی کچھ نیکیاں قرض خواہ
کو دی جائیں گی اور اگر مقروض نے نیکیاں نہ کی ہوں گی تو قرض خواہ کے کچھ گناہ
لیکر مقروض کو دیئے جائیں گے۔ (طبک عن ابی امامہ)

۴۲۶۔ دین یعنی قرض انسان کے دین کو نقصان پہنچاتا ہے۔ (فرعن
عائشہ)

۴۲۷۔ مسلمانو! قرض لینے سے بچو۔ کیونکہ وہ رات کے وقت رنج
و فکر پیدا کرتا ہے اور دین کو دولت اور خواری میں مبتلا کرتا ہے۔ (مرب عن
انس)

۴۲۸۔ مسلمانو! قرض لیکر اپنی جانوں کو خطرہ میں نہ ڈالا کرو۔ (ہق
عن عقبہ بن عامر)

۴۲۹۔ مسلمانو! اگر تم میں سے کوئی آدمی پیوند پر پیوند لگالے اور پھٹے پرانے کپڑے پہنے رہے تو اس سے بہتر ہے کہ وہ قرض لے اور اس کے ادا کرنے کی طاقت نہ رکھتا ہو۔ (حم عن انس)

۴۳۰۔ ہر مسلمان کی روح مرنے کے بعد اس وقت تک معلق رہتی ہے

جب تک کہ اس کا قرضہ ادا نہ کر دیا گیا ہو۔ (ق عن ابی ہریرہ)

۴۳۱۔ سخی آدمی خدا سے نزدیک ہوتا ہے۔ لوگوں

سے نزدیک ہوتا ہے۔ جنت سے نزدیک ہوتا

سخاوت و فیاضی

ہے۔ مگر دوزخ سے دور ہوتا ہے۔ اور غنیل آدمی خدا سے دور ہوتا ہے۔ لوگوں

سے دور ہوتا ہے۔ جنت سے دور ہوتا ہے۔ مگر دوزخ سے نزدیک ہوتا ہے

(ت عن ابی ہریرہ) (ہب عن جابر) (طس عن عائشہ)

۴۳۲۔ نیکی کے کاموں میں خدا کے نزدیک سب سے اچھا کام اس

شخص کا ہے جو بھوکوں کو کھانا کھلاتا ہے۔ مفلسوں کا قرض ادا کرتا اور مصیبت زدوں

کی تکلیف رفع کرتا ہے۔ (طب عن حکیم بن عمیر)

۴۳۳۔ مسلمانو! فیاضی سے کام لو۔ خدا بھی تمہارے ساتھ فیاضی سے

پیش آتا ہے۔ (عب عن عطاء)

۴۳۴۔ مسلمانو! خیرات کیا کرو۔ کیونکہ خیرات کرنا دوزخ کی آگ سے

اپنے تئیں بچانا ہے۔ (طس علی عن انس)

۴۳۵۔ محتاج آدمی کو صدقہ دینا فقط صدقہ ہے۔ مگر قریبی رشتہ دار کو جو مسکین ہو صدقہ دینا صدقہ بھی ہے اور صلہ رحمی بھی ہے۔ (حم ت ن ہ ک عن سلمان بن عامر)

۴۳۶۔ پروردگارِ عالم فیاض ہے اور فیاضی کو پسند کرتا ہے۔ (ہب عن طلحہ بن عبید اللہ) (حل عن ابن عباس)

۴۳۷۔ لوگوں کے مال میں زکوٰۃ کے سوا اور بھی حق ہے۔ (ت عن فاطمہ بنت قیس)

۴۳۸۔ اونچا ہاتھ یعنی دینے والا ہاتھ نیچے ہاتھ یعنی لینے والے ہاتھ سے بہتر ہے۔ (حم ق دت عن ابن عمر)

۴۳۹۔ دنیا کے تمام باشندے خدا کا کنبہ ہیں۔ پس خدا کے نزدیک وہی آدمی زیادہ محبوب ہو سکتا ہے جو اُس کے کنبہ کو فائدہ پہنچاتا ہے (ع والبراء عن انس) (طب عن ابن مسعود)

۴۴۰۔ جوان آدمی جو فیاض اور شیریں اخلاق ہو خدا کو اُس کو بڑے آدمی سے زیادہ عزیز ہے بخیل اور بد اخلاق ہو۔ (ک فی تاریخہ فرعن ابن عباس)

۴۴۱۔ سب سے پہلے اپنے نفس پر خرچ کرو۔ اگر بچ رہے تو گھر والوں پر خرچ کرو۔ اگر پھر بھی بچ رہے تو رشتہ داروں پر خرچ کرو۔ اگر اس پر بھی بچ رہے تو اوروں کو دو۔ (ن عن جابر)

۴۴۲۔ مسلمان بھائی سے خندہ پیشانی ہو کر ملنا صدقہ ہے۔ ابھی
صدقہ باتوں کی ہدایت کرنا بھی صدقہ ہے۔ بُری باتوں سے منع کرنا بھی صدقہ
 ہے۔ بھٹکے ہوئے آدمی کو راستہ بتانا بھی صدقہ ہے۔ رستے سے پتھر اور کانٹے
 اور ہڈی وغیرہ ہٹانا بھی صدقہ ہے اور مسلمان بھائی کے ڈول میں اپنے ڈول سے
 پانی ڈالنا بھی صدقہ ہے۔ (خدت حسب عن ابی ذر)۔

۴۴۳۔ ہر مسلمان پر صدقہ دینا واجب ہے۔ اگر صدقہ دینے کے لئے پاس
 کچھ نہ ہو تو کوئی کام ہاتھ سے کرے اور اُس سے پہلے اپنے تئیں نفع پہنچائے
 پھر صدقہ دے اگر اس کی قدرت نہ ہو تو مصیبت زدہ آدمی کی مدد کر دے۔ اگر یہ بھی
 نہ کر سکے تو اُس کو بھلائی کی بات بتائے۔ اگر یہ بھی نہ ہو سکے تو برائی کرنے سے بچے
 کیونکہ یہ بھی اس کے لئے صدقہ ہے۔ (حمق ن عن ابی موسیٰ)

۴۴۴۔ لوگوں سے شیریں کلامی کے ساتھ بات کرنا صدقہ ہے۔ کسی کام
 میں اپنے مسلمان بھائی کی مدد کرنا بھی صدقہ ہے۔ کسی کو پانی کا ایک گھونٹ پلانا بھی
 صدقہ ہے۔ (طب عن ابن عباس)

۴۴۵۔ حق بات کہنے سے زیادہ کوئی صدقہ نہیں ہے۔ (ہب عن جابر)

۴۴۶۔ اعلیٰ ترین صدقہ یہ ہے کہ ایک مسلمان علم سیکھے اور دوسرے مسلمان

کو سکھائے۔ (ہ عن ابی ہریرہ)

۴۴۷۔ عمدہ ترین صدقہ سفارش کرنا ہے جس سے کوئی قیدی قید سے

چھوٹ جائے۔ یا کسی آدمی کا خون معاف ہو جائے۔ یا کسی کے ساتھ بھلائی کی جائے
یا کسی کی تکلیف رفع کی جائے۔ (طبیب عن سمرہ)

۴۴۸۔ جو مسلمان کسی مسلمان بھائی کی دنیوی حاجت پوری کرتا ہے خدا اس
کی بہت سی حاجتیں پوری کرتا ہے۔ جن میں سے ایک حاجت بخشش اور نجات کی ہے
(الخطیب عن ابی دینار عن انس)

۴۴۹۔ صدقہ لینا محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور آل محمد کے لئے حلال نہیں ہے۔
(الخطیب عن بہز بن حکیم عن ابیہ عن جده)

۴۵۰۔ جو آدمی آسودہ حال ہو۔ یا ہٹا گٹا اور کماسکنے والا ہو صدقہ میں
اس کا کوئی حصہ نہیں ہے۔ (حماد بن ق عن عبد اللہ بن عدی بن الجبار)

۴۵۱۔ فقیروں اور محتاجوں کے پاس بیٹھنا تواضع میں داخل
ہے اور یہ عادت جہاد سے افضل ہے (فرعن انس)

فقر و افلاس

۴۵۲۔ اے خدا میں کفر اور فقر سے پناہ مانگتا ہوں۔ ایک شخص نے
پوچھا۔ کیا یہ دونوں برابر ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ ہاں دونوں برابر ہیں۔ دن ک
عن ابی سعد

۴۵۳۔ مسلمانو! محتاجی و مفلسی اور ذلت و خواری سے پناہ مانگنا کر و ذلت
ک حب عن ابی ہریرہ

۴۵۴۔ سوال کی مذمت | جو آدمی بغیر ضرورت کے سوال کرتا ہے وہ گور

آگ کی چنگاریوں میں ہاتھ ڈالتا ہے۔ (ہب عن حبشی بن جنادہ)
 ۴۵۷۔ اگر کوئی آدمی اس بات کا ذمہ کر لے کہ وہ لوگوں سے سوال نہیں
 کرے گا تو میں اس کے لئے جنت کا ذمہ کرتا ہوں۔ (دک عن ثوبان)

۴۵۶۔ قسم ہے اس پروردگار کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان
 ہے کہ اگر تم میں سے کوئی آدمی سی لیکر جنگل کو چلا جائے اور لکڑیوں کا گٹھا باندھ
 لائے تو یہ اس سے بہتر ہے کہ وہ کسی کے پاس جا کر سوال کرے اور وہ دے یا نہ
 دے۔ (مالک بن عین ابی ہریرہ)

۴۵۷۔ جو آدمی سوال کرے اور اس کے پاس کافی خوراک ہو وہ جہنم
 کی آگ مانگتا ہے۔ لوگوں نے پوچھا۔ کافی خوراک سے کیا مراد ہے۔ آپ
 نے فرمایا۔ اتنی خوراک کہ اس سے صبح کو پیٹ بھر سکے۔ یا شام کو۔ (حم د
 حبک عن سہل بن المنظلیہ)

۴۵۸۔ مسلمانو! اگر تم جانتے ہو کہ سوال کرنے میں کس قدر ذلت ہے
 تو کوئی کسی کے پاس سوال کرنے نہ جاتا۔ (ن عن عائذ بن عمر)
 ۴۵۹۔ لوگوں سے کوئی حیرت مانگو اور اگر تمہارا کوڑا گر پڑے تو اس
 کو بھی خود گھوڑے سے اتر کر اٹھاؤ۔ (حم عن ابی ہریرہ)

۴۶۰۔ مسلمانو! سوال بالکل نہ کرو اور اگر ضرورت مجبور کرے تو ایسے لوگوں
 سے سوال کرو جو نیک دل ہوں۔ (حم دق عن ابن الفراسی)

پاکیزگی

۴۶۱۔ مسلمانو! اپنا لباس ہمیشہ پاکیزہ رکھو۔ (ک عن سہل بن الخنظلیہ)

۴۶۲۔ اللہ پاکیزہ ہے اور پاکیزگی کو پسند کرتا ہے اور چاہتا ہے کہ

اپنی نعمت کا نشان اپنے بندے میں دیکھے۔ (ع عن ابی سعید)

۴۶۳۔ خدا اس آدمی کو پسند نہیں کرتا جو میلہ کچھلا اور پریشان حال ہو

(مہب عن عائشہ)

۴۶۴۔ مسلمانو! سفر کیا کرو۔ اس سے تم تندرست رہو گے اور روزی حاصل

کیا کرو گے۔ (دع عن محمد بن عبدالرحمن)

۴۶۵۔ مسلمانو! بڑے آدمیوں کے پاس بیٹھا کرو

دوست اور ہم نشین عالموں سے سوال کیا کرو اور دانشمندوں سے

ملا کرو۔ (طب عن ابی جحیفہ)

۴۶۶۔ ایک مسلمان جو دوسرے مسلمان کے پاس ملنے کے لئے جاتا ہے

اس کو بہ نسبت اس دوسرے مسلمان کے زیادہ ثواب دیا جائے گا۔ (دفر

عن انس)

۴۶۷۔ جو ہم نشین نیک ہو اس کی مثال عطر فروش کی ہے کہ وہ

عطر نہ دے تو بھی اس کے عطر کی مہک تمہارے دماغ تک ضرور آئے گی۔

(دک عن انس)

۴۶۸۔ ہر ایک انسان اپنے دوست کے مشرب پر ہوتا ہے پس اس

کو پہلے ہی سے دیکھ لینا چاہیے کہ وہ کس کو دوست بناتا ہے۔ (طہم و ابن ابی الدنیائی کتاب الاخوان ک عن ابی ہریرہ)

۴۶۹۔ ایک مسلمان کے دوسرے مسلمان پر چھ حق ہیں۔ اگر وہ بیمار ہو تو اس کی مزاج پرسی کرے۔ اگر وہ مر جائے تو اس کے جنازہ پر جائے اگر وہ دعوت کرے تو اس کی دعوت کو قبول کرے۔ اگر وہ ملے تو اس کو سلام کرے اگر اس کو چھینک آئے تو الحمد للہ کہے اور ہمیشہ اس کا خیر خواہ رہے۔ چاہے وہ موجود ہو۔ چاہے غائب ہو۔ (ت عن ابی ہریرہ)

۴۷۰۔ ایک مسلمان کا دوسرے مسلمان سے ناراض ہو کر جدا ہونا اس کے قتل کرنے کے مانند ہے۔ (ابن قلیع عن ابی حدرد)

۴۷۱۔ بڑے ہم نشین سے بچو۔ کیونکہ تم اسی کے نام سے مشہور ہو جاؤ گے۔ (ابن عساکر عن انس)

۴۷۲۔ بڑے ہم نشین کے پاس بیٹھنے سے تنہائی بہتر ہے اور اچھے ہم نشین کے پاس بیٹھنا تنہائی سے بہتر ہے اور نیک بات زبان سے نکالنا خاموش رہنے سے بہتر ہے اور خاموش رہنا بُری بات زبان سے نکالنے سے بہتر ہے۔ (ک ہب عن ابی ہریرہ)

۴۷۳۔ بعض لوگوں نے بعض سے دوستی کی اور وہ ان کی دوستی میں ہلاک ہو گئے۔ مسلمانو! تم ان جیسے نہ ہونا۔ بعض لوگوں نے بعض سے دشمنی کی اور

وہ اُن کی دشمنی میں ہلاک ہو گئے۔ مسلمانوں! تم اُن جیسے بھی نہ ہونا۔ (الدیلمی عن عبد اللہ بن جعفر)

۴۷۴۔ دو آدمی مل کر اور تیسرے آدمی سے علیحدہ ہو کر کھسک لیں نہ کیا کریں اور اگر دو آدمی علیحدہ ہو کر کھسک لیں کر رہے ہوں تو تیسرے آدمی کو اُنکے پاس نہ جانا چاہیے۔ (قطالافراد عن ابن عمر)

۴۷۵۔ کسی مسلمان کو نہیں چاہیے کہ وہ اپنے مسلمان بھائی سے تین دن سے زیادہ ناراض رہے اور اُن میں سے جو کوئی ملنے میں سبقت کرے گا وہی پہلے بہشت میں داخل ہوگا۔ (ابن النجار عن ابی ہریرہ)

۴۷۶۔ مجھے اس پروردگار کی قسم ہے جس کے قبضہ قدرت میں ہم سب کی میری جان ہے کہ کوئی مسلمان مسلمان نہیں ہے جب تک کہ

وہ اپنے ہمسائے کے لئے وہی بھلائی نہ چاہے جو اپنے لئے چاہتا ہے۔ (دم عن الش)

۴۷۷۔ ہمسائے تین طرح کے ہیں۔ اُن میں سے ایک ہمسایہ کا حق تو بس

ایک ہی ہے اور وہ مشرک ہمسایہ ہے۔ ایک ہمسائے کے دو حق ہیں اور وہ

مسلمان ہمسایہ ہے۔ ایک حق اُس کے ہمسایہ ہونے کا ہے اور دوسرا حق مسلمان

ہونیکا ایک ہمسایہ کے تین حق ہیں اور وہ مسلمان رشتہ دار ہمسایہ ہے۔ ایک

حق اُس کے ہمسایہ ہونے کا ہے۔ دوسرا حق رشتہ دار ہونے کا ہے اور تیسرا

حق مسلمان ہونے کا۔ (البزار و ابوالشیخ فی الثواب حل عن جابر)

۴۷۸۔ ہمسائے کا حق یہ ہے کہ اگر وہ بیمار ہو جائے تو اس کی مزاج پرسی کر دے اگر وہ مر جائے تو اس کے جنازہ کے ساتھ جاؤ۔ اگر وہ اڑھار مانگے تو اس کو قرض دو۔ اگر وہ ننگا ہو تو اس کو کپڑے پہناؤ۔ اگر کوئی خوشی اس کو حاصل ہو تو اس کو مبارکباد دو۔ اگر کوئی مصیبت اس پر طاری ہو تو اس کو تسلی دو اور اپنے مکان کو اس کے مکان سے اونچا نہ کر دو۔ تاکہ وہ ہوا سے محروم نہ رہے اور اپنے چوٹھے کے دھوئیں سے اس کو ایدانہ پہنچاؤ۔ دطب عن معاویہ بن حیثم

۴۷۹۔ وہ مسلمان مسلمان نہیں ہے جس نے اپنا پیٹ بھریا ہو اور اس کا ہمسایہ بھوکا ہو۔ (دطب ک ہق عن ابن عباس)

۴۸۰۔ جو آدمی خدا اور رسول پر ایمان لایا ہے اس کو لازم ہے کہ وہ اپنے ہمسایہ کے ساتھ نیکی سے پیش آیا کرے۔ (حمق تہ عن ابی شریحہ)

ابن ہریرہ،

۴۸۱۔ مسلمانو اگر تم میں سے کسی کا خادم کھانا لائے۔ اور اس نے کھانے کے تیار کرنے میں دھوئیں کی تکلیف اٹھائی ہو تو اس کو چاہیے کہ اس خادم کو اپنے ساتھ کھانے پر بٹھائے اور اگر نہ بٹھائے تو ایک دو لقمہ اس کو ضرور دے۔ (ق تہ عن ابی ہریرہ)

۴۸۲۔ خادم کے ساتھ کھانا کھانا تو اضع میں داخل ہے۔

(دفعن اُم سلمہ)

۸۳۔ مسلمانوں واجب تم کسی بیمار کے پاس جاؤ تو اس کو دیر تک عیادت زندہ رہنے کی خوش خبری دو۔ کیونکہ تمہارے کہنے سے کسی انسان کی زندگی دراز نہیں ہو سکتی۔ مگر بیمار کی طبیعت خوش ہو جائے گی (ت
 عن ابی سعید)

۸۴۔ بیمار کی مناسب بیمار پرسی یہ ہے کہ مزاج پرسی کرنے والا اس کے پاس سے جلد اٹھ جائے۔ (فر عن جابر)

۸۵۔ جو آدمی پہلے سلام کرتا ہے وہ غرور سے پاک ہوتا ہے سلام
 (دہب خط فی الجامع عن ابن مسعود)

۸۶۔ جو آدمی مجلس سے اٹھے اس کو لازم ہے کہ اہل مجلس کو سلام کرے اور جو مجلس میں آئے اس کو بھی لازم ہے کہ مجلس والوں کو سلام کرے۔ (دہب
 عن معاذ)

۸۷۔ جو آدمی سوار ہو وہ پیادہ کو سلام کرے اور جو آدمی پیادہ ہو بیٹھے ہوئے کو سلام کرے اور جو آدمی ٹھوڑے ہیں وہ بیٹھوں کو سلام کریں (حم
 ق دت عن ابی ہریرہ)

۸۸۔ چھوٹے بڑوں کو سلام کیا کریں۔ (خ دت عن ابی ہریرہ)

۸۹۔ مردوں کو چاہئے کہ عورتوں کو سلام کریں۔ (ابن اسنی فی

عمل یوم دلیلہ عن وائلہ)

۴۹۰۔ مسلمانو! آپس میں مصافحہ کیا کرو۔ اس سے تمہارے دلوں
مصافحہ کا کینہ دور ہوگا۔ (عدن ابن عمر)

۴۹۱۔ ایک مسلمان جب دوسرے مسلمان سے ملتے ہے اور مصافحہ کے
 لئے اس کا ہاتھ پکڑتا ہے دونوں کے گناہ اس طرح جھڑ جاتے ہیں کہ جس طرح
 آندھی کے دن درختوں کے خشک پتے جھڑ جاتے ہیں (طبع عن سلمان)

۴۹۲۔ مسلمانو! ایک دوسرے کو تحفہ بھیجا کرو۔ کیونکہ اس سے کینہ
تحفہ دور ہوتا ہے۔ (دکر عن ابن عمر)

۴۹۳۔ مسلمانو! جب کسی قوم کا بڑا آدمی آئے تو اس کی تعظیم کرو۔
 (ہق عن ابن عمر، طب عن معاذ، وعدن عن ابی قتارہ) (البزار عن ابی ہریرہ)
 (طب عن ابن عباس وعن عبداللہ بن حمزہ) (ابن عساکر عن انس وعن عدی بن
 حاتم) (س طب ک ہب ق عد عن جریر)

۴۹۴۔ کیا مہمان جب آتا ہے تو اپنا رزق لینے آتا ہے
مہمان داری اور جب جاتا ہے تو میزبان کے گناہ مٹا کر جاتا ہے
 (ابو ایسیخ عن ابی الدرداء)

۴۹۵۔ جو آدمی مہمان نوازی نہیں کرتا اس میں کوئی خوبی نہیں ہے (حم
 ہب عن عقبہ بن عامر)

۴۹۶۔ مہمانی تین دن ہے۔ اور اس سے آگے بڑھے تو وہ صدقہ

(خ عن ابی شریح) (حم د عن ابی ہریرہ)

۴۹۷۔ جو مسلمان اپنے مسلمان بھائی کی رکاب تھا متا ہے اور اس سے کسی طرح کا خوف۔ یا امید نہیں رکھتا اُس کے گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔

(طب عن)

۴۹۸۔ انسان کا مکینہ پن اس میں ہے کہ وہ اپنے مہمان سے کام لے (فر عن ابن عباس)

۴۹۹۔ مسلمانو! مہمان کے لئے تکلف نہ کیا کرو۔ (ابن عساکر عن سلمان)

۵۰۰۔ میزبان کو اٹھنا نہیں چاہیئے جب تک دسترخوان نہ اٹھ جائے

(الدیلمی عن ابن عمر)

۵۰۱۔ میزبان کو چاہیئے کہ مہمان کی اجازت کے بغیر روزہ نہ رکھے۔

(ت عدد الدیلمی عن عائشہ)

۵۰۲۔ جو شخص کھانے پر بلایا جائے گو کہ وہ روزہ دار ہو اس کو لازم

ہے کہ دعوت قبول کر لے۔ پھر وہ اس بات کا اختیار رکھتا ہے کہ کھانا کھائے

یا نہ کھائے۔ (ہ عن جابر)

۵۰۳۔ صفائی اور پاکیزگی ایمان کا حصہ ہے۔

(حم ٹ عن ابی مالک الاشعری)

صفائی و پاکیزگی

۵۰۴۔ خدا نے اسلام کی بنیاد پاکیزگی اور صفائی پر رکھی ہے اور جنت

میں وہی آدمی داخل ہوگا جو پاک اور صاف رہنے والا ہے۔ (ابو الصعالیک
الطرسوسی فی جزئیہ عن ابی ہریرہ)

۵۰۵۔ مسلمانوں! اپنے جسموں کو پاک و صاف رکھا کرو۔ (طیب عن ابن

ابن عمر)

۵۰۶۔ خدا کے بندو۔! علاج کرایا کرو کیونکہ خدا نے بڑھاپے کی

ہر بیماری کی دوا پیدا کی ہے۔ (حم عم حبک عن اسامہ بن شریک)

۵۰۷۔ خدا نے ہر بیماری کی دوا پیدا کی ہے جو جانتا ہے جانتا ہے اور

جو نہیں جانتا نہیں جانتا۔ مگر موت کی دوا البتہ پیدا نہیں کی۔ (ک عن ابی سعید)

۵۰۸۔ علم کی تلاش کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے۔ (عائزہ ب

علم و علماء | عن انس، (طص خط عن الحسین بن علی) (طس عن ابن

عباس) (تمام عن ابن عمر) (طیب عن ابن مسعود) (خط عن علی) (طس ہب

عن ابی سعید)

۵۰۹۔ علم حاصل کرنا عبادت کرنے سے افضل ہے۔ (خط و ابن عبد البر

فی العلم عن ابن عباس)

۵۱۰۔ علم اسلام کی زندگی اور مذہب کا رکن ہے۔ (ابو ایسیخ عن ابن عباس)

عباس)

۵۱۱۔ علم خزانہ ہے اور سوال کرنا اس کی کنجی ہے۔ پس اے

مسلمانوں! خدا تم پر رحم کرے اکثر لوچھ کچھ کرتے رہو۔ کیونکہ اس میں چار آدمیوں کو ثواب ہوتا ہے۔ ایک سوال کرنے والے کو۔ دوسرے جواب دینے والے کو تیسرے سننے والے کو۔ چوتھے اُس شخص کو جو اُن سے محبت رکھتا ہو۔ (حل عن علی)

۵۱۲۔ علم مسلمان کا دوست ہے۔ عقل اُس کی رہنما ہے اور عمل اُس کی قیمت ہے۔ (مہب عن الحسن مرسل)

۵۱۳۔ علم میری اذنان پیغمبروں کی میراث ہے جو مجھ سے پہلے ہو گزرے ہیں۔ (فرعن ام ہانی)

۵۱۴۔ علم اور مال ہر عیب کو چھپا دیتے ہیں اور جہالت اور مفلسی ہر ایک عیب کو نمایاں کر دیتی ہیں۔ (فرعن ابن عباس)

۵۱۵۔ عالم اور علم سیکھنے والا دونوں بھلائی میں شریک ہیں اور ان کے سوا اور آدمیوں میں کوئی بھلائی نہیں ہے۔ (طب عن ابی الدرداء)

۵۱۶۔ علماء روئے زمین کے چراغ ہیں اور انبیاء کے جانشین اور اُن کے وارث ہیں۔ (عد عن علی)

۵۱۷۔ عالم کی لغزش سے حذر کرو۔ کیونکہ اُس کی لغزش اُس کو دوزخ میں پھینک لے جائیگی۔ (فرعن ابی ہریرہ)

۵۱۸۔ جب خدا کسی قوم کی بھلائی چاہتا ہے تو اُس میں عالموں کا شمار

بڑھا دیتا ہے اور جاہلوں کی تعداد گھٹا دیتا ہے۔ (ابونصر السجری فی الابانۃ عن
حبان) (فرعن ابن عمر)

۵۱۹۔ قیامت کے دن سب سے زیادہ ندامت اُس شخص کو ہوگی جو دنیا
میں علم حاصل کر سکتا تھا۔ مگر اُس نے حاصل نہیں کیا۔ (ابن عساکر عن انس)

۵۲۰۔ مسلمانو! علم کی تلاش کرو۔ اگرچہ وہ چین میں ہو۔ کیونکہ علم کی
تلاش کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے۔ (عق عذیب و ابن عبدالبر فی العلم)

۵۲۱۔ جو آدمی علم کی تلاش کرتا ہے اور اسی حالت میں مر جاتا ہے
وہ شبیدہ ہوتا ہے۔ (البنار عن ابی ذر و ابی ہریرہ)

۵۲۲۔ جاہلوں کے گروہ میں جو آدمی علم کی تلاش کرتا ہے وہ مردوں میں
ایک زندہ شخص ہے۔ (العسکری فی الصحابہ و ابو موسیٰ فی الذیل عن حسان بن ابی
سنان مرسلًا)

۵۲۳۔ علم مسلمان کی گم شدہ چیز ہے۔ (فرعن علی)

۵۲۴۔ حکمت اور دانائی کی بات مسلمان کی گم شدہ چیز ہے۔ پس جہاں
کہیں ملے اُس کو تلاش کرنا چاہیے۔ (جب فی الضعفاء عن ابی ہریرہ)

۵۲۵۔ عالم کی موت ایک رخنہ ہے جو قیامت تک نہیں بھرتا۔ (البنار
عن عائشہ) (ابن لال عن ابن عمر و عن جابر)

۵۲۶۔ عالموں کے پاس بیٹھنا عبادت ہے۔ (فرعن ابن عباس)

۵۲۷۔ مسلمانوں اور عالموں کی تعظیم کیا کرو۔ کیونکہ وہ پیغمبروں کے وارث ہیں۔ جو کوئی اُن کی تعظیم کرتا ہے وہ خدا اور رسول کی تعظیم کرتا ہے۔ (خط عن جابر)

۵۲۸۔ عالموں کی مثال آسمان کے ستاروں جیسی ہے کہ اُن کی مدد سے

خشکی اور تری کی تاریکیوں میں رشتہ سمجھائی دیتا ہے۔ پھر جب ستارے دھندلا جاتے ہیں تو رستہ چلنے والے رستے سے بہک جاتے ہیں۔ (حم عن انس)

۵۲۹۔ انسان کا جمال اُس کی زبان کی فصاحت ہے۔ (القضاعي عن جابر)

۵۳۰۔ عالم کو آدمیوں پر ایسی فضیلت ہے جیسی فضیلت کہ نبی کو اس کی اُمت پر ہوتی ہے۔ (خط عن انس)

۵۳۱۔ جو آدمی کسی علم کو اس لئے سیکھتا ہے کہ اُس سے اسلام کو زندہ کرے اُس میں اور انبیاء میں جبکہ وہ بہشت میں جائیں گے صرف ایک درجہ کا فرق ہوگا۔ (ابن النجار عن ابی الدرداء)

۵۳۲۔ جو آدمی کسی علم کی تلاش اس غرض سے کرتا ہے کہ اُس سے اپنی یا اپنے سے پیچھے آنے والوں کی حالت درست کرے پروردگارِ عالم ریت کے ذروں کے برابر اُس کو ثواب عطا کرے گا۔ (ابن عساکر عن ابان عن انس)

۵۳۳۔ دو طرح کے آدمیوں کا پیٹ کبھی نہیں بھرتا۔ ایک تو اس آدمی کا جو علم تلاش کرتا ہو۔ دوسرے اُس آدمی کا جو دنیا کی تلاش میں ہو۔ (طب عن

ابن مسعود

۵۳۴۔ جو عالم لوگوں کو بھلائی کی باتیں بتاتا اور اپنے نفس کو بھول جاتا ہے
اس کی مثال چیراغ کی تہی جیسی ہے کہ وہ لوگوں کو روشنی پہنچاتی ہے اور اپنے
تئیں جلاتی ہے۔ (طب عن ابن بزرہ)

۵۳۵۔ قیامت کے دن سب سے زیادہ عذاب میں وہ عالم مبتلا ہوں
گے جن کے علم نے دنیا کو کوئی فائدہ نہیں پہنچایا۔ (طعن عبدہب عن ابی ہریرہ)
۵۳۶۔ جس علم سے کسی کو فائدہ نہ پہنچے وہ مثل اس خزانے کے ہے جس
میں سے کچھ خرچ نہ کیا جائے۔ (القضائی عن ابن مسعود)

۵۳۷۔ جو آدمی علم کو پوشیدہ رکھتا ہے اس پر دنیا کی ہر چیز لعنت
کرتی ہے۔ (ابن الجوزی فی العلل عن ابی سعید)

۵۳۸۔ مسلمانوں! تم جو چاہو علم حاصل کرو۔ مگر خدا تم کو اس سے کوئی
فائدہ نہیں پہنچائے گا جب تک کہ اس پر عمل نہ کرو۔ (ابن عساکر عن ابی الدرداء)
۵۳۹۔ ایک زمانہ ایسا آئے گا کہ لوگ اور وادی میں ہوں گے اور قرآن اور
وادی میں ہوگا۔ (الحکیم عن حبان بن حجر)

۵۴۰۔ ایک زمانہ ایسا آئے گا کہ لوگ قرآن کے حرفوں کو تو یاد کریں گے۔

مگر اس کے احکام کو بھول جائیں گے۔ (ابو نعیم عن ابن عباس)

۵۴۱۔ جو آدمی کسی فائدہ رساں علم کو پوشیدہ کرتا ہے قیامت کے

۷۵ خدا اُس کے منہ میں آگ کی لگام دے گا۔ (ابو نصر السجری فی الابانۃ والخطیب
عن جابر)

۵۴۲۔ ہم کو علم دیا گیا ہے کہ ہم لوگوں سے اُن کی عقلوں کے موافق بات
کیا کریں۔ (الدیلمی عن عباس)

۵۴۳۔ کسی مسلمان کو جائز نہیں ہے کہ اپنے
مال غصب کرنا | مسلمان بھائی کا مال مار لے۔ کیونکہ خدا نے
ہر مسلمان پر دوسرے مسلمان کا مال غصب کرنا حرام کر دیا ہے۔ (حم عن ابی
حمید الساعدی)

۵۴۴۔ جو آدمی کسی کی زمین میں سے ایک بالشت کا ٹکڑا بھی ظلم
سے غصب کر لے گا وہ خدا کے سامنے اس حالت میں جائے گا کہ اُس پر غصب
ناک ہوگا۔ (طب عن وائل بن حجر)

۵۴۵۔ جو آدمی اپنی اور دوسرے آدمی کی زمین کی خدیں بدل ڈالے
اُس پر قیامت تک خدا کی لعنت ہے۔ (ابن جریر طب عن کثیر بن عبد اللہ
عن ابیہ عن جده)

۵۴۶۔ مسلمانو! سفید کپڑے پہنا کرو
لباس ور گھر کی صفائی | کیونکہ وہ پاک اور پاکیزہ ہوتے ہیں اور
انہیں میں اپنے مردوں کو کفنایا کرو۔ (حم تہ عن سمروہ)

۵۲۷۔ خدا اس مرد پر جو عورتوں کا لباس پہنتا ہے اور اس عورت

پر جو مردوں کا لباس پہنتی ہے لعنت کرتا ہے۔ (دک عن ابی ہریرہ)

۵۲۸۔ مسلمانو! گھربانے۔ یا لینے سے پہلے اچھے ہمسایہ کو تلاش کیا کرو

اور رستہ چلنے سے پہلے اچھے ساتھی کو ڈھونڈ لیا کرو۔ (طب عن رافع بن خدیج)

۵۲۹۔ مسلمانو! اپنے گھروں کے صحنوں کو صاف رکھا کرو۔ کیونکہ وہ

یہودی ہیں جو اپنے گھروں کے صحنوں کو عموماً گندہ رکھتے ہیں۔ (طس عن

سعدی)

۵۵۰۔ مسلمانو! اپنے گھروں میں نماز پڑھا کرو اور ان کو مقبرے نہ

بنادو۔ (حمق و عن ابن عمر) (ع والروایانی والیضاً عن زید بن خالد بن نصر فی الصلوۃ

عن عائشہ)

۵۵۱۔ مسلمانو! اپنے گھروں میں اکثر قرآن پڑھتے رہا کرو۔ کیونکہ

جس گھر میں قرآن نہیں پڑھا جاتا اس میں خیر و برکت نہیں ہوتی۔ (قطانی

الافراد عن انس و جابر)

۵۵۲۔ مسلمانو! تم میں اچھے وہ ہیں جن کی عمریں دراز ہوں

درازی عمر اور جنہوں نے کام اچھے کئے ہوں۔ (عبد بن حمید و ابن نجیر

ک عن جابر) (ابن زنجویہ عن ابی ہریرہ)

۵۵۳۔ نیک آدمی ہو یا گناہ گار۔ موت کی آمد کسی کو نہیں کرنی

چاہیے کیونکہ اگر نیک آدمی ہے تو اُس کی نیکیوں کو بڑھانے کا موقع ہے اور اگر گنہگار ہے تو ممکن ہے کہ وہ مرتلے سے پہلے توبہ کر لے۔ (ابن سعد عن ابی ہریرہ)

۵۵۴۔ جو مسلمان دنیا میں اپنے مسلمان بھائی کی نیک مسلمان

عیب پوشی کرے قیامت کے دن خدا اُس کی عیب پوشی کرے گا۔ (حم عن ربیعہ)

۵۵۵۔ جو مسلمان چالیس قدم تک کسی اندھے کی رہنمائی کرتا ہے اُس کے اگلے گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔ (خطاب عن ابن عمر)

۵۵۶۔ مسلمانوں میں سے وہ جوان اچھے ہیں جو بڑی عمر والوں کے ساتھ مشابہت پیدا کرتے ہیں اور وہ بڑی عمر والے بڑے ہیں جو اپنے تئیں جوانوں جیسا بنالیتے ہیں۔ (طیب عن وائل) (ہب عن انس و عن عباس)

۵۵۷۔ خدا اُس جوان آدمی کو پسند کرتا ہے جو اپنی جوانی کو خدا کی فرما برداری میں صرف کرتا ہے۔ (حل عن ابن عمر)

۵۵۸۔ خدا اپنے اُس بندے کی پردہ درسی نہیں کرتا جس میں ذرہ بجز بھی بھلائی ہو۔ (عن انس)

۵۵۹۔ جو آدمی اسلام

میں نیک طریقہ کا اجرا کرے، کوئی اچھا طریقہ نکالتا

ہے اس کو اس کا ثواب اور ان تمام لوگوں کا ثواب دیا جاتا ہے جو اس کے بعد اس طریقہ پر عمل کریں گے اور عمل کرنے والوں کا ثواب بھی کم نہیں کیا جاتا اور جو آدمی اسلام میں کسی بڑے طریقہ کی بنیاد ڈالتا ہے اس کی گردن پر اس کا گناہ اور ان تمام لوگوں کا گناہ ہوتا ہے جو اس کے بعد اس طریقہ پر عمل کریں گے۔ اور عمل کرنے والوں کے ذمہ جو گناہ ہیں ان میں بھی کچھ کمی نہیں آتی۔ (ہ عن ابی جحیفہ)

۵۶۰۔ جو آدمی اس غرض سے کہ لوگوں کی خوشی رضائے الہی اور رضامندی حاصل کرے خدا کو ناراض کرتا ہے خدا اس پر غضبناک ہوتا ہے اور ان لوگوں کو اس سے ناراض کر دیتا ہے جن کو اس نے راضی کیا تھا اور جو آدمی اس غرض سے کہ خدا کی رضامندی حاصل کرے لوگوں کی ناراضی کی پرواہ نہیں کرتا خدا اس سے خوش ہوتا ہے اور ان لوگوں کو اس سے راضی کر دیتا ہے جو اس سے ناراض ہو گئے تھے یہاں تک کہ وہ خود اس کا قول اور فعل ان کا نظروں میں اچھا رکھائی دیتا ہے۔ (طب عن عباس)

۵۶۱۔ خدا فرماتا ہے کہ ابن آدم! یہ انصاف کی بات نہیں ہے کہ میں تو تجھے خوش کرنے کے لئے چھپرنت نئی نعمتیں نازل کرتا ہوں اور تو مجھے ناراض کرنے کے لئے نت نئے گناہ کرتا رہتا ہے۔ (الدیلمی والرافعی)

عن علی

۵۶۲۔ مسلمانوں! تم میں اچھے وہ ہیں جو باہم ایک دوسرے کی دوستی کرتے رہتے ہیں اور ملاقات کے وقت ایک دوسرے کو سلام کیا کرتے ہیں۔ (ابن سعد عن حمزہ بن صہیب عن ابیہ)

۵۶۳۔ اگر کوئی اس بات کا ذمہ کر لے کہ جو

ضمنانِ فردوس

چیز دونوں چیزوں کے درمیان ہے اور جو چیز دونوں ٹانگوں کے درمیان ہے وہ ان دونوں کی حفاظت کر لے گا تو میں اس بات کا ذمہ کرتا ہوں کہ وہ جنت میں داخل کیا جائے۔ (الحاکم فی المکنی و الحسکری فی الامثال عن جابر)

۵۶۴۔ اگر تم میں

رشتہ دار سے قطعِ تعلق نہ کرنا چاہیے

تو خدا تم سے آسانی کے ساتھ حساب لے گا۔ اگر تم کو جنت میں داخل کر دے گا۔ ایک عادت تو یہ ہے کہ جو تم کو نہ دے تم اس کو محروم نہ کرو دوسری عادت یہ ہے کہ جو آدمی تم پر ظلم کرے اس کو معاف کر دو۔ تیسری عادت یہ ہے کہ جو رشتہ دار تم سے قطعِ تعلق کرے تم اس سے اپنا تعلق قطع نہ کرو۔ (ابن ابی الدنیاء فی ذم الغصب طس ک عن ابی ہریرہ)

۵۶۵۔ یہ تین باتیں ہیں کسی میں پادشاہیں اسکو حضرت

میکانہ رومی

داؤد علیہ السلام کا سا ثواب دیا جائے گا۔ ایک تو خوشی

اور غلطی کی حالت میں منصف کو ہاتھ سے نہ دینا۔ دوسرے آسودگی اور
افلاس کی حالت میں میانہ روی کا خیال رکھنا۔ سہولت اور سختی
میں خدا سے دُرتے رہنا۔ (الحکیم عن ابی ہریرہ)

۵۶۶۔ یہ تین باتیں ہیں کسی مسلمان میں ہوں اُس
آخرت کو ترجیح کا ایمان کامل ہے۔ ایک تو یہ کہ وہ خدا کے کام میں

کسی ملامت کرنے والے کی ملامت کی پروا نہ کرتا ہو۔ دوسرے یہ کہ وہ کوئی
کام دیکھا دے کے لٹے نہ کرتا ہو۔ تیسرے یہ کہ اگر اُس کے سامنے دو باتیں
پیش کی جائیں جن میں سے ایک بات دنیا کی ہو اور ایک آخرت کی تو وہ آخرت
کے بات کو اختیار کرے۔ (ابن عساکر عن ابی ہریرہ)

۵۶۷۔ مسلمانو! تم جانتے ہو کہ وہ کون لوگ ہیں جن کو قیامت
قبول حق کے دن سب سے پہلے خدا کے سایہ میں پناہ دی جائے گی۔

اُن لوگوں کی صفت یہ ہے کہ اگر حق بات اُن کے سامنے کہی جائے تو وہ فوراً
اُس کو قبول کر لیتے ہیں اور اگر اُن سے سوال کیا جائے تو فیاضی سے پیش
آنے میں کبھی دریغ نہیں کرتے اور لوگوں کو اسی بات کا حکم دیتے ہیں جس
کے وہ خود پابند ہیں۔ (حم حل عن عائشہ)

۵۶۸۔ مسلمانو! خدا تمہاری تین باتوں
شرک کی مذمت کو پسند کرتا ہے اور تین باتوں کو پسند

کرتا ہے۔ جن باتوں کو وہ پسند کرتا ہے یہ ہیں کہ تم اُسی کے آگے سر جھکاؤ
اور اُس کا شریک نہ ٹھہراؤ۔ آپس میں اتفاق رکھو اور خدا جن لوگوں کو تم پر حاکم
بنائے ان کے خیر خواہ رہو اور جن باتوں کو وہ ناپسند کرتا ہے وہ یہ ہیں۔ اول
قیل و قال کرنا۔ دوم کثرت سے سوال کرنا۔ سوم اپنے مال کو برباد کرنا۔ (حم
م عن ابی ہریرہ)

۵۶۹۔ مسلمانوں آئین شخصوں پر رحم کیا کرو۔
سردار قوم کا خیال | ایک تو اُس پر جو کسی قوم کا سردار ہو۔ پھر
ذلیل ہو گیا ہو۔ دوسرے اُس پر جو کسی قوم کا امیر ہو اور میر سے غریب ہو گیا ہو
تیسرے اُس پر جو عالم ہو اور جاہلوں کے درمیان گرفتار ہو۔ (حب
فی الضعفاء)

۵۷۰۔ مسلمانوں باج کیا کرو۔ تاکہ تم تنہا
حج و سفر کی اہمیت | رہو اور شادیاں کیا کرو۔ تاکہ تمہارا شمار بڑھ
جائے اور میں تمہارے سبب سے دنیا کی اور قوموں پر فخر کر سکوں۔ (الدیلمی
عن ابن عمر)

۵۷۱۔ مسلمانوں اپنے مال کو زکوٰۃ دیکر محفوظ کرو اور
زکوٰۃ و خیرات | اپنے بیماروں کا علاج خیرات سے کیا کرو اور مصیبت کی
بہروں کا مقابلہ دعاؤں سے کرتے رہو۔ (مہب عن ابی امامہ)۔

۵۴۲۔ رشتہ داروں سے مروت کے ساتھ پیش آنا۔
حسن اخلاق عام لوگوں سے حسن اخلاق کے ساتھ ملنا اور ہمسایوں
 سے نیکی اور فیاضی کا برتاؤ کرنا۔ یہ ایسی باتیں ہیں کہ ان کے سبب ملک آباد
 ہوتے ہیں اور عمروں میں ترقی ہوتی ہے۔ (حم والوشیخ ہب عن عائشہ)

۵۴۳۔ میری اہمیت اسی وقت تک
صدق مقالی والی انصاف سہجہ ہے کہ جب تک کہ تین خصلتیں
 اس میں باقی رہیں گی۔ ایک تو یہ کہ جب وہ بات کریں تو سچ بولیں۔ دوسرے
 یہ کہ جب وہ لوگوں کے معاملات کا فیصلہ کریں تو انصاف کو ہاتھ سے نہ دیں
 تیسرے یہ کہ جب ان سے رحم کی درخواست کی جائے تو وہ کمزوروں پر رحم
 کریں۔۔۔ (رع والخطیب فی المتفق والمفترق عن انس)

۵۴۴۔ جس آدمی میں تین باتیں نہ ہوں اُس کا
جذبات پرتقا بول کوئی عمل کام نہیں آئیگا۔ ایک تو یہ کہ وہ اپنے
 جذباتِ نفسانی کی باگ ڈھیلی نہ ہونے دے۔ دوسرے یہ کہ اگر کوئی نادان
 آدمی اُس کی عزت پر حملہ کرے تو وہ تحمل سے خاموش ہو جائے۔ تیسرے
 یہ کہ لوگوں کے درمیان حسن اخلاق کے ساتھ زندگی بسر کرے۔۔۔ (طب
 عن ام سلمہ)

۵۴۵۔ مسلمانوں میں سے کسی کو حقارت کی نگاہ سے نہ دیکھو۔

یہ ذلکہ جو اس قوم میں چھوٹا بھی ہے وہ خدا کے نزدیک بڑا ہے۔ (اسلمی
والدیعی عن علی)

۵۷۶۔ مسلمانو! اگر تم چھ باتوں کا ذمہ کر لو تو میں تمہارے لئے جنت
کا ذمہ کرتا ہوں۔ ایک تو یہ کہ جب تم بولو تو پیچ بولو۔ دوسرے یہ کہ جب تم
وعدہ کرو تو اس کو پورا کرو۔ تیسرے یہ کہ جب تمہارے پاس امانت رکھو
جائے تو اس میں خیانت نہ کرو جو تھے یہ کہ تم اپنی نظریں نیچی رکھا کرو۔
یا بچو یہ کہ ظلم کرنے سے اپنا ہاتھ روکے رکھو۔ چھٹے یہ کہ اپنے جذبات
افغانی کی باگ ڈھیلی نہ ہونے دو۔ (حم ک حب مہب عن عبادہ بن
الصامت)

۵۷۷۔ انصاف اچھی عادت ہے مگر اس کا امیروں میں ہونا اور
تو بہ بھی اچھا ہے۔ سخاوت عمدہ چیز ہے۔ مگر اس کا دولت مندوں
میں ہونا اور بھی عمدہ ہے۔ پرہیزگاری اچھی خصلت ہے۔ مگر اس کا
عالموں میں ہونا اور بھی اچھا ہے۔ صبر عمدہ چیز ہے۔ مگر اس کا فقیروں میں
ہونا اور بھی عمدہ ہے۔ گناہوں سے توبہ کرنا اچھی عادت ہے مگر اس
کا جوانوں میں ہونا اور بھی اچھا ہے۔ شرم و حیا بھی اچھی خصلت ہے۔
مگر اس کا عورتوں میں ہونا اور بھی عمدہ ہے۔ (فر عن علی)

۵۷۸۔ جو آدمی ان چھ باتوں پر عمل کرتا ہے وہ
زنا کی مذمت

ضرر و جنت میں داخل ہوتا ہے۔ ایک تو یہ کہ خدا کا شریک نہ ٹھہرائے
دوسرے یہ کہ چوری نہ کرے تیسرے یہ کہ زنا نہ کرے۔ چوتھے یہ کہ کسی پاک
دامن عورت پر زنا کی تہمت نہ لگائے پانچویں یہ کہ حاکم کی نافرمانی نہ کرے
چھٹے یہ کہ جب کہے حق بات کہے۔ (مہب والخراطی فی مساوی الاخلاق کر عن
ابی ہریرہ)

۵۷۹۔ علم کی اشاعت کرنا۔ نیک اولاد چھوڑ
جانا۔ مسجد یا مسافر خانہ بنانا قرآن مجید ورثہ میں چھوڑ
جانا نہر جاری کرنا اور جیتے جی تندرستی کی حالت میں اپنے مال میں سے خیرات
کرنا۔ یہ سب باتیں ایسی ہیں جن کا ثواب مرنے کے بعد مسلمانوں کو ملتا
رہتا ہے۔ (دع عن ابی ہریرہ)

۵۸۰۔ سات چیزیں ہیں جن کا ثواب مرنے کے بعد جاری رہتا
ہے۔ ایک علم سکھانا۔ دوسرے نہر جاری کرنا۔ تیسرے کنواں کھودنا چوتھے
درخت لگانا۔ پانچویں مسجد بنانا۔ چھٹے قرآن مجید ورثہ میں چھوڑ جانا۔ ساتویں
نیک اولاد چھوڑ جانا۔ (النسائی وسموہ عن انس)

۔ وہ لوگ بہت ہی بُرے ہیں جن میں ایک مسلمان اپنے
عقیدہ کو پوشیدہ رکھ کر زندگی بسر کرے۔ (فرعن ابن مسعود)

عجز و انکسار | ۵۸۱۔ مسلمانوں! ہر روز ایک پکارنے والا پکارتا

ہے کہ اے لوگو! خدا کے قہر سے بچو۔ اگر تم میں ایسے لوگ نہ ہوتے جو خدا کے سامنے نہایت عاجزی اور خاکساری سے سر جھکاتے ہیں اور ایسے بچے نہ ہوتے جن کی مائیں شفقت کے ساتھ دودھ پلاتی ہیں اور ایسے جانور نہ ہوتے جو تمہاری زمینوں میں گھاس چرا کرتے ہیں تو خدا تم پر عذاب نازل کرتا اور تم کو کھیل ڈالتا۔ (ص عن ابی الزہریرہ عن ابی الدرداء وحذیفہ)

۵۸۲۔ اے بنی عبد مناف!

آخرت میں نسب کا دیکھا

فاطمہ بنت محمد! اے صفیہ بنت عبدالمطلب! رسول خدا کی پوچھی تم اپنی جانوں کو خدا کے عذاب سے بچاؤ۔ میں خدا کے مقابلہ میں تم کو کوئی فائدہ نہیں پہنچا سکتا۔ میرے مال میں سے جو چاہو اور جتنا چاہو تم مانگ سکتے ہو۔ مگر یہ خوب جان لو کہ قیامت کے دن میرے عزیز وہی لوگ ہوں گے جو دنیا میں خدا سے ڈرتے رہے ہیں اور تم باوجود اس رشتہ داری کے میرے عزیز نہیں ہونگے لوگ میرے پاس نیکیاں لے کر آئیں گے اور تم اپنے سروں پر دنیا کا بوجھ اٹھا کر لاؤ گے۔ پھر تم میرا نام لے کر بار بار پکارو گے تم کہو گے کہ اے محمد ہم فلاں کے بیٹے ہیں اور فلاں کے پوتے ہیں۔ میں کہوں گا کہ تمہارا خاندان تو معلوم ہوا مگر تمہارے اعمال کہاں ہیں جب تم نے خدا کی کتاب کو پس پشت ڈال دیا تھا تو اب جاؤ۔ میرے اور

تمہارے درمیان کوئی رشتہ نہیں ہے۔ (الحکیم عن ابی ہریرہ)

۵۸۳۔ اے بنی ہاشم! اے بنی قصی! اے بنی عبد مناف! میں تم سب

کو ڈرانے والا ہوں اور موت عنقریب حملہ کرنے والی ہے اور قیامت کی

خوفناک گھڑی نزدیک ہے۔ (ابن النجار عن ابی ہریرہ)

۵۸۴۔ اے بنی ہاشم! میں خدا کے مقابلہ میں تم کو کوئی فائدہ نہیں پہنچا

سکتا۔ اے بنی ہاشم! میرے دوست وہ ہیں جو تم میں سے یہ ہیرہ گار

ہیں۔ اے بنی ہاشم! میں دیکھتا ہوں کہ تم دنیا اپنی کمر پر لا دے ہوئے

ہو اور تمہارے سوا اور لوگوں نے اپنی کمر پر آخرت کا بوجھ لا دیا ہے مطلب

عن عمران بن حصین)

۴۸۵۔ اے محمدؐ کی بیٹی فاطمہؓ! تم اپنی جان کو دوزخ کی آگ سے

بچاؤ کیونکہ میں تم کو خدا کے قہر سے ہرگز نہیں بچا سکتا اے عبدالمطلب

کی بیٹی صفیہ! تم اپنی جان کو دوزخ کی آگ سے بچاؤ۔ کیونکہ میں تم کو خدا

کے قہر سے ہرگز نہیں بچا سکتا۔ اے عائشہؓ! تم بھی اپنی جان کو دوزخ کی

آگ سے بچاؤ کیونکہ میں تم کو بھی خدا کے قہر سے نہیں بچا سکتا۔ (مہرب

عن ابی ہریرہ)

۵۸۶۔ اے محمدؐ کی بیٹی فاطمہؓ! خدا سے ڈر کر نیک عمل کرتی رہو

کیونکہ میں قیامت کے دن خدا کے مقابلہ میں تم کو کوئی فائدہ نہیں پہنچا

سکتا۔ اے محمدؐ کے چچا عباسؓ! تم بھی خدا سے ڈر کر نیک عمل کرتے رہو۔
کیونکہ میں قیامت کے دن خدا کے مقابلہ میں ٹکڑی فائدہ نہیں پہنچا سکتا۔
(ن عن سماک بن خذیفہ عن ابیہ)

۵۸۰۔ گناہ کم کیا کرو۔ تاکہ مرنا تم پر آسان

قرض و خیانت | ہو اور قرض کم لیا کرو۔ تاکہ آزادی کی زندگی بسر

کرو۔ (مہب عن ابن عمر)

۵۸۱۔ ماں باپ کی نافرمانی کرنے والا اور ہمیشہ شراب پینے والا

جنت میں داخل نہیں ہوگا۔ (مہب والخطیب عن علی)

۵۸۲۔ جو آدمی خیانت کرنے والے کی خیانت کو چھپاتا ہے وہ

اُس خیانت کرنے والے کے مانند سمجھا جائے گا۔ (طب ص عن سمرہ)

مہر | ۵۹۰۔ جو آدمی اپنی بیوی کو مہر دینے کا اقرار کرتا ہے اور حقیقت

مہر دینا نہیں چاہتا۔ بلکہ دھوکہ دینا چاہتا ہے اور اپنی منکوحہ کو منکوحہ

جانتا ہے وہ قیامت کے دن زانی کے نام سے پکارا جائے گا اور جو آدمی

کسی سے قرض لیتا ہے اور اُس کو ادا کرنے کی نیت نہیں رکھتا اور قرض

دینے والے کا مال ناجائز طور سے اڑاتا ہے وہ قیامت کے دن چور کے

نام سے پکارا جائے گا۔ (ت وحمق حل ص عن صہیب)

رشتے داروں سے فیاضی | ۵۹۱۔ انسان کے برے ہونے کے

لئے یہی شہادت کافی ہے کہ لوگ اُس کی طرف انگلیاں اٹھائیں اور اُس کو دین کے لحاظ سے بدکار کہیں نہ یا دنیا کے لحاظ سے اُس کی نسبت یہ چہرہ چاکریں کہ وہ رشتہ داروں کے ساتھ فیاضی سے پیش نہیں آتا۔ (الذی عن ابن عمر) (ک فی تاریخہ عن انس)

نسب پر نکتہ چینی نہیں کرنی چاہیے | ۵۹۲۔ تین کام ان سے پہلے ہو گئے ہیں اور جن کے زمانہ کو زمانہ جاہلیت کہا جاتا ہے مسلمانوں کے یہ کام نہیں ہیں۔ ایک تو ستاروں سے بارش مانگنا۔ دوسرے لوگوں کے نسب پر نکتہ چینی کرنا۔ تیسرے مردوں پر رونا۔ (تخ طب عن جناد بن مالک)

آقا، ہمسایہ و ربوی کے صفات | ۵۹۳۔ تین باتیں کمر توڑنے والی ہیں۔ ایک تو یہ کہ تم کو ایسا آقا ملے کہ تم اچھا کام کرو تو وہ تمہارا شکر گزار نہ ہو اور اگر قصور کرو تو وہ تمہاری خطا معاف نہ کرے۔ دوسرے یہ کہ تم کو ایسا ہمسایہ ملے کہ اگر وہ تم میں کوئی خوبی دیکھے تو اُس کو زمین میں دفن کر دے اور اگر کوئی عیب دیکھے تو اُس کو ساری دنیا میں گاتا پھرے۔ تیسرے یہ کہ تم کو ایسی بیوی ملے کہ اگر تم گھر میں رہو تو وہ تم کو ستاتی اور تکلیف دیتی رہے اور اگر گھر

سے باہر ہو تو اپنی آبرو کو محفوظ نہ رکھے۔ (طب عن فضالہ بن عبید)

۵۹۴۔ تین باتیں ہیں جن سے گریز کرنے کی کسی مسلمان کو اجازت

نہیں ہے۔ ایک تو والدین سے سلوک کرنا۔ چاہے وہ مسلمان ہوں۔ چاہے کافر ہوں۔ دوسرے لوگوں سے اقرار کر کے اس کو پورا کرنا۔ چاہے وہ لوگ مسلمان ہوں۔ چاہے کافر ہوں۔ (دہب عن علی)

۵۹۵۔ تین آدمی ہیں جن کی نماز قبول نہیں ہوتی۔ ایک تو وہ آدمی

جو لوگوں پر سرداری کرے اور لوگ اس سے ناراض ہوں دوسرے وہ عورت جس کا خاوند اس سے ناراض ہو اور وہ آرام سے پڑی سو رہی ہو۔ تیسرے وہ آدمی جو اپنے بھائی سے قطع تعلق کر لے۔ (دہ عن ابن عباس)

۵۹۶۔ جو مسلمان اپنے مسلمان بھائی کے خط پر بغیر اس

اخلاقِ ذمیمہ کی اجازت کے نظر ڈالتا ہے گویا وہ دوزخ کی آگ

کی طرف دیکھ رہا ہے۔ (دہ عن ابن عباس)

۵۹۷۔ تین آدمی ہیں جو خدا کی ناراضی کے مستحق ہیں۔ ایک تو وہ

آدمی جو بغیر بھوک کے کھایا کرے۔ دوسرے وہ آدمی جو بغیر نیند گئے

کے سویا کرے تیسرے وہ آدمی جو بغیر عجیب بات دیکھنے کے ہنسا کرے

(الدیلمی عن انس)

۵۹۸۔ تین آدمی سب سے زیادہ بُرے ہیں۔ ایک تو وہ آدمی جو

اپنے والدین کے ساتھ تکسیر سے پیش آنے اور اُن کو حقارت سے دیکھنے
دوسرے وہ آدمی جو جھوٹ بولکر لوگوں کے درمیان دشمنی ڈال دے
تیسرے وہ آدمی جو جھوٹ بول کر کسی شخص کو بیوی سے ناراض کر دے اور
اُن دونوں میں جدائی کر دے پھر آپ اُس عورت سے شادی کر لے۔ (ابو
نعیم عن ابن عباس)

۵۹۹۔ جس قوم میں عہد شکنی کی عادت پھیل جاتی ہے اُس میں
خونریزی بڑھ جاتی ہے اور جس قوم میں بدکاری پھیل جاتی ہے اُس میں مچ توں
کی تعداد بڑھ جاتی ہے۔ (ع والردیانی کن عن عبداللہ بن بکر عن
ابیہ)

۶۰۰۔ جو آدمی گمراہی کا نشان بلند کرتا ہے۔ یا مفید علم کو چھپاتا ہے
یا کسی ظالم کی مدد کرتا ہے وہ اسلام سے بری ہے۔ (ابن الجوزی فی العلل
عن ابن عمر بن عبیدہ)

۶۰۱۔ مسلمانوں! تم ستاروں کی نسبت سوال نہ کیا کرو

مدح صحابہ اور قضاء و قدر میں شک نہ کیا کرو۔ اور میرے صحابیوں
میں سے کسی کو برا نہ کہا کرو۔ کیونکہ یہی خالص ایمان ہے۔ (الدیلمی وابن
مسمری فی اداپہ عن عمر)

۶۰۲۔ خدا قیامت کے دن اُس آدمی کی طرف نہیں دیکھے گا جو زکوٰۃ نہیں

دیتا۔ نہ اس کی طرف جو یتیموں کا مال کھاتا ہے۔ نہ جادوگر کی طرف۔ (الذہبی عن شریح)

۶۰۳۔ نہ جہالت سے زیادہ کوئی مفلسی ہے۔ نہ عقل سے زیادہ کوئی تونگری ہے اور نہ غور و فکر کرنے سے زیادہ کوئی عبادت ہے۔ (ابو بکر بن کامل فی معجمہ وابن النجار عن الحارث عن علی)

۶۰۴۔ جو آدمی مجرور رہے وہ ہماری امت میں نہیں ہے۔ **مناکحت** (دعب عن ابی قلابہ)

۶۰۵۔ دنیا کی چیزوں میں سب سے اچھی چیز نیکخت بیوی ہے۔ (نہ عن ابن عمر)

۶۰۶۔ مسلمان کے لئے سب سے زیادہ فائدہ مند چیز نیکخت بیوی ہے کہ اگر شوہر اسکو کوئی حکم دے تو وہ اس حکم کی اطاعت کرے اور اگر اس پر نظر ڈالے تو وہ اس کو اچھی معلوم ہو اور اگر اس کے لئے قسم کھائے تو وہ اس قسم کو سچا کر دے اور اگر اس کو گھر میں چھوڑ کر چلا جائے تو وہ پاکدامن رہے اور اس کے مال میں کسی طرح کی خیانت نہ کرے۔ (عن ابی امامہ)

۶۰۷۔ وہ مکان جس میں بچے نہ ہوں اس میں کوئی برکت نہیں۔ **اولاد** (ابو ایوب الشخ عن ابن عباس)

۶۰۸۔ سیاہ فام عورت جس کے اولاد ہوتی ہو اس عورت سے بہتر

ہے جو خوبصورت اور بانجھ ہو۔ (طب عن معاویہ بن حیدہ)

۶۰۹۔ مسلمانوں! شادیاں کیا کرو۔ کیونکہ میں تمہارے سبب سے

اس بات میں دنیا کی اور قوموں سے سبقت لے جانا چاہتا ہوں کہ میری
اُمت شمار میں اُن سے زیادہ ہے۔ مسلمانوں! عیسائی راہبوں کی طرح مجرّد
نہ رہا کرو۔ (مہق عن ابی امامہ)

۶۱۰۔ وہ آدمی جس کی شادی ہو چکی ہے اگر دو رکعت

نماز پڑھے تو اس کی نماز مجرّد آدمی کی ستر رکعتوں کی نمازوں سے بالاتر
ہے۔ (عق عن انس)

۶۱۱۔ جو آدمی عیال داری بڑھ جانے کے خیال سے شادی نہ کرے

وہ ہماری اُمت میں نہیں ہے۔ (طب عن ابی سعید)

۶۱۲۔ مسلمانوں! تم میں کوئی ایسا نہ ہو جو اولاد کی خواہش نہ رکھتا ہو

کیونکہ جب کوئی آدمی مرجاتا ہے اور اس کی اولاد نہیں ہوتی اس کا نام
مٹ جاتا ہے۔ (طب عن ابی حفصہ)

۶۱۳۔ مسلمانوں! جب تم میں سے کوئی کسی عورت کے ساتھ شادی

کرنا چاہے تو اس کو آنکھ سے دیکھ لینے میں کوئی مضائقہ نہیں ہے۔ (ہ)

حم کریم عن محمد بن مسلمہ

۶۱۳۔ مسلمانوں کا نکاح کا اعلان کیا کرو اور نسبت کو پوچھنا رکھا کرو (فرعن ام سلمہ)

۶۱۵۔ مسلمانوں! اولاد کے لئے عورتوں کا انتخاب

عورت کا انتخاب کیا کرو۔ کیونکہ اولاد اکثر عورتوں کی بہنوں اور بھائیوں کے موافق ہوا کرتی ہے۔ (عدو ابن عسا کر عن عائشہ)

۶۱۶۔ عورتوں کی دینداری کے مقابلہ میں ان کی خوبصورتی کو ترجیح

نہ دینی چاہیے۔ (الدیلمی عن عبادہ بن الصامت)

۶۱۷۔ مسلمانوں! ان عورتوں سے جن کی شادی کی جائے ان کی رضا

مندی اور منظوری حاصل کر لیا کرو۔ (حم بن جب عن عائشہ)

۶۱۸۔ عورت پر سب سے بڑا حق اس کے شوہر کا

بیوی سے برتاؤ ہے اور مرد پر سب سے بڑا حق اس کی ماں کا ہے

(عن عائشہ)

۶۱۹۔ مسلمانوں! تم میں اچھے وہ ہیں جن کا برتاؤ اپنی بیویوں کیساتھ

اچھا ہے۔ (دع عن ابی ہریرہ)

۶۲۰۔ سب سے بُرا آدمی وہ ہے جو اپنی بیوی کو تنگ رکھتا ہو

(دع عن ابی امامہ)

۶۲۱۔ مسلمانوں! اپنی بیویوں کے ساتھ برتاؤ کرنے میں خدا سے ڈو

رہا کرو۔ (عن جابر)

۶۲۲۔ عورتوں کو رستے کے درمیان چلنے کی اجازت نہیں ہے

(سہب عن ابی عمرو بن خماش و عن ابی ہریرہ)

۶۲۳۔ جو عورت خوشبو لگا کر مسجد میں جاتی ہے اُس کی نماز

قبول نہیں ہوتی۔ (حم عن ابی ہریرہ)

۶۲۴۔ مسلمانو! عورتوں کو مسجد میں جانے اور نماز پڑھنے سے

منع نہ کیا کرو۔ (عہ عن ابن عمر)

۶۲۵۔ مسلمانو! خدا چاہتا ہے کہ تم اپنی اولاد

کے ساتھ برتاؤ کرنے میں انصاف کو ہاتھ سے

اولاد کی تربیت

نہ دو۔ (طب عن النعمان بن بشیر)

۶۲۶۔ جو مسلمان اپنی لڑکی کی عمدہ تربیت کرے اور اُس کو عمدہ

تعلیم دے اور اُسکی پرورش کرنے میں اچھی طرح صرف کرے وہ دوزخ

کی آگ سے محفوظ رہے گا۔ (طب و الخرائطی فی مسکنم الاخلاق عن ابن مسعود)

۶۲۷۔ مسلمانو! اپنی اولاد کی تربیت اچھی طرح کیا کرو (وہ

عن انس)

۶۲۸۔ والد جو عمدہ سے عمدہ چیز اپنی اولاد کو دے سکتا ہے وہ

عمدہ تربیت ہے۔ (تک عن عمرو بن سعید بن العاص)

۶۲۹۔ جنت ماں باپ کے قدموں کے

والدین سے سلوک

نیچے ہے۔ (خط فی الجامع عن انس)

۶۳۰۔ بڑے بھائیوں کا حق چھوٹے بھائیوں پر ایسا ہے جیسا کہ

بالوں کا حق بیٹوں پر ہے۔ (مہب عن سعید بن العاص)

۶۳۱۔ مسلمانو! اپنے والدین کے ساتھ نیکی کا برتاؤ کرنا کہ تمہاری

اولاد بھی تمہارے ساتھ نیکی سے پیش آئے (ابو الیخ فی التوخیج عن ابی ہریرہ)

(طس عن ابن عمر)

۶۳۲۔ جو آدمی خدا کی رضا مندی حاصل کرتے کے لئے اپنی ماں اور

باپ دونوں کی فرمانبرداری کرتا ہے اس کے لئے جنت کے دروازے

کھول دیئے جاتے ہیں اور جو آدمی ان میں سے ایک کی اطاعت کرتا ہے

اُسکے لئے جنت کا ایک دروازہ کھولا جاتا ہے۔ (ابن عساکر عن ابن عباس)

۶۳۳۔ جو آدمی اپنے والدین کو خوش کرتا ہے وہ خدا کو خوش کرتا

اور جو آدمی اپنے والدین کو ناراض کرتا ہے وہ خدا کو ناراض کرتا ہے۔ (ابن

النجار عن انس)

۶۳۴۔ باپ کے دوستوں کے ساتھ نیکی سے پیش آنا خود باپ

کے ساتھ نیکی سے پیش آنا ہے۔ (ابن عساکر عن ابن عمر)

۶۳۵۔ والدین کو گالی دینا گناہ کبیرہ ہے۔ لوگوں نے پوچھا

کہ یا رسول اللہ! ایسا کون ہوگا جو والدین کو گالی دے گا۔ آپ نے فرمایا کہ اگر کوئی کسی کے ماں باپ کو گالی دے اور اس کے بدلے میں وہ اس کے ماں باپ کو گالی دے تو درحقیقت اپنے ماں باپ کو گالی دینے والا وہی پہلا شخص ہے۔ (ختم عن ابن عمر)

والدین کی ناراضی ۶۳۶۔ جس آدمی کے ماں باپ ناراض ہوں اس کی نماز قبول نہیں ہوتی۔ ہاں اگر وہ ظالم ہوں

تو یہ دوسری بات ہے۔ (ابو الحسن بن معروف فی فضائل بنی ہاشم عن ابی ہریرہ)

۶۳۷۔ جو آدمی ماں باپ کی نافرمانی کرے اس سے کہا جاتا ہے

کہ تو عبادت چاہے کر تیرے گناہ معاف نہیں ہو سکتے اور جو آدمی ماں باپ کی فرمانبرداری کرے اس سے کہا جاتا ہے کہ تو جو گناہ چاہے کر تیرے گناہ ہر حالت میں معاف کئے جائیں گے۔ (حل عن عائشہ)

۶۳۸۔ جو آدمی اپنے ماں باپ کے مرنے کے بعد ان کا قرض ادا

کر دیتا ہے اور ان کی مانی ہوئی بات پوری کر دیتا ہے وہ اگرچہ زندگی میں ان کا نافرمان رہا ہو پھر بھی خدا کے نزدیک ان کا فرمانبردار سمجھا جائے گا اور جو آدمی اپنے ماں باپ کے مرنے کے بعد نہ ان کا قرض ادا کرتا ہے نہ مانی ہوئی منت کو پورا کرتا ہے وہ اگرچہ زندگی میں ان کا فرمانبردار رہا ہو پھر بھی خدا کے نزدیک ان کا نافرمان سمجھا جائیگا۔ (طس عن عبدالرحمان

بن سمرہ)

۶۳۹۔ مسلمانو! جب تم کسی شخص کی نسبت یہ بات دریافت کرنی چاہو کہ خدا کے نزدیک اس کا کیا درجہ ہے تو اس بات پر غور کرو کہ لوگ اُس کی نسبت کیا چرچا کرتے ہیں۔ (ابن عساکر عن مالک عن کعب موقوفاً)

۶۴۰۔ اگر تمہارے ہمسائے تمہاری بھلائی کی تعریف کرتے ہیں تو تم اچھے ہو اور اگر تم سنو کہ تمہارے ہمسائے تمہاری برائی کا تذکرہ کرتے ہیں تو بیشک تم برے ہو (حمہ طب عن ابن مسعود) (ہ عن کلثوم الخزاعی)

۶۴۱۔ چار باتیں انسان کی خوش نصیبی پر لالت

نیک بیوی! بچے اور دوست

کرتی ہیں۔ ایک یہ کہ اُس کو بیوی نیک بخت ملی ہو۔ دوسرے یہ کہ اُس کی اولاد نیک چلن ہو۔ تیسرے یہ کہ اُس کے دوست نیک خصلت ہوں۔ چوتھے یہ کہ جس شہر میں وہ رہتا ہو اُسی میں اُس کا روزگار ہو۔ (ابن عساکر عن علی) (ابن ابی الدنیائی کتاب الاخوان عن عبداللہ بن الحکیم عن ابیہ عن جلیج بن رباح)

۶۴۲۔ جو آدمی اس بات کو معلوم کرنا چاہے کہ خدا کے نزدیک اس کا کیسا درجہ ہے اسکو پہلے اپنی طرف دیکھنا چاہیے کہ خدا کی نسبت کی

اس کا کیسا خیال ہے۔ (قسط فی الافراد عن انس) (حل عن ابی ہریرہ)
 ۶۴۳۔ جب خدا کسی آدمی سے محبت کرتا ہے تو لوگوں کے
 دلوں میں اس کی محبت ڈال دیتا ہے۔ (حل عن انس)

۶۴۴۔ جب خدا اپنے کسی بندے کے ساتھ بھلائی کرنی چاہتا ہے
 ہے تو اس کے دل میں ایک ناصح پیدا کر دیتا ہے جو اس کو برائی سے
 روکتا اور بھلائی کی باتوں کی ہدایت کرتا رہتا ہے۔ (فر عن ام سلمہ)
 ۶۴۵۔ خدا نے جس آدمی کو اچھی صورت

آخرت کی خوبیاں اور اچھی سیرت اور نیک بخت بیوی اور
 فیاضی کی عادت عطا کی ہے اس کو دنیا اور آخرت کی خوبیاں عطا
 کی ہیں (ابن انس) بے شک۔

۶۴۶۔ مسلمانو! جب تمہارے حاکم نیک
نیک دل حاکم دل ہوں اور تمہارے امیر فیاض ہوں اور
 تمہارے معاملات کی بنیاد مشورہ پر ہو تو زمین کی سطح پر تمہارا رہنا
 زمین کے پیٹ میں جانے سے بہتر ہے اور جب تمہارے حاکم شریر
 ہوں اور تمہارے امیر خبیث ہوں اور تمہارے معاملات کا فیصلہ عورتوں
 کے ہاتھ پر ہو تو زمین کے پیٹ میں تمہارا جانا زمین کی سطح پر رہنے
 سے بہتر ہے۔ (ت عن ابی ہریرہ)

۶۴۷۔ مسلمانو! میں تمہارے سبب سے دنیا کی قوموں پر فخر کرتا ہوں۔ پس ایسا نہ ہو کہ میرے بعد تم کافر ہو جاؤ اور ایک دوسرے کو قتل کرنے لگو۔ (حم عن الضاحی)

۶۴۸۔ عنقریب ایک زمانہ ایسا آئے گا کہ اسلام کا صرف نام اور قرآن کا صرف نشان باقی رہ جائیگا۔ مسلمانوں

علمائے سو

کی مسجدیں آباد ہوں گی۔ مگر درحقیقت وہ ہدایت سے خالی ہوں گی اس زمانہ کے علماء و دہے زمین کے آدمیوں میں سب سے زیادہ شریک ہوں گے۔ انہیں کی طرف سے فتنہ و فساد شروع ہوگا اور انہیں پر ختم ہوگا۔ (ک فی تاریخہ عن ابن عمر) (الدیلمی عن معاذ)

۶۴۹۔ عنقریب ایک ایسا زمانہ آئے گا کہ لوگ دنیا کی مذمت

پیٹ کے دھندوں میں گرفتار ہوں گے انکی بڑائی دنیا کی دولت کے لحاظ سے ہوگی ان کا قبیلہ عورتیں ہوں گی ان کا دین سیم و زر ہوگا یہ لوگ خدا کے بندوں میں سب سے زیادہ بُرے ہوں گے اور خدا کے نزدیک ان کی کچھ وقعت نہ ہوگی۔ (الدیلمی عن علی)

اسلامی معاشرت

مولوی وحید الدین سلیم پانی پتی

مکتبہ معارف

۱۱ بی ون ایریا، لیاقت آباد، کراچی

